مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

خطباتِ علی میاںؒ

جلد ۴

مرتب

مولوی محمد مظہر صاحب ندوی

دار الاشاعت

Copyright Regd. No

جملہ حقوق بلا قاعدہ سماجت کے تحت محفوظ ہیں

باہتمام : عکیس اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء علی گرافکس پرنٹنگ پریس، کراچی۔

ضخامت : 424 صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 بھاٹی روڈ لاہور
کتب بک پورٹ چوک بازار فیصل آباد
کتب خانہ شبیر مدینہ مارکیٹ حسن بلڈنگ راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی نمبر ۱ بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۰۰ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ پی پی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۲۱ اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات سوہن چوک اردو بازار کراچی

نیپال میں ملنے کے پتے

مکتبۃ الحرمین، مؤسسۃ الحرمین الخیریۃ کاٹھمنڈو نیپال
سلفی بک سٹال پیپل جامع مسجد دربار مارگ کاٹھمنڈو
دارالعلوم ہدایت الاسلام، اندو بازار مستری نیپال

فہرست عنوانات

انتساب	۱۹
خطبات کی اہمیت	۲۰
خامہ فرسائی	۲۱
بے دینی میں اہل معاملاتی زندگی	۲۳
سوالنامہ	۳۷
علوم اسلامیہ کے سوتے ایمانیات سے ملتے ہیں	۷۳
عبادت اور اخلاص ضروری ہے	۷۳
معیار کی طرف توجہ کی ضرورت ہے	۷۴
استغراق کی ترقی کا راز	۷۵
طرز عشق	۷۵
ماضی قریب کی علمی شخصیتیں	۷۷
محنت بھی ہے اور انعام بھی	۷۸
دلچسپی اور شغف ضروری ہے	۷۹
علوم اسلامیہ کے سوتے ایمانیات سے ملتے ہیں	۷۹
عربی زبان کی اہمیت	۸۰
اختصار انگیزی سے احتراز کیجئے	۸۱
ملک وملت کی نوجوانوں سے توقعات	۸۳
ٹھوا کہ اب گردش جہاں کا انداز اور ہے	۹۵
"الاصلاح" کا قیام ایک جرأت مندانہ اقدام تھا	۹۵

عنوان	صفحہ
آج زمانہ بہت بدل چکا ہے	۹۶
متوسط درجہ کی لیاقت کافی نہیں	۹۷
زمانہ کا دامن سمٹتا اور چھوٹا ہوتا ہے	۹۸
آج پہلے سے کہیں زیادہ تیاری کی ضرورت ہے	۹۸
تحقیق وسطحیت کا میدان بہت وسیع ہے	۹۸
بہت سے قدیم مراکز آج اپنی اہمیت کھو چکے ہیں	۹۹
زمانہ آسانی کے رستہ کسی کو تسلیم نہیں کرتا	۹۹
یقین کی طاقت	۱۰۰
سب سے بڑا معرکہ فکر	۱۰۰
آج کا تجدیدی کام	۱۰۲
یہ سچ قبول کیجئے	۱۰۲
آج زمانہ زیادہ علم چیزوں کا طالب ہے	۱۰۲
علم اور تہذیب کا خیانت کا مقاصد کے لئے ہے	۱۰۳
بغیر زبان میں فاضلانہ مہارت پیدا کیجئے	۱۰۵
ملک کا رشتہ اسلام سے کمزور ہونے پائے	۱۰۵
اردو زبان میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت	۱۰۶
اس ملک کی حفاظت کی ذمہ داری آپ پر ہے	۱۰۸
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا کام اور پیغام	۱۱۱
مسلم یونیورسٹی کی حیثیت	۱۱۳
ذاتی تعلق، ذاتی محنت اور جذبہ خدا کی نظر	۱۲۱
قدر کریں	۱۲۱

عنوان	صفحہ
...لی صحبت	۱۲۲
...لی محبت	۱۲۳
جذبۂ اطاعت	۱۲۴
آج نبوت محمدی پر انکار و ہجرت کا حملہ ہے	۱۲۶
کوئی شاعر ہے جو اس کے مقابلہ کی عبارت حاصل کرے؟	۱۲۷
طلب کی دو قسمیں	۱۲۸
دوری حکم	۱۲۹
مصروفیت کے لقمے	۱۳۱
تعلیم و بیان	۱۳۲
ہجرت نبوی ﷺ پر انصار و ہجرت کا اثر	۱۳۲
...ونی کی ضرورت	۱۳۳
ایک لطیفہ	۱۳۵
...وہ دل علم و مطالعہ کی کنجی ہے	۱۳۷
نصاب تعلیم کا ارتقاء	۱۳۷
...ل کیسے پیدا ہوتا ہے؟	۱۳۸
...یک نکتہ	۱۳۸
...ل اور تقلید	۱۴۰
...ہ کیا ہے؟	۱۴۱
...حسان کا ایک نمونہ	۱۴۱
...رسیدہ ...یت نے ...حسان کا ایک لطیفہ	۱۴۲
...ل اور ...ونی کے درمیان فرق	۱۴۳

عنوان	صفحہ
صحرا بہار کا پیغام دیتا ہے	۱۲۳
ہری ہوگئی ساری کھیتی خدا کی	۱۲۵
علماء ہند کی علمی خدمات	۱۲۷
مدرسہ کس مرض کی دوا ہے؟	۱۳۹
مدرسہ کا شجرۂ نسب	۱۵۰
یہ ہے مدرسہ کی شان	۱۵۳
دوسرا نمونہ کہتے	۱۵۳
جامعہ ہدایت کے قلیل اور فضلاء کو ہدایت	۱۵۵
عالم ہر زمانہ میں قابل احترام ہے	۱۵۷
مدرسوں نے ہوا کے رخ پر چلنا قبول نہیں کیا	۱۵۸
دارارقم جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا	۱۵۹
وقت کا سب سے بڑا جہاد	۱۶۹
چراغ زندگی اور دستور العمل	۱۷۷
کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا	۱۷۸
درس نظامی اور علامہ شمس الدین سیالوی	۱۷۹
علم اور کمال	۱۸۰
زبان کی حساسیت اور خاصہ فہمی سے واقف ہونا ضروری ہے	۱۸۲
مسائل کا استحضار	۱۸۳
علم علمی سے محبت	۱۸۵
تقید و تنقید اور اتباع سنت	۱۸۶
بیعت کر لیجئے	۱۸۷

عنوان	صفحہ
ہدایت اور کتاب	۱۸۷
ہدایت اور پیغام	۱۸۸
نزولِ قرآن کا مقصد اور حاملینِ قرآن کی ذمہ داریاں	**۱۹**
منصبِ نبوت اور اس کا کام	۱۹۰
آیاتِ آیات	۹۲
تزکیۂ نفس	۹۳
نزولِ قرآن کا اصل مقصد	۱۹۲
تعلیمِ کتاب	۱۹۳
حکمت و حکیم	۱۹۶
تحدیدِ مسلک	۱۹۸
حاملِ قرآن کی ذمہ داریاں	۱۹۹
عبرت آموز واقعہ	۲۰۰
قرآن کی دعوت سب سے بڑی دعوت ہے	۲۰۱
داعیت پیدا کرنے کے لئے محبت اور اکتساب ضروری ہے	۲۰۲
قریب ترین کتاب سے براہِ راست قرآن کریم ہے	۲۰۳
قرآن کو بھوریشہ پڑھنا غلط ہے	۲۰۳
قرآن سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے محبت اور عقیدت ضروری ہے	۲۰۳
متنوع اور گہرے مطالعہ کی ضرورت	**۲۰۵**
ہر مسلمان میں موجود صلاحیتوں کا پتہ لگانا	۲۰۵
کورس کی کتابوں اور مطالعہ کی کتابوں میں فرق	۲۰۵
اسلام کے بارے میں موجودہ دور طبقے کے خیالات	۲۰۷

عنوان	صفحہ
کتاب کے اندر علمی بحثوں کا نمونہ	۲۰۷
نظریت سنانی بھی ضروری ہے	۲۰۹
مذہبی تجدید کا سوفیصدی امکان نہیں ہے	۲۰۹
چند بنیادی کتب جن کا مطالعہ ضروری ہے	۲۱۰
نظریت قرآن پڑھنے	۲۱۳
زیادہ اہم بحثیں	۲۱۴
مدرسے دینیہ سے فارغ ہونے والے علماء کے نام	۲۱۵
ایک اور اہم تجویز	۲۱۷
زیادہ استفادہ کی مثال قائم کرنے کے	۲۱۷
بے ضرورت اعتراض نہ کریں	۲۱۸
اس مادی سے بچنے کی کوشش	۲۱۹
علمائے حق نے رسالت نبوت کا حق کس طرح ادا کیا؟	۲۲۱
دین ناقص	۲۲۱
دین ناقص سے نجات	۲۲۱
علمائے اہل حق کی ذمہ داریاں	۲۲۳
ایک کمزوری	۲۲۴
بے ثبوت تحریف کی تسلیمات	۲۲۵
۱۳ سو سال کا منصب	۲۲۹
استقامت اور حقیقت پسندی کا جامع	۲۲۹
علامت نمبر ۱	۲۳۰
امت حسن کا حق	۲۳۲

عنوان	صفحہ
ملک کو تباہی سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے!	۲۳۴
بے مثال استاد ... بے مثال شاگرد	۲۳۷
استاد اور شاگرد کا تعلق	۲۳۷
خوش نصیب طالب علم	۲۳۸
ہر چیز تقدیر الٰہی کے مطابق ہوتی ہے	۲۴۰
شیخ خلیل عرب سے ہمارا تعلق	۲۴۰
حضرات! جامعات و کالج کی سب سے بڑی کوتاہی	۲۴۲
دنیا کی تین بڑی جامعات	۲۴۲
استاد اور طالب علم کے درمیان رابطہ	۲۴۳
استاد ایسا ہو جو اپنا ذوق طالب علم میں	
منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو	۲۴۷
قرآنی مطالعہ اور اس کے آداب	۲۴۹
قرآن مجید ہر موقع پر مشکل کشائی اور دست گیری کرتا ہے	۲۴۹
قرآن مجید کی حکمت دعوت	۲۵۰
دل کا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے	۲۵۱
مطالعہ قرآن مجید سے علمی زندگی کا آغاز	۲۵۱
قرآن مجید کا مزاج صدیقی ہے	۲۵۲
مولانا سید سلیمان ندوی اور علوم قرآن	۲۵۳
اعجاز خاص ہدایت عام	۲۵۴
قرآن مجید پڑھ کر انسان مشرک نہیں ہو سکتا	۲۵۵
عقل سچ نہیں بلکہ اکثر ہے	۲۵۵

عنوان	صفحہ
ہدایت کے لئے قرآن آسان ہے	۲۵۱
ارادہ الٰہی کی طرف سے	۲۵۷
سچی بات	۲۵۸
عالم اسلام میں اس تعلیم کا مقصد و منشا	۲۶۱
علم ایک معجزہ ہے	۲۶۱
تعلیم کا اصل مقصد	۲۶۲
خاص بندے جب تک رسول باقی	۲۶۳
احیائے علم کا دعا سے وعدہ ہے	۲۶۵
قرآن کی علمی جامعیت	۲۶۶
قصہ آدم و ابلیس کا آئین نو سے ربط	۲۶۷
علم کی تین قسمیں	۲۶۸
یہ علم کسب سے نہیں ہوتا	۲۶۹
سبب و خلاف علی الاستمرار عالم یعلم	۲۷۰
سیرت سازی	۲۷۲
تعلیم کا موجودہ طریقہ ابلیسی ہے	۲۷۳
زرخیز زمین مرد و خیز کیلئے	۲۷۷
علم کی حقیقت کا تحقیقی جائزہ	۲۷۷
یہاں آ کر روشنی حاصل ہوتی	۲۷۸
اپنی بیکار زندگی سے اس ملک کو نہ بچائیں	۲۷۸
تقریبات کا خلوص و اصل تحقیقات و اعلانات کا کلیہ جاری ہے	۲۷۹
علم کی حقیقت کیا ہے	۲۸۰

عنوان	صفحہ
لاش کے ہمراہ کی بکری میں دو	۲۸۱
اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں	۲۸۲
مسلم قوم کے لیڈر و رہبر ہیں	۲۸۳
رخصت میں عرض ہے	۲۸۴
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے	
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند	۲۸۵
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے	۲۸۵
سرمایہ تعلیم پہ سرمایہ ہے	۲۸۵
کرامتیاں ہیں زندگی شوار دیا ہے	۲۸۶
آپ کا سب آپ سے کامیاب ہے	۲۸۷
مسئلہ زوجیت کا حل	۲۸۸
نوجوانوں کا جذبہ عمل	۲۸۹
ہم سے ان کے ہوں کوتھ سلیم	۲۸۹
وادیٔ گلزار ہوادی پرخار	۲۸۹
قیمتاً تمیں	۲۹۱
مسلح دنیا کا مقابلہ	۲۹۲
علامہ کے ہاتھ میں دھمکان	۲۹۳
بیٹا کر لیجے	۲۹۳
نقی حضرت عمر سے بڑھتا پائے	۲۹۴
پیغام الوداع بیجے	۲۹۴
میرے دل میں آپ کے لئے قدر ہے	۲۹۵

عنوان	صفحہ
اخلاص جب قربانی اور جو ہر ذاتی	۲۹۷
قراءت فاتحہ کا تخیل	۲۹۸
اخلاص	۲۹۸
جذبۂ قربانی	۲۹۹
جوہر ذاتی	۲۹۹
آخری بات	۳۰۰
علماء اور تعلیم یافتہ طبقہ کی ذمہ داریاں	۳۰
علماء اور تعلیم یافتہ طبقہ کی ذمہ داریاں	۳۰
مسلم حکومتوں میں علماء کا کارنامہ	۳۰۲
مسلمانوں نے علوم اسلام سے مستفید	۳۰۲
یہ دین وراثت سے نہیں بلکہ علم سے پیدا ہوا ہے	۳۰۳
عیسائیت مستقل شریعت نہیں رکھتی	۳۰۴
اسلام اور علم کا چولی دامن کا ساتھ ہے	۳۰۵
اسلام زمانہ کا رفیق ہی نہیں بلکہ استاد	۳۰۶
اسلام کو ہر میدان پر فتح ہے	۳۰۸
دنیا کا مغربی	۳۱۱
اسلام اور علم کا دائمی رشتہ	۳۱۱
اسلام اور علم کا رشتہ	۳۱۲
پہلی وحی میں علم و قلم کا تذکرہ	۳۱۳
تعلیم و تعلم کی ضرورت اور اس کا انتظام	۳۱۳
حفاظت قرآن کا مفہوم	۳۱۳

صفحہ	عنوان
۳۱۴	[illegible]
۳۱۸	[illegible]
۳۲۰	[illegible]
۳۲۱	[illegible]
۳۲۸	[illegible]
۳۲۹	[illegible]
۳۳۹	[illegible]
۳۴۲	[illegible]
۳۴۲	[illegible]
۳۴۳	[illegible]
۳۴۴	[illegible]
۳۴۵	[illegible]
۳۴۵	[illegible]
۳۴۵	[illegible]
۳۴۶	[illegible]
۳۴۷	[illegible]
۳۴۸	[illegible]
۳۴۹	[illegible]
۳۴۹	[illegible]
۳۵۰	[illegible]
۳۵۰	[illegible]
۳۵۱	[illegible]
۳۵۱	[illegible]

عنوان	صفحہ
[illegible]	۳۳۳
[illegible]	۳۳۳
[illegible]	۳۳۴
[illegible]	۳۳۵
[illegible]	۳۳۵
[illegible]	۳۳۶
[illegible]	۳۳۷
[illegible]	۳۳۷
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	۳۳۹
[illegible]	۳۴۰
[illegible]	۳۴۰
[illegible]	۳۴۲
[illegible]	۳۴۲
[illegible]	۳۴۲
[illegible]	۳۴۳
[illegible]	۳۴۴
[illegible]	۳۴۵
[illegible]	۳۴۶
[illegible]	۳۴۶
[illegible]	۳۴۷

عنوان	صفحہ
...دی اور تیرھویں صدی ہجری میں اس کا ...ور تنقید	۳۲۷
...ت کی زندگی میں اس کی اہمیت و فضیلت	۳۳۶
...ویں صدی ہجری سے پہلے ہندوستان کی حالت	۳۵۲
...تیخ ...ل الدین کی فکر	۳۵۳
...ہمارے کی خصوصیات	۳۵۵
...ہتا ...ویں صدی کا پہلا نصف	۳۵۷
...نصف صدی میں ہندوستان کے مشغول ہونے کے اسباب	۳۵۷
...ہتویں صدی	۳۵۸
...ویں کی علمی کاوشیں	۳۵۹
مغربی تعلیم اور اس کے متداول کتب	۳۶۱
...ب ...ہ کلہ	۳۶۱
...ان معاشرے کا ...ع	۳۶۱
...ہ میں مزدوری	۳۶۳
...ا سید ابوالحسن علی ندوی کا پیغام فضلاء دارالعلوم ...ام	۳۷۳
...ا وہ ہیں جو زمانہ کو بدل دیتے ہیں	۳۷۶
فقہ و قضا کی صلاحیت میں علماء گجرات کا امتیاز و اختصاص	۳۸۴
عالم اسلام میں سائنس لیبارٹری کا مرکز	۳۹۸
...ور اس کے اثرات و نتائج	۴۰۸
علم کا بھی ایک تقاضہ ہے	۴۰۸
...یح ...وی ...ہ	۴۰۹
...وف ...ی ...یت	۴۰۹

مضمون

[illegible]	۱۰
[illegible]	۱۳
[illegible]	۱۰
[illegible]	۲۳
اصل مسئلہ [illegible] کا	۲۱۵
[illegible]	۲۱۵
[illegible]	۲۱۵
[illegible]	۲۱۷
[illegible]	۲۱۸
[illegible]	۲۱۹
[illegible]	۲۲۰
[illegible]	۲۲۳

انتساب

خطبات علی میاں جلد ششم کو اپنے ان تمام سرپرستوں اساتذہ کے نذر کرتا ہوں جن کی محبت اور خصوصی توجہ کے سایہ عاطفت کے بغیر علوم نبوت کی یہاں تک پہنچنا یا ہرگز ممکن نہ ہوتا اور جن کی قابل احترام شخصیت نے مجھے انجمنی محبت کے تیغ بے خطر کے محبوکوں سے نجات دلائی

ع کہ دولت یہ لعل و گہر سے نہ چلا ہے
جہاں کے سوا پاس نہیں کچھ اور

محمد رمضان میں میاں مظاہری عفا اللہ عنہ

خطبات کی اہمیت

قال رسول اللہ ﷺ:

علیکم بمجالسة العلماء واستماع کلام الحکماء، فان اللہ تعالی یحی القلب المیت بنور الحکمة کما یحی الارض المیتة بماء المطر۔ (الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم علم کی ہم نشینی اور حکیم کا کلام سننے کو خود پر لازم کر لو، اس لئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ قلبِ مردہ کو نورِ حکمت سے ایسے زندہ فرماتے ہیں جیسے مردہ زمین کو بارش کے پانی سے

خطباتِ سہارنپوری، سید محمد مسعود

خامہ فرسائی

خصوصاً مولوی سید عدنان کاکا خیل (۱) سلمہ اللہ کہ موصوف نے کتاب کی ترتیب میں وہ قابل قدر سعادت حاصل کی جس کا بندہ صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ زادہ اللہ علماً وشرفاً۔ اسی طرح ادارۃ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے کتب خانہ کے ناظم محمد ان کا تمام عملہ جو تلاش بسیار کے دشوار کام میں مخلصانہ معاونت کرتے رہے اور سب سے آخر میں سب سے زیادہ سپاس گزار ہوں اپنے محترم استاذ جناب علاء الدین فلاحی حفظہ اللہ کا جن کی رہنمائی واصلاح دے قدم قدم پر دستگیری کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے

والسلام

راقم: عزیز محمد عثمان میاں (نیوٹی) عفا اللہ عنہ

کتاب خانہ ربانی مولانا تقی میاں رحمہ اللہ

۱۵ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ

۱۰ دسمبر ۲۰۰۲ء بروز منگل

(۱) نبیرہ حضرت مولانا قاضی فاضل کابل رحمہ اللہ وحفظ ذریتہ سابق شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

(۲) ۱۴ سے محمد انصار عبدالرحمن شب بیدار

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

۱۹۲۵ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کی۔ بعد ازاں ندوہ نے برصغیر کے مشاہیر اہل علم و دانش کو دعوت دی تھی کہ وہ طلبہ اور اہل ذوق کے لیے اپنی کتابوں کی نشاندہی کریں جنہوں نے ان کی سوچ اور خلاق و کردار کی تعمیر میں معاون حصہ لیا ہے۔ مولانا علی میاں نے بھی (جب ان کی عمر ۲۳ برس تھی) اپنے تاثرات و تجربات قلم بند کیے۔ یہ مضمون دوسرے مضامین کے ساتھ مولانا محمد عمران خان نے مشاہیر اہل علم کی بعض کتابیں (اعظم گڑھ مطبع معارف ۱۹۵۱ء) میں شامل کر لیا تھا۔ بعد ازاں ۱۹۷۲ء میں مجلس تحقیقات (لوٹو نگر) کے مدیر کی فرمائش پر ۱۹۷۱ء علی میاں نے ۱۹۲۵ء میں لکھے گئے مضمون پر نظر ثانی کی اور اس میں جا بجا اضافے کیے تاکہ اس کتابوں کا تذکرہ بھی کر دیا گیا تھا جو انہوں نے بعد میں لکھیں۔ بعد میں انہوں نے اپنی علمی و تصنیفی اور مدرسی زندگی میں طالب علمی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جن پر تبصرہ کیا ساتھ ساتھ مضمون پر نظر ثانی کرتے ہوئے مولانا علی میاں نے سوانحی طور پر لکھا تھا اس کا طرز واقعاتی اور سوانحی ہے تنقیدی اور تحقیقی نہیں۔ اس لئے جس پر مطالعہ کے جو اثرات پڑے اس کو بے تکلفی اور بے ساختگی کے ساتھ بیان کر دیا ہے مصنف کے خیالات مسلک اور طرز فکر کی پوری ذمہ داری نہیں لی گئی اور نہ کسی ایسی کتاب اور مصنف کا ذکر محض اس کے مقبول و بلند پایہ ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے جس کے مطالعہ کی نوبت نہیں آئی ہے اور جس کے کوئی گہرے اور پائیدار نقوش نہیں لیا گیا ہے اس فہرست میں سے کسی کتاب یا مصنف کے نظر انداز ہو جانے سے یہ معنی اس کی عدم افادیت یا غیر اہم نہیں ہے مولانا نے علیحدگی کرتے ہوئے جو چند حواشی لکھے تھے وہ ان کے نام کے اختصار کے ساتھ بریکٹ میں حواشی سے الگ کر دیے گئے ہیں۔ (مرتب) (۱)

خاکسار کا خاندان ایک خالص سید و دینی خاندان ہے جس کے بزرگوں نے کبھی فصل خزاں میں بھی دنیا و دنیا کی بہار سے اپنا دامن نہیں بچایا اگر ہندوستان میں سب لوگ یہ کہتے تو اس

(۱) یہ بات بعد کے چند جملوں سے مصنف کتاب مولانا صاحب

خاندان پر بھی سخت ایام ہوش کی آنکھیں کھولیں تو دین داری جو اس سے زیادہ بزرگوں میں، اور سر دل سے زیادہ عورتوں میں تھی۔

میرے والد مرحوم مولانا حکیم سید عبدالحی نے ۱۹۱۳ء سے شروع میں انٹرنس یا میٹرک سے اس وقت دس سال کی تھی میرے بڑے بھائی صاحب ڈاکٹر حکیم مولوی سید عبدالعلی صاحب لکھنؤ میں میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے اور میں نے بچپن رائے بریلی میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ، بتایا تھا اور بھائی صاحب کی ہدایت کے مطابق خاندان کے بعض بزرگوں سے ملاقات کے لئے میں پر حسنہ اور لکھنؤ بھائی صاحب کے پاس آتا جاتا رہتا تھا

خاندان میں دستور تھا کہ تقریباً ہر اتوار اور دن دنوں میں خاص طور پر جمعہ کی ملاقات کی وجہ سے تنکیں و مشغلہ کی صورت بنتی۔ ایک گھر کی تمام بچیاں ایک جگہ جمع ہوتیں اور سارے ہی خاندان کے ایک بزرگ، سید عبدالرزاق صاحب کلاں (م ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۵ء) ان مختلف مشاغل میں پڑھتی جاتی۔

سید عبدالرزاق صاحب کلاں ہی حضرت سید احمد شہید کے عشیرہ راشدی سید اسد اللہ صاحب کے پوتے اور ان کے حقیقی بھائی سید عبدالرحمن صاحب کے لڑکے تھے دادا کی طرح شعر و شاعری کا ذوق تھا اور جوش و ولولہ بھی جدید کے ساتھ پچیس پچیس ہزار شعروں میں ازبر کیا ہے چونکہ ان کا علمی مذاق تھا اور بہادر آدمی تھے لیکن کی چنگاری ہی غور سے مشغول ہوتی تھی جس سے ایک وقت میں سب سے مکدر ہستی کو گرد دیا تھا اس لئے نظم میں جوش و ولولہ بکثرت میں آمد سے حضرت خالد سے شاعر کا عشق تھا اور جب میں بادیہ رحمان کی روایتیں ہوں تھیں اس سے خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر کرتے ہوئے بے قابو ہو جاتے ہیں اور اشعار میں خاص روح اور زور پیدا ہو جاتا ہے۔ میری بڑی خالہ سیدہ صاحبہ مرحومہ جو قرآن مجید کی حافظہ تھیں یہ علوم متوسط الاسلام سے پہلے درجہ میں پڑھتی تھیں اور پڑھتے پڑھتے کتاب ان کو بہت رواں ہوگئی تھی عموماً عصر کے بعد محلہ والوں کے بچے بھی لکھی پڑھی والوں کے پاس اپنے اپنے سبق یا کسی پیغام لے آتے تھے اور یہ کچھ نہ کچھ پڑھتی رہتیں یا خود بھی پڑھتی اور کبھی کبھی اپنے پاس بٹھا کر سنتی تھیں اور اس میں طفلانہ غلطیاں بھی ہوتیں جن پر ہنستے بھی تھے۔

میری خال مرحوم جب سرحد کے گورنر تھے تو میں ان کے پاس گیا۔ وہاں ایک دن ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ حضرت خواجہ اجمیری کے مزار پر حاضری کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک دفعہ شہاب الدین غوری نے شاہی جلال میں آ کر ہندوستان پر چڑھائی کر دی۔ وہ کچھ عرصہ تک ہر جنگ میں شکست کھاتا رہا۔ آخر ایک رات خواب میں اسے حضرت خواجہ اجمیری کی بشارت ہوئی کہ تو ہندوستان پر چڑھائی کر۔ میں تیرے ساتھ ہوں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور فتح پائی۔ اس کے بعد ہندوستان کے بادشاہ اجمیر جا کر حاضری دیتے رہے۔ اکبر بادشاہ تو پیدل اجمیر گیا تھا۔ اورنگ زیب نے بھی حاضری دی۔ اس کے بعد بھی بہت سے بادشاہ اجمیر جاتے رہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں لاکھوں عام لوگ بھی اجمیر جاتے رہے۔ اس طرح خواجہ صاحب کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ ان کے مزار پر ہر سال عرس ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر جمعرات کو بھی بہت سے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ ان کی منتیں مانتے ہیں۔ ان کی قبر پر چادر چڑھاتے ہیں۔ ان کی قبر کے گرد طواف کرتے ہیں۔ ان کی قبر کو بوسہ دیتے ہیں۔ ان کی قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر دعا مانگتے ہیں۔ ان کی قبر پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں۔ ان کی قبر پر چراغاں کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر عرس کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر قوالی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر رقص کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر گانا بجانا کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر شراب پیتے ہیں۔ ان کی قبر پر زنا کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر لواطت کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بدکاری کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی فحاشی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے حیائی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے شرمی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے غیرتی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودگی کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ حرکت کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ بات کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ گفتگو کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ شاعری کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ نثر لکھتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ تقریر کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ بحث کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ مناظرہ کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ مباحثہ کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ مجادلہ کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ مکالمہ کرتے ہیں۔ ان کی قبر پر ہر قسم کی بے ہودہ مکالمہ کرتے ہیں۔

تمامی هو الفاضل ان تعرف الهوی
فصادف قلبا خالیا فتمکنا

دوسرا شعر یہ ہے کہ تو فاضل ہونا اس لیے ہے کہ تو عشق کے مقام کو سمجھ سکے۔ عشق کے لیے سلام کا مقام بہت اہم ہے۔ اس مقام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس مقام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس مقام کو سمجھنا بہت ضروری

دیکھ کر یہ خیال ہوتا کہ کس طرح پیش آیا جائے کہ معلوم ہوتا کہ عربوں میں اخلاقی انقلاب کی پوری تیاری تھی بلکہ گویا آتش فشاں پھٹنے سے قبل کا سوقع شناسی ہے۔ وقت اس لوہ کاری دکھاوی گی اسلامی انقلاب کی پیغمبر عظمت اور سرور عالم ﷺ کے تجویز و اصلاح کرنے کی علمی مساعی صدا ناخدا ہی سے پاٹر اور ساتھ ہی چند خدوں پر غالب ہونا کی ان میں ہوں نے جاہلیت کا نقشہ اور ان کی اخلاقی ہستی کی تصویر کھینچی ہے۔ بعض مؤرخین نے عربوں کے مضامین ہر تاثرات متاثر کر مسیحی جو اپنی قومیت کے بوں میں بھی کبھی جاتیہ کی طرف سے مدافعت کرنے لگتے ہیں۔ اور اس کے روشن پہلو کے لعاظ میں مبالغے کا رنگ دیتے ہیں

میرے گھر کا ماحول (مولوی سید محمد الدین صاحب مرحوم) اور مولانا سید صاحب کی صحبت سے جو علم و ادب عربی کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کے ادیب بھی تھے، بچپن کے ساتھ ہی تھا۔ بہت چھوٹی ہی سے اردو نثر و نظم کی دری و مدرسی میں ہم بھائی بہنوں کے مطالعہ میں رہتی تھیں۔ مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، راشد الخیری کی بہت سے کتابیں اس کے علاوہ بھی اس زمانہ میں عام پبلشر مولوی اسماعیل صاحب میرٹھی کا اردو نصاب [illegible] اردو [illegible] کے تھے۔ ہندوستان کا سرمایہ تعلیم یہ کتابیں ہے تر تھیں ہر گھر میں ہوتی تھیں۔ ان کا اثر آج تک ہماری زبان و دماغ پر باقی ہے۔ [illegible] صدی ہو جانے کے بعد اور بہتی طبوں اور مقابل سب کی مساوی لے کر بیٹھے ہے ہوں اب بھی اردو کتابیں ان کتابوں کے [illegible] سے اچھا نہیں ہے۔ [illegible] چھوڑ کر ہی پرانے نقوش اور بچپن کی یادگار ہیں اور ہم سے اپنی چند پسندیدہ نظمیں اور مضامین زبانی ظفر علی خاں کی، اے جیک کی نظم رفیع اسرت کی پیش کیے ہیں قادر کے طوفان چاند کی صحرا کا مراد دن، سید بن حمید، علم کا مقصود، مجھکو بہت سے دوستوں سے پوچھ کر مکمل کیا۔ پڑھتے ہوئے بچے کتاب کو تحت سے رکھنی مشکل ہو جاتے تھے۔ اس غیر شعوری مطالعہ نے یہ فائدہ ہوا کہ زبان کا لطف اور وقتی رنگوں کے ہونے میں ساتھ ہی اور بعد کے مطالعہ میں بھی مدد ملی۔ علمی پیوند لگانے کی بات ہے۔ میرے خیال میں اپنے زمانہ عمر میں سیکھی مشکل زبان اور پچھے مصنفین کی زبان کا بہتر حصہ بلا تکلیف اور آسانی سے اپنے خیالات ظاہر کرنے کے قابل ہوں بہت مفید ہوا۔ اس سے ایک طرف تو ہمارے اور ہمارے جد سے رشتہ منقطع ہونے سے اور دوسری طرف نئی

پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اردو کے ابتدائی معاصفہ اور علم کے اس دستان دور میں جس کتاب کو اپنے شوق سے پڑھا اور جس نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ قاضی سلیمان صاحب منصور پوری مرحوم کی سیرت رحمۃ للعالمین کا پہلا حصہ ہے۔ مجھے یہ بھی نہیں بھولے گا کہ جب اکثر دو اول جلدوں کا بعض دوسری کتابوں کے ساتھ ولی۔ پی راستے پر ملی آیا ہے اور اس کے چھڑانے کے لئے اس وقت روپیہ نہ تھا تو میں نے بے اختیار رونا شروع کیا۔ یہاں تک کہ کسی نہ کسی طرح اس کا انتظام کیا گیا۔ کتاب میرے ہاتھ میں آئی بار بار پڑھی گئی جگہ جگہ سے پڑھا اپنے دل اور آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ بعض خاص مقامات کا ہمیشہ خاص اثر پڑتا تھا۔ اس کے بعد اس مصنف کے متعدد مطبوعات کا مطالعہ کیا۔ ان کی زندگی کا مقابلہ ان کی دلچسپانہ کیفیت سے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری اور حضرات انصار کی مسرت استقبال اور جان نثاری، انصار کا ایثار اور مہاجرین کے ساتھ ان کی دینی محبت آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دل پر خاص اثر پڑتا تھا۔ اجمل نہیں کہ کون پڑھتا تھا، لوگوں کو سناتا تھا اور اسی زندگی کی تمنا میں دل میں پیدا ہوتی تھیں۔ قاضی سلیمان صاحب کے درجات اللہ بلند فرمائے، اس عالم میں ہوتے تو کہتا کہ آپ کی کتاب کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اس نے سب سے پہلے سرور کائنات ﷺ کی محبت کے اس مزہ سے آشنا کیا جس کے بغیر زندگی اور عالم خس و خاشاک ہے۔

دو جہاں کائنات قدیم نگاہ
یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ

کئی دن کے بعد میرے ہاتھ میں مولانا شبلی مرحوم کی الفاروق آگئی۔ مطبع نامی۔ کاپی کی چھپی ہوئی سرپا تصویر تھی۔ ارگلی بار پڑھی۔ عراق کی جنگوں یرموک، قادسیہ، جسر، مدائن کے میدان جنگ کی تصویر مولانا نے حسن چھوٹے چھوٹے پیراگراف و برجستہ جملوں میں کھینچی ہے۔ شاید اس سے زیادہ فردوسی "شاہنامہ" میں مسلسل اشعار رزم پر شکوہ الفاظ اور مبالغہ سے پیدا نہیں کر سکا۔ "الفاروق" کے جاندار اور گرم جملے اور الفاظ شمشیر و سناں کا کام کرتے ہیں۔ مولانا نے بھی مخالفت پر جو کاوش کی ہے اس کے سمجھنے کی اس وقت صلاحیت نہ تھی اور اب اس سے کوئی

خدمت علی میں مدغم ہے لیکن واقعات کے حصہ کا اثر اس وقت بھی قائم رہا۔

مولانا کی دوسری کتاب جو اس وارفتگی، سرشاری و محویت و شوق کے ساتھ لکھی گئی ہے وہ "سیرت سید احمد شہید" ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کے تعلقات علی گڑھ کے ایک حلقہ سے بہت بڑھ گئے تھے۔ اس حلقہ کے بعض اصحاب سے مولانا کو بعض ایسی معلومات بہم پہنچنے کی توقع تھی جو اس کتاب کے لئے مفید ہو سکتی تھیں۔ اس حلقہ کے بعض اصحاب سے مولانا کے تعلقات بہت پرانے تھے۔ ان میں سے بعض سے مولانا کی خط و کتابت بھی تھی۔ ان میں سے بعض اصحاب کے خطوط میرے پاس موجود ہیں۔ ان خطوط سے اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ کی مولانا کی مصروفیات اور ان کے ذہن کی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

مولانا کی تیسری کتاب "سیرت سید احمد شہید" ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

مولانا کی چوتھی کتاب "سیرت سید احمد شہید" ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

مولانا کی پانچویں کتاب "سیرت سید احمد شہید" ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں مولانا کو اس کتاب کے لکھنے کے زمانہ میں کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

حسن طبیعت نہیال سے ورثہ میں پایا تھا۔ ان کے والد نے بچپن سے ہی ان کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی تھی۔ وہ خود بھی علم کے بڑے شوقین تھے۔ ان کا کتب خانہ بہت بڑا تھا۔ اس کا کچھ حصہ انہوں نے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے منتخب کر لیا تھا۔ باقی کتابیں بہاولپور کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ ان کتابوں پر ان کے والد کے دستخط اور مہر ثبت ہے۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے ان کے والد کے علمی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں بعض کتابیں ایسی بھی ہیں جن پر ان کے والد نے اپنے ہاتھ سے حواشی لکھے ہیں۔ ان حواشی سے ان کے والد کی علمی استعداد کا پتہ چل

ہو جاتے۔ راقم الحروف نے بن استقف اور مدرسہ صاحب کی انجمن مدرسہ بھی بھی کی جان کی تقلید میں قائم کی کوشش کی اور اس کا بڑا مدد ہوا۔ عرب صاحب کا ایک تعلیمی نکتہ یہ بھی تھا کہ وہ طلبہ کے دماغ پر یہ نقش قائم کر دیتے تھے کہ سب سے زیادہ ذکر صاحب ذوق طلبہ کی میراث ہے جس کے استقبال کرنے اور اس سے زیادہ اخلاق میں آگے نکل جانے کی ہمت ہونی چاہیے، چنانچہ اس کی ہمت افزائی سے بھی کبھی ان صاحب طرز اشخاص پر اور ان کے بعض بعض جملے اور تعبیریں اپنی تحریر میں تحسین کی غرض سے نقل کرنے کا موقع حاصل کیا۔

اس تعلیم کے انتہائی مرحلہ پر مصر کے مشہور صاحب طرز نثار سید مصطفیٰ لطفی المنفلوطی کی کتاب "النظرات" اور مدرسہ صاحب سے دیکھنے کو دی گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جس صدی کا یہ سب سے زیادہ مقبول اور چھپا ہوا ادیب تھا۔ اس کے اسلوب نے نوجوانوں پر اپنے سحر کا جو عالم طاری کیا تھا اس کے پیچھے دیوانہ وار دنیا خاک چھانتی تھی۔

بڑی طرح خوش قسمتی تھی کہ حدیث میں مولانا حمید الدین صاحب جیسا استاد اور ادب میں مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولانا لطف اللہ صاحب، مولانا احمد حسن صاحب کانپوری اور شیخ الاسلام شیخ حسین کی سے شرف تلمذ اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے نواسے تھے۔ یہ بھی خوش قسمتی تھی کہ حدیث کی تعلیم شروع ہوئی تو دنیا دیوبند اور موضوع احادیث تھی صرف حدیث۔ اس وقت سے مولانا کی محبت تھی اور العلوم، تاکہ ان کے طلبہ تھے اور فقہ الحدیث کا اور مکی خیر دیوبند کا مولانا کے طرز تھا۔

مولانا کے جمال تعلیم کی دوسری خصوصیت تھی کہ ان کو اپنے فن اور اس کے متعلق پر بقدر استعداد (وقت) محل علم حاصل ہو جاتا تھا ایک مدرسہ صحیح الفکر عالم تھے اور محدثانہ اصول پر تھی، مولانا کو مدرسہ سے تعلق پر ملا تھا اور وہ اس کے بہت دلیل اور ترجمان تھے، لیکن ان کا درس حدیث محدثانہ طرز اور محدثانہ اصول حدیث و رجال کے نقوش پر تھی تھا اور اس میں ندوی طرز کی بہ نسبت حدیث سے زیادہ فنی طرز حدیث و شوکانی سے طرز تالیف کا اثر تھا۔ شوکانی کی تالیف نیل الاوطار اس کا ایک نمونہ ہے۔ محدثین میں خصوصاً محدث ابراہیم الوزیر و محدث اسماعیل الامیر رحمہ اللہ علامہ مقبلی کی تالیف اور اصول حدیث کے بعض نوادر ان کے پاس تھے جس میں تنقیح الانظار اور توضیح الافکار کے علمی و شرح کے مسودات خاص طور پر

۔۔۔

۱۰ تحولی در تفسیر

[illegible] ۱۰۰۳ هـ) [illegible] ۱۰۰۳ هـ) [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہندی" میں کتاب کو لکھ لیجئے۔ مصر بھی ایسی کتاب نہیں پیش کرسکتا اور میں کہتا ہوں عالم عربی کے ایک سیاح کی حیثیت سے بھی جب وہاں کی لائبریریوں میں جانے والے اور وہاں خطاب کرنے والے کی حیثیت سے بھی کہ ایک کتاب بھی عالم عربی میں ایسی نہیں ملتی جو پہلی صدی سے چودھویں صدی پر محیط ہو، یا تو ایک صدی پر کتابیں ہیں یا پھر ایک ایک فن پر ہیں، مثلاً کوئی کتاب صرف نحو پر ہے کوئی شاعر پر ہے کوئی طب پر ہے لیکن ایسوں نے ہندوستان کی تاریخ لکھی، پہلی صدی سے یہاں عرب آئے اور اسلام آیا اس وقت سے لے کر ابھی وقت تک کے کارناموں کا اس میں ذکر ہے

دوسری کتاب لکھی جو ہندوستان کا جغرافیہ ہے اور ہندوستان کے لئے ایک شاہکار چیز ہے۔ وہ ہے ہندوستان کے علماء کی تصنیفات کی ڈائریکٹری۔ پہلی صدی سے لے کر اس وقت تک کسی فن میں بھی کسی عالم نے کوئی کتاب لکھی ہے تو اس میں اس کا ذکر ہے۔ پوری ڈائریکٹری ہندوستان کی تیرہ سو برس پر محیط ہے جس میں سینکڑوں کتابوں کے نام ہیں، ہر فن میں یہ کتاب ہے، اس کی یہ خصوصیت ہے۔ علم عربی کی سب سے بڑی ڈکشنری، جس کی سب سے بڑی ڈکشنری "المعجم الاعلمی العربی" جس کا نام تھا اب "معجم اللغۃ العربیہ" ہو گیا ہے، اس نے اس کو شائع کیا اور وہ ایڈیشن وہاں سے شائع ہوئے ہیں، ہندوستان میں اس کا ترجمہ ہوا اور "اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں" کے نام سے ادارۃ المصنفین کی طرف سے شائع ہوا جو سب سے مختصر ادارہ ہے۔ عام طور پر ہوا یہ کہ لوگوں نے پورا اہتمام نہیں کیا اب اس کی ضرورت ہے کہ ایسی کتابیں لکھی جائیں جن میں ان کتابوں کا تذکرہ ہو جو ضرور ہیں، ان کی مثال، علم اسلام اور علم عربی میں نہیں ملتی اور ایسی بہت سی چیزیں ہیں پھر اس نے بعد ضرورت ہے کہ جن چیزوں سے متاثر ہوئے اور انکو کب وہاں کا بھی پتہ چلنا چاہئے۔

تو سب سے پہلے جو مجھے یاد ہے میری دوسری کتاب "مسدس حالی" کا پڑھنا، انہوں نے مسلمانوں کے عروج وزوال کا تذکرہ کیا ہے پھر اسلام کی خدمت اور اس کی انقلاب انگیزی کا یہاں ذکر کیا ہے اس کا بڑا حصہ زبانی یاد تھا، اس زمانہ میں مسلمانوں کے اکثر گھروں میں "مسدس حالی" پڑھی جاتی تھی، اس کے بہت سے شعر تو میں بچپن اور لڑکپن کی زبان پر بھی تھے۔

اس کے بعد پھر جس کتاب کا اثر پڑا وہ ہمارے دادا کے ایک بزرگ سید عبدالخالق

صاحب کا نام تھا۔ آپ کے والد محترم سید امیر شہید کے مرید اور اس کے
ساتھ ساتھ ایک بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ کی شخصیت میں صداقت پورا پن اور سچائی کے
ساتھ ساتھ ایک بہت بڑے مفکر کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی کے بہت سے
قیمتی سال تحریک آزادی میں جدوجہد کرتے ہوئے گزارے۔ آپ کو (میں یہ بات بڑے
فخر سے کہتا ہوں) اس تحریک میں ایک بہت بڑی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔ آپ کی
شخصیت سے بھی ایک بہت بڑی تحریک کی بنیاد پڑی۔ آپ کے والد محترم سید امیر شہید
کے ساتھ ساتھ ان کے ایک بہت بڑے ساتھی سید عبدالرزاق صاحب بھی تھے۔ سید عبدالرزاق
صاحب کے متعلق بھی بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی اپنے بیٹے کا نام حضرت
سید عبدالرزاق صاحب کے نام پر رکھا تھا۔ ان کے بیٹے کا نام بھی سید عبدالرزاق تھا۔
اس طرح میں دونوں کی نسبت اپنے آپ کو سید عبدالرزاق سے بھی جوڑتا ہوں۔ اس
لحاظ سے بھی میرے اندر شعلہ میں مخلوط میں سید عبدالرزاق کا جو بولڈ نیس تھا وہ بھی
کسی نہ کسی حد تک میرے اندر موجود ہے۔ اس لیے مجھے بھی بعض اوقات بہت سے
چیزوں کو بڑے بولڈ نیس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ اس لیے مجھے بھی بعض اوقات بہت سے
لوگوں کی طرف سے بہت سی باتیں سننی پڑتی ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے بھی بعض اوقات
بہت سی چیزوں کا ٹھیکہ دار سمجھ لیتے ہیں۔ اور یہ بات معلوم ہوتا ہے کہ پیغام پہنچانے کے
لیے بھی کسی نہ کسی حد تک ٹھیکہ دار کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے اگر ٹھیکہ دار کا
لفظ استعمال کرتا ہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ پیغام پہنچانے والا۔ اگر یہ لفظ
ٹھیکہ دار کا لفظ مناسب نہیں ہے تو اس کی جگہ پیغام پہنچانے والا۔ اگر یہ لفظ بھی
مناسب نہیں ہے تو اس کی جگہ کوئی اور لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے اگر
ٹھیکہ دار کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ پیغام پہنچانے والا۔ اگر
یہ لفظ بھی مناسب نہیں ہے تو اس کی جگہ کوئی اور لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس
لیے اگر ٹھیکہ دار کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ پیغام پہنچانے والا۔
اگر یہ لفظ بھی مناسب نہیں ہے تو اس کی جگہ کوئی اور لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال "عصام الاسلام" سے مجھے جس چیز نے متاثر کیا وہ ان کا یہ مرثیہ کا کلام
ہے۔ ملک میں مرثیہ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ لکھنؤ اور آگرہ میں بہت سے اچھے اچھے مرثیہ نگار پیدا ہوئے ہیں۔ جو
مرثیہ کے بہت بڑے شاعر گزرے ہیں۔ لیکن ان سب کے مرثیہ نگاری میں ایک بہت بڑی
خامی یہ تھی کہ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے
مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک
مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی
ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔
ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری
میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص
طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی
ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے
مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں
ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص
طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی
ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے
مرثیہ نگاری میں ایک مخصوص طبقہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ ان کے مرثیہ نگاری
میں

[illegible] sovereignty [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

سے ان کا عالم عربی سے متعارف کرایا۔ میں جب مصر گیا ۱۹۵۱ء میں تو میں نے دیکھا کہ مصر میں بہت زیادہ غیر معمولی شخصیتوں پر لکھا گیا ہے اور لوگ ان سے واقف ہیں۔ میں وہاں سے ہندی کے لکھنے والوں سے ملا، جن میں آنجہانی احمد امین، عباس محمود العقاد، احمد حسن الزیات اور یہ خطیب وغیرہ تھے، جنہیں میں نے دیکھا کہ برصغیر قبال سے آشنا ہے اور علامہ اقبال بھی آشنا ہے تو میں نے وہاں سے آنے کے بعد اس کا بیڑا اٹھایا، بہت کچھ اقبال اور عربی میں پیش کیا، چنانچہ پہلے میں نے مضامین کی شکل میں یہ کام کیا، پھر پوری کتاب "روائع اقبال" کے نام سے لکھی اور مصر میں نہیں، عالم عربی میں پہلی مرتبہ ان کا تعارف ہوا اور مجھے خوشی ہوئی کہ بعض عرب ادیبوں و شاعروں نے اس کے صحیح کے سمجھے ہیں، مجھے خوب یاد ہے کہ امیر مسلم جوادان کے دنوں میں وہاں "موسم اقبال الجدید" کے نام سے ایک کمیٹی ہے، میں اس کا ممبر ہوں، انہوں نے ایک مذکرہ کا انتظام کیا، اپنی طرف سے اعزاز کا اس وقت میں تھا اور میرے علاوہ سید محمد واضح حسنی ندوی اور مسعود خلیل صاحب تھے جو مسقط سے بہت بڑے عالم بڑے مفکر ہیں تو مجھے حیرت ہوئی کہ انہوں نے روائع اقبال کے صفحے کے صفحے زبانی سنانا شروع کر دیے اور پھر اس کے بعد وہاں جب سے لوگوں کو میں سے بڑی اچھی رائے ہی اس سے کتاب کا اثر پڑا اور اقبال سے لوگوں کا تعارف ہوا اور اتنی حیرت ہوتی کہ ایسے شاعر سے ہم ناواقف تھے جو اسلام کا صحیح ترجمان ہے اور اس نے طاقت کا پیغام، خود اعتمادی کا پیغام اور انقلاب انگیزی کا پیغام جو اب تک کسی شاعر نے نہیں دیا تھا، دنیائے اسلام کو دیا۔

پھر اس کے بعد سب سے زیادہ جس کا اثر مجھ پر پڑا، وہ سید احمد شہید کی تحریک کا تھا، یہ سنی سنائی چیز تھی، خاندان کی چیز تھی، لیکن اس کا تذکرہ بہت کم ہو گیا تھا، کہیں کہیں کتابوں میں اس کا تذکرہ ہوتا تھا، پہلی اسی زمانہ میں مولوی فرید الدین صاحب قصوری سے جو مولانا داؤد صاحب مرحوم کے حاشیہ نشینوں میں تھے، امرتسر کے ایک رئیس تھے جو مولانا داؤد صاحب مرحوم کی ادارت میں نکلتا تھا "عصر حاضر کا عظیم مجاہد سید احمد شہید" کے نام سے مقالہ لکھا، میرے بڑے بھائی ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب نے کہا کہ تم اس کا ترجمہ عربی میں کرو، اس وقت میری عمر ۱۲ سال تھی، میں نے اس کا ترجمہ عربی میں کیا، اسی زمانہ میں عالم عربی کے بہت بڑے محقق [illegible] استاد علامہ تقی الدین الہلالی سے اکثر ان کا حال یہ تھا کہ [illegible]

[illegible] جس کی وجہ سے [illegible] کے [illegible] میں اختلاف ہوتا تھا کہ [illegible] نہیں [illegible] صرف جوڑ کرتے تھے، چنانچہ [illegible] [illegible] جو [illegible] [illegible] [illegible]

میں لکھی ہے "سیرت سید احمد شہید" منتہی پہلے یک جلد تھی اس پر مولانا سید سلیمان ندوی نے مقدمہ لکھا (غالباً قبل مقدمہ ہے) مگر دو جلدوں میں میں نے کتاب لکھی اور اس وقت تک عمر اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور پاکستان و ہندوستان میں بہت پھیلی پھر اس کے بعد چودھری غلام رسول صاحب نے جو ایک بہت بڑے مجاہد اور جرنلسٹ تھے) کہتے ہے کہ میں تیرہ چودہ سال سے یہی کام کر رہا ہوں اور کوئی ایسا نہیں گزرا کہ میں نے دو کتابیں زیادہ دماغ سوز نہ لکھی ہو اپنے کتاب لکھی "سیرت سید احمد شہید" چار جلدوں میں ہوئی تب کافی مقبول ہوئی۔ اس کتاب سے ہزاروں انسانوں پر اثر ڈالا ان کے عقائد میں بھی اصلاح ہوئی اس سے جذبات میں بھی ایمانی طاقت پیدا ہوئی جو بہت کم چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔

ابھی تک بہت کم لوگوں نے اس پر یہ کتاب لکھی ہے کہ کس کتاب نے ان کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا، اگر کسی کتاب کا ذکر آتا ہے تو وہ "مثنوی مولانا روم" ہے حضرت والا مولانا روم سے بڑے متاثر ہیں وہ کہتے ہیں

بیخ ہی سرمہ روشن مفسر
کاروبار عشق و مستی را اسیر

اور اردو میں کہتے ہیں

محبت ہی دوا دے تجھ کو ہو یہ درد ایسا
اگر تجویز کرے لقمان اور کھائے بوعلی مرہم

مولانا روم کے کلام کا بہت سے آدمیوں کے ذہنوں پر بڑا اثر پڑا ہے مگر ان لوگوں نے تحریری شکل میں ولی نہایت نہیں دی بیٹھ کر پوچھ جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پورے اس برصغیر میں اور بیرون ایران میں بیسیوں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں مولانا رومی کا مرد کار کیا گیا

میں نے جب "مرثیہ انیس" کی تنقید کے سلسلہ کا ارادہ کیا میرے بڑے بھائی صاحب سے جو بڑے مصر تھے، مجھے اگریزی بھی پڑھوائی تھی، جہاں تک شیخ خلافیات اور دینیات سے تعلق ہے، اس میں میں نے مسلمانوں نے اختلاف، مسلمانوں کے مسند قیادت سے ہٹ جانے، پیچھے ہونے سے دیکھا، اس کا بھی میں نے بالکل تک

Donations

Collict betwoeen Religion and Science

History of Eu opean Merals

Schools of thought

[illegible] ہے کہ ایک چیز ہے [illegible] اور ایک ہے "ثبات" [illegible] یہ کہتے ہیں کہ [illegible] ایک بڑی خرابی یہ ہوئی کہ اس سے [illegible] ثبات کم ہے، [illegible] جو [illegible] ہے [illegible] ثبات سے [illegible] پیدا ہوئی [illegible] لیے [illegible] کل شیٔ [illegible] وھو السمیع البصیر [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہوالحافی [illegible] العصور لہ الاسماء الحسنیٰ [illegible] ماکی السموات والارض وھو العزیز الحکیم۔ اور پھر اس سے پہلے کی جو [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہوں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ڈاکٹر سید [illegible] نے مختلف دراسات کے بعد ۱۹۷۵ء میں [illegible] تصنیف [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] حاصل کئے تھے ذیل میں [illegible] اور مولانا علی میاں کا خط [illegible] کی شہادت [illegible] ۱۹۷۵ء سے نقل کیا جاتا ہے۔ [illegible]

سوالنامہ

۱۔ آپ نے اردو تنقید و تحقیق کے میدان میں کب قدم رکھا؟ آغاز کیسے ہوا؟ اس کا محرک کس طرح ہوا؟ کیا اس کی ماحول نے آپ کی مدد کی؟ مخالفت بھی ہوئی؟ اگر ہاں تو کن لوگوں کی طرف سے کن حیثیتوں میں؟ آپ کے دور میں تنقید و تحقیق کے معیار میں کوئی تبدیلی؟ آپ کے مطالعہ کے مختلف دور کون کون سے رہے اور کیا کیا؟

۲۔ آپ کے پسندیدہ مصنفین مطالعہ کیا رہے؟

۳۔ آپ اردو کے علاوہ دوسری کن زبانوں میں مطالعہ کرتے ہیں؟ انگریزی؟ عربی؟ فارسی؟ بنگلہ؟ ہندی؟ تیلگو؟ سندھی؟ پشتو؟ پنجابی؟ گجراتی؟

۴۔ اردو اور انگریزی کا موازنہ سامنے رکھ کر فرمائیے کہ دونوں میں کس کس میدان میں آپ کا مطالعہ زیادہ وسیع ہے؟

۵۔ آپ کے پسندیدہ مصنفین؟ آپ کے پسندیدہ کتابیں؟ آپ کے پسندیدہ رسائل؟ پسندیدہ مضامین؟ پسندیدہ افسانہ نگار؟ پسندیدہ جرائد نویس اور رپورتاژ نگار؟

۶۔ آپ جن مباحث مطالعہ میں کسی ایک مصنف کے مطالعہ پر مبنی کہتے ہیں جس کا آپ کی ذہنی نشوونما پر سب سے زیادہ اثر پڑا ہو؟ (مصنف اردو سے لیے دوں سے)

۷۔ آپ کی نگاہ میں وہ بہترین کتاب یا تحریر جس سے آپ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہوں؟ (مصنف اردو یا غیر)

(۱) [illegible] کے [illegible] سے [illegible] صاحب

۹۔ ایسے ادبی مقالات لکھیں یا ان کا ترجمہ کریں سے آپ کی تحریر میں کیا رنگ پیدا ہوتی ہے؟

۱۰ گذشتہ سال سے اب تک جتنے خاکے آپ کی نظر سے گزرے ہیں ان میں آپ کو کون سے بہت زیادہ پسند آئے ہیں، خصوصاً کس ایک کو بہترین قرار دینا چاہیں تو کس کو چنیں گے؟

۱۱ کبھی کبھی آپ کے مطالعہ میں آپ کی پسند کے بالکل برعکس آپ کی ناپسند آ جاتی ہے؟ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ آپ نے مطالعہ کے دوران طبیعت اچاٹ سی محسوس کی ہو؟ آپ کوئی ایسی کتاب بتائیں جس سے آپ کو نفرت محسوس ہوئی ہو؟

۱۲ عموماً آپ کے مطالعہ کے وقت کیا ہوتے ہیں؟ پنسل کاپی کس طرح پیش آتے ہیں؟ مطالعہ کی شروعات کس طرح کرتے ہیں؟ کیا آپ کا مطالعہ یکسوئی سے ہوتا ہے؟

۱۳ کیا کوئی ایسی چیز ہے جو آپ کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے یا آپ ہر موقع اور ہر شور و شغب میں بھی پڑھ لیتے ہیں؟

۱۴ عموماً آپ نے مطالعہ کا کیا تجربہ کیا؟

۱۵ کیا مطالعہ کے دوران آپ کتاب پر نشانات لگاتے ہیں؟ کیا آپ لکیریں، خط وغیرہ کھینچتے ہیں؟

۱۶۔ آپ کا حافظہ آپ کی قوت مطالعہ کا ساتھ کہاں تک دیتا ہے؟ کیا آپ کو پڑھی ہوئی کتابوں اور مضامین کے مطالب وہاں کے مصنفین کے نام پوری طرح یاد رہتے ہیں؟

۱۷۔ آپ اپنے مطالعہ کو عمل، مطالعہ، دوسرے مطالعہ میں یا اپنے گھر کے لوگوں، بچوں کو (اگر وہ ہوں) بھی سنایا کرتے ہیں؟ انہیں کی قوت دوست کیلئے آپ کے تجربات کیا ہیں؟

۱۸ کیا آپ کی زندگی کا سرمایہ آپ کا مطالعہ رہا ہے؟ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ آپ کو کوئی ضروری کام کرنا ہو، مگر آپ کتاب کو چھوڑ نہ سکے ہوں؟ ایسے ہی کچھ دلچسپ واقعات اپنے مطالعہ کے سلسلہ میں آپ

ہوئی کتابیں؟

۱۸۔ کتابیں منتخب دیکھ لینے کے متعلق آپ نے تجربات لیے ہیں اور اس معاملے میں فکریہ مسلک کیا ہے؟ کیا کچھ واقعات ایسے ہیں کہ بعض اہم کتابوں سے آپ بالکل دھوکے میں رہے؟

۱۹۔ آپ ایک وسیع حلقہ میں عام تعلیم یافتہ آدمی کو مشورہ دیں کہ وہ موجودہ مصروف زندگی میں مطالعہ کا پروگرام کیسے بنائے اور کتابیں کیسے فراہم کرے؟

۲۰۔ عام طور پر اردو مطالعہ کی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟ عام آدمی کے لئے؟ طلبہ کے لئے؟

۲۱۔ اردو مطالعہ کیلئے نوجوانوں کو آپ کیا رہنمائی دیتے ہیں کہ وہ کن مصنفین اور کتابوں کو اور پڑھیں؟ نیز آپ اردو کے ایسے موجودہ رسائل کی نشاندہی کریں جن کا مطالعہ صحت مند فکر کی نشوونما میں مدد دے۔

۲۲۔ کیا آپ کسی بہتر اور مؤثر اسلوب سے لوگوں کو یہ بتا سکتے ہیں کہ صرف تفریحی مطالعہ کافی نہیں، اس کے ساتھ علمی و ادبی مطالعہ بھی چیزوں کا مطالعہ ضروری ہے اور پڑھا لکھا آدمی کہلانے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے اور پڑھا لکھا آدمی کہلانے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہونا چاہئے؟

۲۳۔ ڈائجسٹوں کا خیال جو ہمارے یہاں شروع ہوا ہے، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک رائے یہ ہے کہ اس طرز کے رسائل فکر کی رسائل کی قدر کے کم ہونے کے میں مفید پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ ادبی مطالعہ کے راستے میں حائل ہو رہے ہیں۔

۲۴۔ آپ کے سامنے ایک مسلمان معاشرہ ہے اور یہ واضح ہے کہ نوجوانوں کی بڑی بنیادی ضرورت ہے کہ وہ اسلام کے انقلاب آفریں نظریہ حیات، اس کے ضابطہ نظام اس کے تہذیب و تمدن اور اس کی شاندار تاریخ کو جانیں۔ اس سلسلے میں آپ کیا مشورہ دیتے ہیں؟ ان مضامین اور کن کتابوں کی طرف رہنمائی دیتے ہیں؟

۲۵۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے کے بجائے سمجھ کر پڑھنا چاہئے، طوطے کی طرح رٹنے کا کیا فائدہ؟ آپ کی رائے اس کے بارے میں کیا ہے؟

جواب

اس وقت اس حال میں یہاں (نہیں) ہوں کہ دماغ پر زیادہ دیر تک سکول یا دفتی مضمون پوری توجہ سے لکھوا سکوں، زیادہ وقت بستر پر پڑے ہوئے گزرتا ہے۔ اس وقت جو آپ کے سوالنامے کا کاغذ نکل آیا اور ایک سرسری نظر ڈالتے ہی سوالات بڑی آسانی سے مرتب کیے گئے ہیں اور طبیعت کو اکساتے ہیں۔ دل میں ان کے جواب دینے کی تحریک پیدا ہوئی، طبیعت کے مشورہ کو جو پاس عقل ہے، ذرا بہلا کر دل کو تنہا چھوڑ دینے پر مجبور کرنے کو جی چاہا۔ آپ نے انتخاب کی آزادی دے دی ہے، اس لئے ملکے چلتے سوالات کا جواب دے دیتا ہوں، دیکھئے مقدر۔

نمبر ۱ قدیم شرفاء اور علماء کے دستور کے مطابق اور بعض خاص اسباب کی بناء پر کسی سے کچھ زیادہ ہمارے گھر میں وسیع موروثی کتب خانہ تھا۔ دادا صاحب اور والد صاحب رحمۃ اللہ علیہم (حکیم سید فخر الدین مصنف "مہر جہاں تاب" اور سید عبدالحی مصنف "گل رعنا" و "نزہۃ الخواطر") دونوں بڑے مصنف تھے۔ یہ کتب خانہ کئی ہزار کتابوں پر مشتمل تھا جس میں عربی فارسی، دونوں زبانوں کی کتابیں تھیں۔ میرے بڑے بھائی صاحب (ڈاکٹر حکیم موسیٰ سید عبدالعلی صاحب مرحوم) بڑے اچھے مربی، ماہر نفسیات تھے، انہوں نے کتابوں سے مانوس کرنے کیلئے اور اس موروثی دولت کی قدر کرنے کیلئے کتابوں کو دھوپ دکھانے اور ان کی حفاظت و پرداخت کے کام میں پہلے شریک کیا، پھر اس کی دیکھ ریکھ ذمہ میں اپنی کہ "کتابوں کی الماری میں ہاتھ ڈالنے" کے مطابق پہلے کتاب و مصنف کا نام پڑھنے، پھر اس کو کہیں کہیں سے دیکھنے اور مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس سے کتاب بینی کا جو بہت حد تک موروثی اور فطری تھی چسکا پڑ گیا اور یہ شوق ترقی اور بیماری کی حد تک پہنچ گیا۔

نمبر ۲۔ میرے لئے سب سے زیادہ دلچسپی اور تفریح کا موضوع جس میں کبھی طبیعت پر بار نہیں پڑتا اور جس سے میری نہیں ہوتی تذکرے تراجم اور سوانح حیات کا موضوع ہے غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ دادا صاحب اور والد صاحب بڑے

[illegible] اور [illegible] تھے اور [illegible] کی زندگی کا بڑا حصہ [illegible] مشغلے میں صرف ہوا
[illegible] اس سے بعد [illegible] سے [illegible] حاصل [illegible] پڑھائی کرنے میں جس میں
تکلف، [illegible] ضائع [illegible] ہوں، [illegible] سے [illegible] کرنے
[illegible] ہے اور [illegible] دونوں میں [illegible]

نمبر ۳ [illegible] سب سے [illegible] عربی میں [illegible] پڑھنے [illegible] اس [illegible] میں مطالعہ کا
[illegible] ہوتا ہے [illegible] سے [illegible] کرنا [illegible] کا مطالعہ [illegible]

نمبر ۵ [illegible] چند [illegible] شخصیتیں [illegible] اور [illegible] میں [illegible] سے [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] تاریخ" میں [illegible] گئی [illegible] [illegible] لکھنے والوں میں [illegible] پڑھنے
[illegible] [illegible] فرحت اللہ بیگ، [illegible] سب [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] اور پروفیسر رشید احمد صدیقی کے [illegible] میں [illegible] [illegible]
تکلف نہیں ہے، [illegible] آئے ہیں [illegible] ان کے [illegible] نے [illegible]
[illegible] [illegible] مایہ" بہت [illegible] [illegible]

نمبر ۶ [illegible] [illegible] مولانا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر ۷ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر ۸ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر ۹ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نمبر ۱۰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر ۱۱ — اب سے ہمدرد اور صحت کی مشغولیتیں اور ہمدرد لائبریری میں کی نئی کتاب کے علاوہ کارکنوں کے متعلق ہر ماہ میں جو مشکلیں آتے ہیں ان کی تفصیل ہے مضامین ہمدرد کتاب ہوتے ہیں ہمدرد لائبریری کی نئی کتابیں اور ہمدرد میں نئی کتابیں ہیں

نمبر ۱۲ — دوں پر تاریخ لکھنے کی عادت بہت اچھی ہے اور میں نے اپنے ہاتھ سے مولانا ظفر علی خاں کے ساتھ ہمدرد کے متعلق ہونے کی ہے یہ تاریخیں اپنی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں اور ہمدرد کے قارئین کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوں گی۔ ہمدرد میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کے متعلق ہر ایک کو اپنی اپنی رائے ظاہر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس طرح ہمدرد کے پڑھنے والوں کی تعداد بڑھتی جائے گی اسی طرح ہمدرد کی ترقی ہوگی۔

نمبر ۱۵ — ہمدرد کے لئے ہر ایک کو اپنے اپنے وقت کا کچھ حصہ ضرور دینا چاہیے ہمدرد کے متعلق ہر ایک کو کچھ نہ کچھ کام کرنا چاہیے ہمدرد کی ترقی کے لئے ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ پر کوشش کرنی چاہیے۔

نمبر ۱۶ — اپنی پسند یدہ چیزوں میں مزاحیہ چیزوں کو شریک کرنا ایک اچھی بات ہے اور شاید ہمدرد کے اندر بہت سے لوگوں کے لئے کچھ ہوتی رہتی ہے لیکن اپنے پڑھنے والوں کی دلچسپی کے لئے خود بھی کوشش کرنی چاہیے اور میں کہتا ہوں کہ ہمدرد کے مضامین میں ہمدرد کی دلچسپی کے لئے کچھ نہ کچھ ہوتی رہتی ہے۔

نمبر ۱۷ — ہمدرد کی بھائیوں کا ایک بڑا وسیع اور متنوع کتب خانہ ہے اس میں ہمدرد

پشتوں اور ایک علمی روایت کا امین ہوتا ہے۔ یہ کتب خانے کسی ایک شخص کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں کئی نسلوں کی علمی کاوشیں شامل ہوتی ہیں۔ ان کتب خانوں کی حفاظت اور ان سے استفادہ کرنا ہر اس شخص کا فرض ہے جو علم کی قدر کرتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی بہت سے ایسے گھرانے ہیں جہاں علم و ادب کی شمع روشن ہے۔ وہاں کے بزرگوں اور علم دوست افراد کو چاہیے کہ وہ اپنے ان قیمتی ذخیروں کو ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم تو یہ ہے کہ ان کتابوں کا ایک مکمل اور درست اندراج تیار کیا جائے۔ اس کام کے لیے آج کل بہت سے سافٹ ویئر بھی دستیاب ہیں، لیکن اگر کوئی شخص ان سے واقف نہ ہو تو وہ بھی ایک سادہ سی کاپی پر ہی ان کا اندراج شروع کر سکتا ہے۔ اس اندراج میں کتاب کا نام، مصنف کا نام، موضوع، سنِ اشاعت اور اس کی حالت کا مختصر سا ذکر ہونا چاہیے۔ اس کام کے بعد ان کتابوں کو دیمک اور نمی سے بچانے کا انتظام کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ وقتاً فوقتاً ان کی گرد جھاڑنا اور انہیں دھوپ لگوانا بھی ان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ان ذخیروں کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھا جائے۔ اگر ممکن ہو تو ان کا ایک حصہ کسی عوامی لائبریری یا تعلیمی ادارے کو عطیہ کر دیا جائے تاکہ وہ زیادہ لوگوں کے کام آ سکیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ان کتابوں کی ایک فہرست ضرور شائع کر دینی چاہیے تاکہ محققین کو معلوم ہو سکے کہ کون سی نایاب کتابیں کہاں موجود ہیں۔ اس سے بھی بہت سے علمی کام آسان ہو جائیں گے۔ ہمارے بزرگوں نے جو کچھ جمع کیا، وہ ان کی محنت اور ان کے ذوق کا ثمر ہے۔ اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم نے اس میں کوتاہی کی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔

۱۸ نایاب مسطحات ہے میں ۔ سے تحلّ کر ہے ہوئے یں اس سلسلے میں اوپر بتائے گئے علمی ۔ عیاتی ۔ ہر دو طرف سے بعض مر مسفطار شناسے اپنی مدد کی محسوس کیے کرتے ا ۔ مقصد ہے والا ہوں طاہر ہے کتاب کی اوٹی

انکا بیان بہت کم ہے بیان ہے۔

نمبر ۲۳ محض تعریفی ہے مطالعہ کے بعد میں سطحی علم و نظر میں بے حوصلہ معلومات میں کمی پیدا ہوتی ہے اور ایسی آدمی کو وہ چیز اور موضوع کا کمی سکار تنقیدی اور ناقص حصہ ہوتا چاہیے جو تنقید کرنا کہتا ہے تو بعض اوقات ایسے کتب میں وہ ضلالت اور گمراہ کن مواد کا مطالعہ بھی ہو جاتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ حصہ بھی شامل رہنا چاہیے

نمبر ۲۴ روزہ اجتماعوں کا سلسلہ جمعہ اور عید الاضحیٰ کا مستحب ہے لیکن اس میں ترجیحات کی ضرورت ہے اور وہ ترجیحات اتفاقی کیلئے یہ سلسلہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے اس میں اگر دینی عصر کو اساسی اور اہم شخصیت اور کلاسکل ہے کے مطالعے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جائے تو وہ شوق نظر اور مطالعہ کے لئے سمیر ہو اس سے یہ خطرہ بھی پیدا نہیں ہوگا کہ وہ مسلمہ مقدمات سے بے تعلق ہو جائیں گے

نمبر ۲۵ اس سلسلہ میں دارالمصنفین ندوۃ المصنفین اسلام پبلی کیشنز انڈیا اکبری شاہ ولی اللہ اکیڈمی مجلس تحقیقات نشریات اسلام جیسے ادارے اس موضوع کا حالد مفید ہوگا اس سلسلہ میں اسلامک اکیڈمی رائکسار، رشید، رحیم تاریخ دعوت و عزیمت کے سلسلے کے مطالعہ کا مشورہ بھی دیا گیا

نمبر ۲۵ میرے نزدیک تدبر میں ظہر قرآن پر تنقید پڑھنا بہت ضروری ہے۔ لگ بات ہے کہ بعض مدارس تعلیم کی رائے کے مطابق تھوڑی سی اردو پڑھا کر قرآن شریف کا پڑھانا شروع کر دیتے ہیں جو کہ مروجہ طریقے کے مطابق قرآن سمجھنے کے لئے بہتر ہے۔ بہر حال مجھے اس رائے سے بالکل اتفاق نہیں ہے کہ مجھے کر قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو نظر میں نظر دیکھا جائے کو مکمل موقوف رکھا جائے۔ ظہر قرآن شریف پڑھنا اور محض تلاوت تو ایک نیکی عبادت اور ایک اجر عظیم ہے۔ مگر ترجمہ پڑھنا ایک الگ کام اور ضروری ہے ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے بدلے نہیں ہے

مولانا فضل محمد (م ۱۹۸۱ء) مہتمم مدرسہ سراج العلوم فقیر والی ضلع جہاول نگر نے تعلیم کے مروجہ نصاب میں ترمیم کرتے ہوئے اپنے مدرسے کے لئے ایک نیا نصاب مرتب کیا جاتا تھا، اس سلسلے میں کسی نے تفسیر بیضاوی پڑھانے کی تجویز پیش کی تو یک سو سالہ سال کے کہنہ مشق اساتذہ کے ان کی رائے طلب کی گئی مولانا علی میاں نے مختصر اپنی رائے کا اظہار خط کی صورت میں کیا، خط سے پہلے مرسلہ مولانا کے پاس ایک نظر ال بیضہ مناسب ہوگا مرتب [1]

سوال نامہ

سوال نمبر 1 "علوم مقصودہ" تفسیر حدیث فقہ" ان علوم کی ساعتیں رکھی جائیں جن سے ہر دور وقت میں اچھا اور زیادہ کام لیا جا سکے

2- ترجمہ قرآن شریف کے بعد تفسیر میں "جلالین" کے علاوہ کسی دوسری مسلسل تفسیر بھی تجویز کی جائے "تفسیر مظہری" یا "تفسیر جواہری" کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ ؟

"ورہ حدیث سے پہلے حدیث مشکوٰۃ شریف کے علاوہ کسی اور کتاب کو رکھا جائے جو حدیث شریف کے بعد صحاح ستہ کو حاوی ہو صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و ابوداؤد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ فقہ کی مجموعہ کتب میں فتاویٰ تاتارخانیہ سے بھی کتاب ضروری رکھی جائے۔

3- اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، "تاریخ التشریع" "تاریخ الفکر" نے سلسلہ وار کیا کتب رکھی جائیں یا اصول فقہ مولانا عبدالحق، علوم القرآن نے سلسلے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے

4- علوم آلیہ "ادب، کلام، منطق، مناظرہ، فلسفہ، میراث، صرف نحو۔ میں کیا کتابیں رکھی جائیں۔ جو بقدر ضرورت استعداد کو حاوی ہوں اور وقت میں بحیثیت افزائی "علوم مقصودہ" کے آلات و طریق مطالعہ "تعلیم کی جائے ہر علم کی اصطلاحات کا بھی بطابیر کافی کی ضرورت رکھا جائے

5- فلسفہ جدید، منطق جدید، سائنس جدید، علم کلام، تاریخ، اخلاقیات، سماجیات، سیاسیات، علم الخطاب وغیرہ علوم عصریہ کی آپ کے نزدیک ذیل اضافہ ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو

[1] ۔۔۔ جلد ۔۔۔

[illegible]

6- [illegible]

7- [illegible]

8- [illegible]

9- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوا ہے۔ اس مشن و استقرائی عمل پر ہوں مدعا کا مسئلہ [illegible] ہوا ہے کہ اور حد تک [illegible] ہوں جو اپنے [illegible] کریں۔

اب سے پہلے یہاں کی تعلیم کی صورت [illegible] کیلئے [illegible] بھیجا (۱۹۰۱ء) مخصص [illegible] (۳۲۱ء) [illegible] (۳۲۱ء) پر [illegible] کریں چاہیں جو یہاں کی تعلیم [illegible] اس سے بہتر اصلاب تیار ہوں۔

اب کیلئے [illegible] (مطبوعہ دار العلوم [illegible]) [illegible] [illegible] (مطبوعہ [illegible]) [illegible] [illegible] [illegible]

علوم اسلامیہ کے سوتے ایمانیات سے ملتے ہیں

خطبہ صدارت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سالانہ کنونشن ۱۹۷۶ء
بمقام حیدرآباد ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۷۶ء شعبہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسله الله تعالى بالحق بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا۔

مہارت اور اختصاص ضروری ہے

حضرات! میں آپ کی اس محبت خلوص کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے مجھے اس عظیم مجلس کے افتتاح کے موقع پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جب اس کے دعوتی نقشہ کے اختتام پر بھی مجھے تاثر یہ کا مضمون دیا ہے تو میں اس مخمصہ میں پڑ گیا کہ میں اپنے اس خطاب کا آغاز کہاں سے کروں اور کیا بولوں مجھ جیسے شخص کے لئے جو علوم اسلامیہ کا باقاعدہ طالب علم نہیں ہے یہ بڑا مشکل کام ہے یہ بڑی عجیب بات ہے کہ عصری دانش گاہوں کے فضلاء بھی بچپن سے لے کر اب تک سیکڑوں زبان و قلم سے ان علوم اسلامیہ کے بیک وقت اور ہمدان تحقیق سے پرانے سرمایہ کو جانچنے اور اضافہ میں حصہ لینے کا حق ادا کر رہے ہیں

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مگر یہ بھی ہے کہ ہر شعبہ علم و فن کے ماہرین کی ایک جماعت ہوتی ہے اور ہر جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مخصوص شعبہ کے ماہرین کا انتخاب کرے اور ان کو اپنی مجلس کا رکن بنائے اور پھر ان کی مجلس اس علمی کام کے لئے خود اپنے میں سے کسی کو اپنا صدر منتخب کرے اور یہ بھی ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے کہ انسانی علوم کی تاریخ کا ہر شعبہ ہر مختص کا میدان ہو کسی ایک شعبہ میں مرکوز ہو جائے جہاں تک اسلام کا تعلق ہے آپ جانتے ہیں کہ اسلام میں

مشرقی سماج کے لکھنے کا اس کا معیار فرد ہو گیا ہے اور وہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ قدیم محاسن اور جدید محاسن کو ان گزشتہ سو کے اصلاح ہی تھی اس میں ہی سے اس کے پیچھے بہت سے حوالہ کار لے رہے ہیں' پچھ سے ہی ہیں پچھ معاشی ہیں۔

استشراقی ترقی کا راز

یہ علم کے پیچھے محض بہت طاقتور محرکات ہوتے ہیں اس حوالہ وخرافات نے اور محض رہنما ایک رہنما شش چوٹی پر پہنچ جاتا ہے اور اس کو ظاہر کرتا ہے۔ اکیڈمک کے چند راہنماؤں کو چھوڑ کر جہاں تک علمی اور نظریہ حیثیت کا تعلق ہے اور مغل امریکہ یورپ میں اور حاصل تھا مستشرقین اور ان کی کتابوں کی کسی طرح قدر ہوئی کسی علم کو حاصل تھی یہاں تک ادبیات اور سائنس کے علوم کو بھی شاید وہ درجہ نہیں دیا جاتا تھا اس کے پیچھے ایک بہت بڑا عامل کام کر رہا تھا ہم کو خوشی ہونی چاہیے کہ یہ دباؤ نہیں رہا تھا استعمار مشرق کے سب سے بڑا سرچشمہ تاراج ممالک دشمنی یا دشمنی کے علاوہ کے اثر تھے ان کو مغرب کی نچلائی ہوں نگاہیں پڑتی تھیں

استعماری قوتوں کا ماں بنانا کرنا چاہتا تھا اس لئے ہیں کے قومی مزاج اور خصوصیات وہاں کی جو یوں سے زیادہ ضرور پول سے واقف ہونے کی ضرورت تھی اس لیے مستشرقین ایک بڑا اول دستہ کا کام کرتے تھے ان کے پیچھے علوم ان کی سرپرستی کرتے بڑے بڑے ادارے تھے اور ان کا اثر پہ شاہد اور مصدر جمہور کے رہا میں بھی ہوتا تھا یہ مرحلہ سو مزدوہ پڑتا ہے

دوسرا معاشی عامل تھا اس پر بھی کچھ اثر ہے معاشی دھانچہ میں کئی تبدیلیاں ہوئیں تیسرے کاروبار دھانچہ مشن ہیں ہو پہلے تھا تھا۔

علم کا عشق

تیسری چیز جو زیادہ تر کے فاعل ہے اور اس کو میں اصل کہتا ہوں وہ ہے علم کا عشق جو ہماری دینی مثل میں ہمارے ایک مثل اور مرد فراموشی کی غیبت جو اس عہد میں تعصبی اور تحقیقی کام کرنے والوں پر طاری رہی تھی۔

ماضی: یہ بڑی علمی شخصیتیں

تھا۔ میں نے عمر خیام کی "البیان الکمال" نامی کتاب بھی دیکھی جس کی واحد نقل ایران سے ملی تھی۔ اسی طرح ان کی کتاب "عروض" سے متعلق تحقیقات مختلف مقامات اور متعدد مآخذ کا مطالعہ کرنے کے بعد تحریر کی تھی۔

میں اس موقع پر "نزہۃ الخواطر" کا بھی ذکر کروں گا جو میرے والد ماجد عبدالحی حکیم سید عبدالحی (سابق ناظم ندوۃ العلماء) کی تصنیف ہے اور عربی میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مکمل ہوئی۔ اس میں ہندوستان کے ساڑھے چار سو مشہور مشاہیر اہل کمال کے تذکرے ہیں۔ انہوں نے بیسویں صدی کے آغاز میں اس کام کا بیڑا اٹھایا جو غزنی مدارج کا رواج اور اشاعت کی سہولتیں نہیں تھیں تقریباً ۱۵ سال دن رات اس کام میں مشغول رہے۔ اس وقت یہ چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب علوم اسلامیہ کے رجال سے متعلق کام کرنے کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ اسی طرح ان کی دوسری کتاب "اتحاف الاصل بما فی الہند" جو ہندوستان میں علوم اسلامیہ اور اصحاب ذوق کی تاریخ اور ہندوستانی علماء کی تصنیفات کی مکمل ڈائریکٹری ہے۔ اس کتاب کو دمشق کی رابطۃ الکندی الجمع العلمی العربی نے ۱۹۹۵ء میں شائع کیا ہے۔ اس سے وہاں کی علمی مجلسوں میں بڑے بڑے فضلاء کی تعریف اور مصنف کی محنت کا اعتراف کرتے ہوئے پایا۔

علم محنت بھی ہے اور انعام بھی

ایک آدمی اس وقت وہ کام کرتا تھا جو اب ادارے اس وقت انجام نہیں دیتے یہ سب کے سب آدمی کی محنت کا نمونہ ایک آدمی کی محنت کا ثمر اور ایک آدمی کے علم سے عشق کا نتیجہ ہے آج تاکید یہ ہیں بڑے بڑے ادارے اور شعبے موجود ہیں لیکن سابقہ حال میں وہ کوئی چیز نظر نہیں آتی جس کو دیکھ کر اس علم کے بارے کہیں کہ ہاں یہ اور بھی چیز ہے بعض کہتے ہیں دیکھ کر غالب کا وہ مصرع یاد آتا ہے

اب آبرو سے شیوۂ اہل نظر گئی

محنت کے معیار کو بڑھانے کی ضرورت ہے علم محنت بھی ہے انعام بھی ہے پیاس بھی ہے پانی بھی بھوک بھی ہے اور غذا بھی

جب تک اپنے فن سے اتنا تعلق نہ ہو کہ آدمی لوگ کتاب لکھنے پر اتنی خوشی ہو کہ وہ کہے اب مجھے اس پاپڑ ہجرت کا چیر میں بلایا جائے یا نہ بلایا جائے میں نے اپنا کام کر دیا میری محنت وصول ہو گئی۔

آج کے نصاب میں کتاب اور تحقیق کا عمل کہیں کھو گیا ہے کہ وہ طلبا علوم سے متوقع ہوتا ہے اور اس کی بات واقعہ کا یہ حصہ ہی مقصد پر صرف ہوتا ہے کہ آپ بی اے کے بعد ایم اے کریں یا ایم فل کا انٹرویو دیں جو ملازمت کا ذریعہ بنے اور تعلیمی مراکز میں تدریس کے پھیل رہا ہے اور وہ ہے (کیریئر ازم) یعنی Career اور بہتر پلاٹ اور تقرب نورعلم کے ذریعے حاصل کیا جائے

دلچسپی اور شغف عارضی نہ ہو

دوسری چیز یہ کہ دلچسپی اور شغف عارضی نہ ہو وقتی نہ ہو اس لیے ہم کسی موضوع کو لے لیتے ہیں تھوڑی دیر کے لیے مطالعہ کرتے ہیں پھر اس کے بعد جیسے ہی کوئی اور موضوع ہمارے سامنے آتا ہے ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس موضوع سے محبت ہوتی ہے وابستگی ہو فکر ہو کہ اس مسئلے میں کیا ہوا ہے اس میں اضافہ کرنے کا شوق ہو اس موقع پر اقبال نے رہنمائی کی ہے اس حقیقت کو خوب بیان کیا ہے

محض یونہی نہیں ملتا یہ دل مہ پارہ
یہ ایک نفس یا دو نفس میں مثل شرر کیا

علم اور تحقیق بھی ایک سفر ہے اور ساری زندگی کا سفر ساتھ دیتا ہے اس میں مقصد بنتے بدلتے رہتے ہیں وہ مشکل نہیں کہ مکمل ہو اور بجھ گیا۔

علوم اسلامیہ کے سوتے ایمانیات سے ملتے ہیں

جہاں تک علوم اسلامیہ کا تعلق ہے اس میں چونکہ اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے بعض اس کو تسلیم کرتے ہیں یا الگ بات ہے کہ اس کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن اب کتنے اور کہاں تک جائز ہے؟ یہ بھی ایک بات ہے لیکن جہاں تک علوم اسلامیہ کا تعلق ہے اس کے کچھ سوتے ایمانیات سے ملتے ہیں بلکہ ان کا اصل سرچشمہ ہی ان سے ہے تو اس طرح بھی کسی کے بارے میں دعوی کیا جائے تو ایک خاص علم مستشرق کا ہوتا ہے مصنف کہتے ہیں اور ہمیں اس سے کوئی دلچسپی ہو یا نہ ہو ایک حد تک تعلق بھی ہونا چاہیے اور کم از کم ایمانیات سے تعلق رکھنا ہے تو اس پر ایمان بھی ہونا چاہیے اور کسی حد تک عمل بھی ہونا چاہیے

عربی بال کی ہجرت

مجھے ایک دوست نے بتایا کہ دہلی میں ہندی سمیلن ہو رہا تھا اس میں ایک صاحب نے انگریزی میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کا تذکرہ کیا تھا تقریر کر رہے تھے تو مشہور عالم دین اور مجدد علامہ سید سلیمان ندوی سے جو اس سمیلن میں شریک تھے ان سے عربی میں خطاب کیا تو بول نہ سکے تو ظفر علی خاں نے کہا کہ میں ہوتی تو میں سمجھا تا کہ تم نے کہا کہ قرآن مجید کا ترجمہ چوراہے پر کرکے میں اس کے بعد جن بارہ نمبروں سے صفحے کے لکھے ہوئے لاہور میں اس پر کئی صفحوں میں لکھوں گا کہ میں نے کائنات علم میں سے ایک عجیب چیز یہ بھی کرامت حاصل کی ہے قرآن مجید کا ترجمہ کیا اور وہ عربی ہے۔ الخ الخ

آپ مضراب آواز کے ساتھ اس پر قابو پا سکتے ہیں اور عربی بان میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں جس سے آپ لفظوں سے کھیل کر اس سلسلے میں عربی دنیا پر چھا جائیں گے۔

نشتر انگیزی سے احتراز کیجئے

بعض اصحاب اپنی نظریات تحقیقات کے اظہار میں بہت بخل سے کام لیتے ہیں ان کی یہ بات بھی ہے کہ بعد کچھ لکھ کر مدت بعد وہی اس سے جو کچھ کہہ چکے ہیں اس میں کوئی شک کرے اور پہلا اطمینان بخش انجام سے نہیں لیکن جو لوگ اس قسم کی نظریات و تحقیقات کے بعد اس کو اپنے حضرت کو بتاتے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ مسلمہ اور رہا نہیں جاتا ہے جب کہ اس کا حق نہیں ہوتا ہے اور اس لئے کہ میں اپنی تحقیقات کی اشاعت سے پہلے ہی اس کا حق ہوتا ہے اس کا حق حاصل کر لیتا ہے (غلطی کا ہونا) ہمدردی سے کام نہیں لینا چاہیے اس پر غور کرنا چاہیے اس کو شک شبہ کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے ماہرین کے سامنے پیش نہ کرنا چاہیے اور ان کی رائے کا مشورہ اختیار کرنا چاہیے پھر اس کے بعد اس کی اشاعت کی اجازت دینا چاہیے یہ دراصل اشتعال سے ہیں بہت تحقیق مسئلہ انگیزی سے بہت زیادہ ہیں انسان بھی بہت سے مہمات پیدا ہوتے ہیں اور جدید تحقیق سے معیار کی ترقی اور معیار زندگی کی بلندی سے اس کو دلچسپی پسند اور اشتعال پسند نہ

اس لئے ہر ایک بات کہنے سے پہلے اس پر غور کرنا چاہیے اس کے بعد اس میں تشہیر پیدا ہو

سے مراد کہ ارائیں سے مقصد میں تکلف دل میں نے اسے ایک

ملک وملت کی نوجوانوں سے توقعات

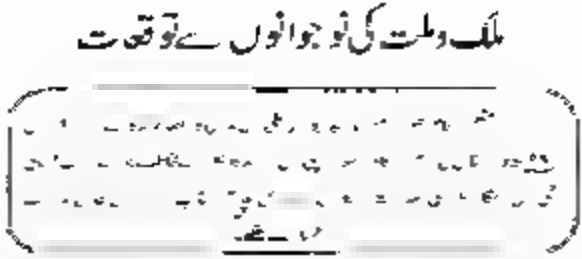

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم صل اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

کے جو بڑے عظیم ادارے قائم ہوئے ہیں ان کے لئے جو انسانی قوتیں صرف ہوئی ہیں انکی اہمیت کم کئے بغیر یہ عرض کروں گا کہ ہر ایک ملی اتحاد و استقلال اس کی سلامت اور اس کی عزت و افتخار کے حاصل کرنے کا معیار کیا ہے؟ وہ پختہ اور مکمل اتحاد جو اس وقت موجود ہے یا اس نے پرانی تاریخ میں قدم رکھا ہے وہ بہتر سے بہتر ہے اس میں سے ہر شخص یہ دیکھ لے کہ ہم کون سی حالت میں تھے اور کیا ہو گئے؟ کون سی مصائب میں گرفتار تھے اور کون سی راحتوں میں مصروف ہیں؟ دوسری اصطلاحوں میں ان کی جو تعریف کیجئے وہ بالکل کافی نہیں ہے اس لئے کہ مثل جلد ختم ہو جائے گی اور اس کی عمر کیں بہت ہے لیکن ان قانونوں کا کام رہا ہے اس میں نہ دوسروں کا استثناء ہے نہ یوں کا استثناء ہے اور رسالتوں کا استثناء ہے "وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل" (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پہلے جتنے رسول آ کے چلے گئے) کہ سب دنیا کے کارخانہ پر حاوی ہے۔ بات اطمینان کے لئے کافی نہیں کہ کس ملک کی ابتدا بہتر حالت میں ہوئی کیا یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی انتہا بھی اسی درجہ پر ہو جس پر اس کی ابتدا ہوئی تھی؟ کیا ہر ملک کی ایک عمر نہیں ہے؟ کیا ہر ملک کی ایک صحت اور ایک بیماری نہیں ہے؟ کیا ہر ملک کی ایک جوانی اور ایک بڑھاپا نہیں ہے؟ کیا ہر ملک کی ایک موت نہیں ہے؟ کیا ہر ملک کی ایک قسمت نہیں ہے؟

پھر کس ملک کا یہ مجموعی تسلسل قائم رہے گا؟ وہ کس کس حد تک اخلاقی معیار قائم رکھ سکے گا؟ وہ اپنی عنصریوں پر کیونکر قابو پا سکے گا؟ کس وجہ سے اس کے اندر یہ قوتیں پیدا ہوئی تھیں اور کس وجہ سے اس میں انحطاط و زوال جذب ہو جاتا ہے؟

پھر یہ ایک ملک کی ملک، قوم کی صلاحیت، عزت و طاقت کا اصل معیار ہے یا کوئی ملک دنیا میں حاصل کرے لیکن اس ملک کو بین الاقوامی طور پر تعلیم یافتہ، مکمل، صحیح، درست، کامل نظام کا حامل تسلیم کیا جائے وہ ملک دولت کے معاملہ میں اپنے اس مقام پر پہنچ جاتی ہے، جس میں سے وہ دولت کو ملک سے باہر نہ جانے دے تو ان کی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ ملک یا قوم تحت نظر و ٹیس سے اس کے کہ اس کی بنی نسل میں کامل تحفظ و تامل اختیار کرے ہے۔ اس سے اس کی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ دولت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو دولت کے پکڑ لینے میں اس کی ہمت پر یا اس کے یونی کے مشورہ کرنے کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لئے ایسے تنظیم میں رہا ہے۔ ملک اس کا ہاتھ رہا ہے ساری کاروبار سے آگے نہیں نکل سکتی ہے

Highly Inflammable

Highly Inflammable

ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، مجھے وہ یاد نہیں ہے۔ یہاں تو انہوں نے کچھ نہیں کہا، میں نے سوچا کہ شاید وہ بھول گئے ہوں گے۔ اس لئے میں نے خود ہی یاد دلایا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم آپ کی دعوت کریں گے۔ اس پر انہوں نے بہت ہی محبت اور شفقت کے ساتھ فرمایا کہ ہاں ہاں، میں نے کہا تھا، ضرور کریں گے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک یادگار ملاقات

دوسری مرتبہ جب میں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہاں، ضرور کریں گے۔ اس کے بعد ہم لوگ واپس آ گئے۔ اس کے بعد کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ ہاں صاحب، آپ کی دعوت کب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہاں، ضرور کریں گے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ میں نے پوچھا

اٹھو کہ اب گردش یہاں کا اندازہ ہے

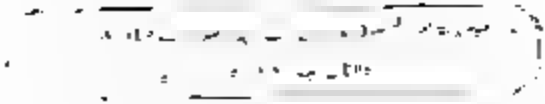

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا قیام ایک جرأت مندانہ قدم تھا

[illegible]

آج زمانہ بہت بدل چکا ہے

[illegible]

متوسط درجہ کی لیاقت کافی نہیں

[illegible]

کافی ہے۔

زمانہ کا دامن سمٹتا اور پھیلتا رہتا ہے:

زمانہ اب اس سے بہت زیادہ کا طالب ہے، زمانہ کا دامن سمٹتا اور پھیلتا ہے، زمانہ کی جھولی اور اس کا کشکول کبھی ایک سا نہیں رہتا، حالات کے مطابق لوگوں کی استعداد کے مطابق نئے سیاسی تغیرات اور تبدیلیوں کے مطابق ہر دور میں ہر جماعت سے اپنے زمانہ اور زمانہ کے مطابق رہنمائی اور رہبری کا طالب ہوا کرتا ہے اب زمانہ اس بات کا بالکل متحمل نہیں ہے، اور نہ اس میں یہ وسعت ہے کہ کسی درسگاہ کے طالب علم کو کسی قسم کا کوئی تصدیق نامہ دیئے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس میں بھی اٹھنے والے نئے پیدا ہو جائیں، کچھ نوشتہ دیوار کے لکھنے والے پیدا ہو جائیں۔

آج پہلے سے کہیں زیادہ تیاری کی ضرورت ہے:

اس وقت جو ایک عام بے چینی، اضطرار اور ایک قسم کی مایوسی ملت پر پھیل رہی ہے، اور ملت کی صلاحیت کی طرف اور دین میں جو صلاحیت ودیعت کی گئی ہے، اس صلاحیت کی طرف سے یا دین کے مستقبل کی طرف سے جو بدگمانی اور بے اعتمادی پیدا ہو رہی ہے، نوجوانوں میں جدید تعلیم یافتہ طبقوں اور حلقوں میں جو بے اعتمادی پھیل رہی ہے اس کو دور کرنے کے لئے بہت زیادہ تیاریوں کی ضرورت ہے، اس سے بہت زیادہ علمی فتوحات حاصل کرنے کی ضرورت ہے، اس سے بہت زیادہ بلند پروازیوں کی ضرورت ہے، اس سے بہت زیادہ کاوشوں، جانفشانیوں اور دماغ سوزیوں کی ضرورت ہے، جو ہمارے اسلاف نے کیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے ائمہ اور علماء کے صف اول کے مصنفین اور اہل قلم نے اس زمانے کی نسلوں کو بہت کچھ دیا، انہوں نے اس زمانے کی نسل کو بڑی حد تک مطمئن کرنے کی کوشش کی، جو مسائل اس عہد میں اہمیت رکھتے تھے، ان مسائل پر انہوں نے جو چیزیں پیش کیں وہ اس زمانے کے لحاظ سے بہت طاقتور اور دل نشین تھیں، لیکن اگر آج ان چیزوں کو دہرایا جائے یا بالکل ان کی نقل کی جائے تو اس میں کوئی علمی استدلال نہیں ہوگا، اور لوگوں کو بڑی مایوسی ہوگی۔

تحقیق و مطالعہ کا میدان بہت وسیع ہے:

تحقیق اور مطالعہ کا میدان بہت وسیع ہو چکا ہے، قدیم تو خیر رہے بلکہ قدیم وہ قضیے جو پہلے

بہت سے قدیم مباحث آج اپنی اہمیت کھو چکے ہیں

روشنی سائنس کے ساتھ کیوں تسلیم نہیں کرتا

[illegible] علامہ اقبال کا شعر

[illegible]

[illegible]

[illegible] یاس یگانہ چنگیزی بھی [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

بنگلہ زبان میں فاضلانہ مہارت پیدا کیجئے

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فقد ارسلہ اللہ تعالیٰ ھادیا ونذیرا وسراجا منیرا

حضرات اہل علم وفکر سے میرا تعلق ہمیشہ

ملک کا رشتہ اسلام سے کمزور نہ ہونے پائے

آپ کا یہ فرض ہے کہ ملک کا رشتہ اسلام سے کمزور نہ ہونے پائے جس ملک والے سے آپ نے انتساب جانا ہے اس سے یہاں آپ کے [illegible] ہوگیا اور ملک سے [illegible] پیدا ہوگیا اور [illegible] آپ کا کام ہے کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] سب سے پہلے [illegible] ہوگا کہ [illegible] ہے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئ

اس ملک کی حفاظت کی ذمہ داری کس پر ہے

[illegible]

ن دمائکم و اموالکم و اعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا
فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا الا لیبلغ الشاهد الغائب (صحیح بخاری ج ۲)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا کام اور پیغام

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد و آلہ
واصحابہ اجمعین ومن سلوھم واتبع ھداھم الی یوم الدین اما بعد فقد قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الاولی القدم

[illegible] اس تقریب میں [illegible] شریک ہونے کی دعوت دی گئی تھی اس کی
[illegible] اس کی وجہ یہ آئی کہ [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] ہو
[illegible] میں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اس
[illegible] میں [illegible] کا [illegible] ہوں [illegible] اس [illegible] کا [illegible]
[illegible] اس

ہوں۔ مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور کامیابی کے گانے بجانے کا راستہ کھل جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کو جو اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں کبھی مایوس نہیں کیا۔ اس کی رحمت کا دامن ہمیشہ وسیع رہا ہے۔ اس کے بندے جب بھی اس کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اس کی رحمت کا ہاتھ ہمیشہ ان کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کی رحمت کا سایہ ہمیشہ ان پر پھیلا رہتا ہے۔ اس کی رحمت کا دامن ہمیشہ ان کے لئے کھلا رہتا ہے۔ اس کی رحمت کا ہاتھ ہمیشہ ان کی طرف بڑھا رہ

[illegible] ہونے کا خیال بھی کیا جا سکتا ہے آپ کے طبقہ کو تاریخ جو اخلاقی اور ذہنی طور پر بھی طبقہ پر ہر طرح سے ممتاز ہوں یہ لکھا جائے کہ علی کرھ کا تحریک دراصل کرھ کا تعلیم یافتہ طبقہ کس لیے دوسرا انصاف نہیں کرتا دو ہی حالتوں کے درمیان کسی قوم کے درمیان ولی اختلاف ہیں ہوتا جب دوسرا انصاف کرتا ہے ایک طریقہ پر انصاف کرتا ہے اسی طریقہ سے یعنی طبقہ بھی ایسا ہی کرتا ہے دوسری قوم خاص کر اس صورت میں اور صورت میں ہوتی ہے جب صحابت حسد عداوت میں عبد تحقیقات میں دوسری قوم مخالف طبقہ عزت حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ دوسری قوم نہ ہمارے اپنی زبان کا بھی تعریف علمی امور کا اپنی محنت و کاوش کا قوت مخالفہ کا ایسی وسیع النظری کا جب تک کہ دوسری قوم میں نہ دیکھے اس وقت تک کا اتحاد نہیں ہوتا۔ یہاں سے یہ لوگ نکلے جو ایک حرف لاطینی پر پوری قدرت رکھتے اور اس کے علمی و تحقیقی مسائل پر بحث کر سکتے ہیں بلکہ ان سے اندر اس کام کا جذبہ و جوش ہو بلکہ اخلاقی و دینی طور پر وہ ان اصول رکھتے ہوں اور اس کے پابند ہوں، میں صفائی سے بتا دوں کہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہوں قرآن کے پابند ہوں یہ لوگ نہیں کہ علی گڑھ کا ایک جج بھیجا ہے جب زمانہ وقت آئے گا تو میں پڑھ کے اطمینان کر لوں گا کہ اس کے قبضہ میں آئیں گے ہم نے دیکھا ہے کہ کتنی بھی ضروریت ہو جب زمانہ کا وقت آتا ہے تو قوم نے اٹھے

یہ بات لوگوں میں معروف و مسلم ہو اور پھر اس کے ساتھ یہ بھی کہ غلط فیصلہ نہیں کریں گے، شہادت کا نام بھی ان کے سامنے نہ لیا جائے پھر تمہارا وہاں ٹھہرنا مشکل ہو جائے گا یہ بات علی گڑھ کے ریجیس علی گڑھ کے فیصلہ کے لئے معاملہ ہو ایک مثال ہو جیسے آپ ایک جلوس پلتا ہے اس طرح سے نیشن کا بلند نگاہ کا پیدا ہو۔ یعنی عالم اور عالی نظر کا نیا ایک جلوس آگے آنے والے ہو جلوس اسی شکل میں نہیں ہوگا، لیکن اس روایات کے شکل میں ہوگا وہ ان کی روایات کی شکل میں ہوگا جو اس کے سامنے ہیں گئے ہیں جہاں اس مقصد میں جس نے ہاتھ میں رکھا ہے وہ ہر طرح سے قائم اور ہر طرح سے ان کی توقع قوم کی پا سکتی ہے انہوں نے اور قابل فخر اساتذہ نے تربیت کرنے والوں نے اور پاسبانوں کی نگرانی کرنے والوں نے دوسری صورت ہے والوں سے کام کرانے والوں نے کر رہے ہیں انجام دی، یہ صدر انجام دی تو پھر علی گڑھ کا بلند

ذاتی تعلق، ذاتی محنت اور جذبہ خدا طلبی

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

قدیم ۴

[illegible]

ذاتی تعلق

پہلی چیز جو اس تعلق سے وابستہ ہے وہ ہے اس تعلق کی نوعیت۔ یہ تعلق ہمیشہ ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو آپ سے عمر میں بڑا ہو، جو آپ سے زیادہ تجربہ کار ہو، جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اس تعلق کو ہم ایک لفظ میں بیان کر سکتے ہیں اور وہ لفظ ہے "استاد"۔ استاد کا لفظ سنتے ہی ذہن میں ایک تصویر ابھرتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو علم کا سرچشمہ ہے، جو راستہ دکھاتا ہے، جو غلطیوں پر ٹوکتا ہے اور جو کامیابیوں پر حوصلہ بڑھاتا ہے۔ لیکن کیا ہر استاد ایک جیسا ہوتا ہے؟ کیا ہر شاگرد ایک جیسا تعلق رکھتا ہے؟ نہیں۔ یہ تعلق کئی رنگوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

کچھ استاد ایسے ہوتے ہیں جو صرف کتابی علم دیتے ہیں۔ وہ اپنے شاگرد سے ایک فاصلہ رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق صرف کلاس روم تک محدود ہوتا ہے۔ وہ پڑھاتے ہیں، سوال پوچھتے ہیں، امتحان لیتے ہیں اور بس۔ ایسے استاد سے شاگرد کو علم تو ملتا ہے، لیکن رہنمائی نہیں ملتی۔ کچھ استاد ایسے ہوتے ہیں جو اپنے شاگرد کی زندگی میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ صرف کتاب نہیں پڑھاتے، وہ انسان بناتے ہیں۔ ایسے استاد کا تعلق شاگرد کے دل تک جاتا ہے۔ وہ اس کی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں اور اس کی صلاحیتوں کو بھی۔ وہ اسے ڈانٹتے بھی ہیں اور سراہتے بھی۔ ایسا تعلق ہی اصل میں رہنمائی کہلاتا ہے۔

میرے استاد نے مجھے یہ سب سکھایا۔ انہوں نے مجھے صرف کتابیں نہیں پڑھائیں، بلکہ سوچنے کا انداز دیا۔ انہوں نے مجھے سوال کرنا سکھایا، اور یہ بھی سکھایا کہ سوال سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ وہ کہتے تھے کہ جو شاگرد سوال نہیں کرتا، وہ کبھی آگے نہیں بڑھتا۔ انہوں نے مجھے غلطی کرنے کا حوصلہ دیا، اور غلطی سے سیکھنے کا ہنر بھی۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں، اس میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ میں نے ان سے صرف علم نہیں لیا، بلکہ ایک رویہ، ایک انداز، ایک سوچ بھی پائی۔ اور شاید یہی اصل تعلق ہوتا ہے۔

ذاتی محنت

جذبہ بخدا طلبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج نبوت محمدی ﷺ پر الحاد و مرزیت کا حملہ ہے
وفی شاہین سے ہواس کے مقابلہ کی صلاحیت حاصل کرے

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین ان الحاضر

طالبِ دعا تبسم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسری قسم

اس دوسری قسم کے وہ لوگ آتے ہیں جو پہلے یہاں سے گئے ہوئے تھے اور پھر یہاں سے ان کے پاس کوئی خط گیا ہے اور وہ اس خط کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہ اس نے ان کے دل میں نور پیدا کر دیا ہے اور ان کے دل کی آنکھ کھول دی ہے اور وہ اس خط کو پڑھ کر اس کی صداقت کو سمجھ گئے ہیں اور اس کی صداقت کو سمجھ کر وہ یہاں آ گئے ہیں اور ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ ہم بھی اس جگہ جائیں جہاں سے یہ خط آیا ہے اور ہم بھی وہاں جا کر اس شخص کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں جس کا یہ خط ہے اور اس کی صحبت سے فائدہ اٹھا کر اپنے دلوں کو روشن کریں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ ایسے لوگ بھی بہت سے آتے ہیں اور ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ ان کے لئے بھی بہت سے مکانات بنائے گئے ہیں اور ان کے لئے بھی بہت سے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی لنگر خانہ جاری ہے اور ان کے لئے بھی بہت سے انتظامات کئے گئے ہیں۔

[illegible] راستہ معلوم ہو جائے جبکہ ہم اس راستے کی طرف دوسروں کو [illegible] بھی خلافت پر [illegible] اور جو [illegible] ہیں کہ یہ بات [illegible] ان میں سے [illegible] ہیں [illegible] بات ہے جو اللہ تعالیٰ کے [illegible] سے مخصوص ہے [illegible] ہدایت کا کام بتایا ہے [illegible] وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا [illegible] صبر کرنے کی وجہ سے [illegible] ان کو ہدایت [illegible] سے حکم سے [illegible] ہدایت [illegible] جو [illegible] [illegible] [illegible]

پہنچے ہے اس ان سے پوچھو کہ کیا اس کا ثواب امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد کو نہیں پہنچا؟ اس کا ثواب امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل کو نہیں پہنچا؟ اس نے مسند سوچ کر اپنی ذہن پر بہت طریقہ پر اور کیسی کی محنت و تعلق کے نتیجے میں تم تک پہنچے ہیں اس وجہ سے ثواب پہنچے گا اور کسی سے کچھ روپیہ لیں وہ بھی ثواب اور جو بھی ثواب ہے۔

دوسرا انداز بھی ہو سکتا ہے اس نے جو ثواب کا ذکر کیا ہے اس میں سے جو ان کے ذہن میں ہو اور اس قصے کے علاوہ اور مشائخ بھی ہیں ثواب کے سب کو ثواب پہنچے گا اس کی کوئی میزان نہیں ہو سکتی یہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ثواب جو ہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ثواب ہے یا محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا ثواب ہے یا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ثواب ہے یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ثواب ہے یا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی میزان میں کتنا ثواب ہے؟ ان میں سے کسی کا ثواب کتنا ہے؟ یہ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی ہم اس کے مکلف ہیں اور نہ ہی ہم اس کے ذمہ دار ہیں یا نہیں اس کا ذمہ دار ہیں۔

عصر حاضر کے قصے

دوسرے طریقہ سے بعض لوگوں نے یہ قصے اس قسم کے ہیں دیکھی ہے کہ بعض فی مدرسہ شریف ہے یہاں پر اس کا مقام دے دیا ہے اس دیہاتیوں سے اور دوسروں سے بھی دعوت میں آپ کہیں یہاں دو اس امت میں سے تو اس کی ولی اس کے ولی کو ملتا ہے اس کے ولی کو ملتا ہے اس کے ولی کو ملتا ہے اس کے ولی کو ملتا ہے لیکن اللہ کا کرنا ہوتا ہے اس میں کسی اس کا ارادہ اور اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے وہ اللہ جس کو چاہتے ہیں عطاء فرماتے ہیں کسی کا کوئی عطاء روک نہیں سکتا ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بعض کافر ہیں ان سے زیادہ کافر ہیں ان سے زیادہ کافر ہیں ان سے زیادہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یکسوئی کی ضرورت

[illegible] و العاقبة للمتقين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکیزہ ذوق، علم و مطالعہ کی کنجی ہے

[illegible] ۱۹۷۶ء [illegible]

نصاب تعلیم کا دائرۂ عمل

ہمارے نصاب تعلیم کا یہ ایک اہم عیب ہے کہ یہ نصاب پی ڈیوں کو اختیارات کے باوجود مجموعہ ضروریات کو مکمل نہیں کرتا۔ کون شخص جو ذرا بھی غور اور حقیقت پسند ہو یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارا نصاب تعلیم زندگی کی تمام ضروریات پر حاوی ہے۔ ہمارا نصاب تعلیم کبھی اس کامل اور جامع نصاب کا نصاب تو درکنار حقیقت میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے جو انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو۔ ہمارے نصاب کا کام انجام دے سکے۔ یہ ہمارے اندر انفرادی و اجتماعی صلاحیت پیدا کرے کہ وہ کتابوں سے فائدہ اٹھا کر نتائج اخذ کر سکے اور زندگی کے تمام مقاصد اور ضروریات کی تکمیل کا سامان نہیں ہو سکتا۔ قدیم نصاب تعلیم نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ اگرچہ اس نے نصاب میں ملکہ پیدا کرنے کی خصوصیت ہے لیکن زندگی کے دوسرے حصے میں انسان کی صحیح رہنمائی کرنے کے لئے اس کا وہ بھی حق نہیں۔ آج ماہرین تعلیم کے سامنے یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کہ نصاب تعلیم کے علاوہ طلباء کے لئے ایسی کیا چیز مہیا کی جائے جو زندگی اور منصب کے تقاضوں کو پورا کرے اور جس ماحول میں ان تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہو اس ماحول سے صحیح رجحان پیدا کر سکے۔ یہ مسئلہ مغرب کے دانشوروں سے لے کر مشرق کے عالموں تک سب کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے۔

ذوق کیسے پیدا کیا جائے؟

اب صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ طلباء کے لئے کتب خانے مہیا کئے جائیں اور پھر اساتذہ

ایک مثال

انسان کے ذہن میں جب مرض کا نظریہ بیٹھ جاتا ہے اور وہ موثر بات بن جاتا ہے تو اس کا

ہی سے لئے شاہانی مجلس میں شرکت کا بھی دعوت نامہ آتا ہے۔ اب میں اہم مقامات میں سے
[illegible] میں شریک ہونے جاتے تھے۔ اس زمانے میں مولانا سلیمان
اشرف صاحب بی اے بھی شریک ہوتے۔ اس مجلس میں مجھے یہ شرف حاصل ہوا۔ آج کل
[illegible] میں مجھے بیٹھنے کی جگہ اور میں دی جاتی ہے۔ مجھے مولانا سلیمان صاحب سے
ملنے کا اشتیاق تھا۔ مولانا سلیمان اشرف صاحب نے فوراً کہا مولانا صاحب آپ وہاں وقت
پر نہ پہنچ سکیں گے۔ میں اس [illegible] ہوں۔ آپ میرے ساتھ آئیں۔ اس طرح میں
مولانا سلیمان صاحب کے ساتھ ان کی موٹر میں بیٹھ کر گیا۔ مولانا سلیمان صاحب کا
[illegible] ہوا۔ شاہانی مجلس میں وہ بھی مدعو تھے۔ ان کے
قاضی صاحب کا تذکرہ ہوا اور کہا کہ مقدمہ کی قاضی صاحب میں ہی اب وہ اس مجلس میں
بول سکتے تھے۔ مجھے بلایا گیا اور شرم سے کام نہ لیا۔

میں نے علامہ شبلی کی مجالس دیکھی ہیں۔ بڑی فاضلانہ علمی مجلسیں ہوتی تھیں۔ شروع
سے آخر تک فرد ہوتا تو علمی ہی ہوتا تھا۔ یہ سلیمان ندوی کی مجلس ہے۔ مولانا صاحب
کی مجلس اور مولانا اقبال کی مجلس میں صرف دو مجلسوں میں شریک ہونے کا
تعلق ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اپنی کمزوریاں آپ کے سامنے نکال کر
علامہ اقبال کا پورا پورا فیض حاصل کروں۔ اس سے بعد بھی آپ میں کوئی تغیر نہ دیکھا۔ آپ کی
رندی میں کوئی انقلاب نہ آیا۔ آپ سے وہی بے تکلفی اور بے تکلفی رہی۔

آخر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ علامہ سے مولانا اقبال نے جو علوم حاصل کئے
کے بارے میں کچھ عرض کر دوں۔ مولانا اقبال نے علمیات اور الٰہیات کا علم آپ کے سامنے طے کیا
کہ [illegible] کی شرح [illegible] سے پہلے اور [illegible] کے بعد بھی
[illegible]

یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اپنی معلومات کے بارے میں آپ سے کچھ عرض
کر دوں۔ میں نے [illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible] کی
[illegible] کے پاس [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کے بعد
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

مدرسہ کیا ہے؟

[illegible]
[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم انه كان حليما غفورا صدق الله العظيم

راجستھان کا ایک یادگار دن

جناب صدر، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب، مولانا عبدالباری صاحب، سید صدیق حسن صاحب، وزیر بیگم صاحبہ، معززین راجستھان حاضرین جلسہ

میں آپ حضرات کی اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کن الفاظ سے کروں جو آپ نے میرے لئے کی ہے میں نے تو صرف اپنا فرض ادا کیا تھا اور اس کے لئے کسی تعریف کا مستحق نہیں سمجھتا تھا۔ میں آپ کے اس حسن ظن کی داد کن الفاظ میں دوں کہ آپ نے مجھ جیسے حقیر بندے کو اتنا بڑا اعزاز دیا۔ جو قدر دانی آپ نے دکھائی ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں اس کے لئے آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ آپ نے مجھ کو جو خدمت انجام دینے کا موقع دیا ہے اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے ہر خاندان سے کم از کم ایک آدمی تعلیم یافتہ ہو۔ اس میں کسی قوم یا خاندان کی تخصیص نہیں ہے۔ ہر قوم اور ہر خاندان سے یہ تعداد ہونی چاہیے۔ اس کے لئے ہر قوم کے ہر فرد کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے ہر خاندان سے کم از کم ایک آدمی تعلیم یافتہ ہو۔ اس میں کسی قوم یا خاندان کی تخصیص نہیں ہے۔ ہر قوم اور ہر خاندان سے یہ تعداد ہونی چاہیے۔ اس کے لئے ہر قوم کے ہر فرد کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

گر یہاں خار و خسے ہست

میں اس سے زیادہ کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کہ اپنے پر کسی قسم کی بے جا تعریف کا

کی طرح ہے یا رشتہ ناکارہ چھوڑ

مرغی اور مسیحائی کے درمیان انوٹ رشتہ

حضرات ایسی کی اور سیرابی ضرورت اور اس کی تکمیل مرغی اور اس کی مسیحائی کے درمیان ایک ایسا رشتہ ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ اس اور مدتی رشتہ سے جب تک ہماری ہے ربانی ... سے تک ضرورت ... تکمیل ... سے ... ہمارے ... ملک کا ... ملک کا ... ہمارے ... ہمارے ... ہمارے

[illegible]

صحرا ابھار کا پیغام دیتا ہے

اس وقت تقدیر الٰہی کا فیصلہ تھا کہ صحرائے عرب سے اسلام کی روشنی پھیلے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس لئے نہیں چنا کہ وہ سب سے بہتر یا خوبصورت تھا بلکہ اس لئے کہ وہ صحرا ایک ایسا خطہ تھا جو ایک طرف تو سرسبز نہیں تھا اور دوسرے کسی ملک سے بھی ملتا تھا۔ اس لئے کسی ایک ملک کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ وہ اس کا انتخاب کرتا اور صحرا کے لوگ بھی ایک خاص مزاج رکھتے تھے اور خاص عادت تھی صحرا عرب کا اور کوئی اور چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتے۔ کوئی علمی ترقی نہیں تھی۔ نہ کوئی تہذیب تھی اور نہ ہی کوئی تمدن تھا۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو علم و فلسفہ دینا ہوتا تو آپ ﷺ کو ایک عالم سے یا کسی بڑے فلاسفر سے پیدا کرتے۔ یا کوئی بڑا فلسفی پیدا کرتے۔ یہ کوئی سوچنے کی بات ہے۔ صحرا ابھار کا پیغام دیتا ہے اور یہاں کوئی علم نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں چاہا کہ علم میں نمایاں ہو۔ تعلیم بھی تھا اس میں علم بانٹنے کی کوئی صلاحیت تھی۔ کوئی ایسی شخصیت موجود نہیں تھی جو علم بانٹنے کی اس میں صلاحیت تھی۔ صحرا کا صحرا ہی تھا۔ اسی جیسا جنگلی لوگ ہیں۔ یہ لوگ کہ جن کو اللہ تعالیٰ قدرت اور ہماری کامرانی کی کامیابی کی تلاش نہیں دیا۔ سب سے بڑی تاریخ اور ماضی دنیا کے فلسفیات سے صاف کام رکھتی ہے۔ تحریر یا دماغ سے علم کی بات نہیں اس کا انکشاف کیا جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

اس کی الف نے شین سے آپ بات [illegible] صحرائے عرب سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[

ہندوستان کے علمی و ادبی حلقوں میں ان کی شخصیت کا ایک خاص وقار تھا۔ ان کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو مدتوں پُر نہیں ہو سکے گا۔ ان کے انتقال سے ہندوستان کی علمی و ادبی دنیا میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کا پُر ہونا بہت مشکل ہے۔ ان کی وفات سے ہندوستان کے علمی و ادبی حلقوں میں جو رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے اس کا اندازہ ان تعزیتی جلسوں سے ہو سکتا ہے جو ان کی وفات کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہوئے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے اور ان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان جلسوں میں ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے اور ان کی وفات کو ایک بڑا نقصان قرار د

ہر کام ہر تصنیف ۔۔۔ ہر تحقیق سے ایک خاص رشتہ ہے اور یہ رشتہ نوعرب کے ایک نئی کی کے ذریعہ قائم ہوا ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گا اور آج بھی آپ اس جلسہ میں جو مسئلہ دیکھ رہے ہیں اس کا سب یہ خدائی صورتیں یہاں نظر آرہی ہیں آج آپ کو اس اسٹیج پر محترم یہ نظر آرہے ہیں اس کی بھی درحقیقت اس نبی اولی کا فیض ہے جو مدت تک ہونے کچھ ہوا کی سے تکمیل ہوگیا اس نے تو علم کی شمع روشن کی تھی۔

یہ چراغ جلتے رہیں گے ہم پہ تو ان
ہر کہ کی نگری کبھی نہ ہوگی

جہاں بھی آپ کو روشنی نظر آئے گی اس شمع سے ہی روشنی لے جایا ہوا ہوگا یہاں جو ہدایت آپ دیکھ رہے ہیں اور اس جامعہ عربیت کے نام سے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں یہ بھی اسی بانی کامل کی شمع ہدایت کا پرتو ہے جو آپ کو نظر آرہا ہے۔

علوم ہندی کی علمی خدمات

حضرات! یہ جامعہ ہدایت کن بنیادوں پر قائم ہو رہا ہے؟ اس کی بنیاد ہدایت ہے؟ اور یہ کیا چیز ہے کہ جس کی ضرورت کی تکمیل ہو گی؟ یہ کس حد تک پورا کرے گا؟ اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مدرسے یا یونیورسٹی کی ضرورت ہے؟ مدرسہ کی معلومات کا اس زمانہ میں قیمت کیا ہے؟ یہاں ہندوستان کی معلومات میں جس کا ایک معمولی سا آپ کو راستہ ملتا ہے یونیورسٹی کی شکل میں بھی نظر آئے گا اور یہاں کالجوں کی شکل میں بھی نظر آئے گا۔ اس عصری جامعہ کی موجودگی میں ایک جامعہ ہدایت کی ضرورت ہے؟ اصل عربی مدرسہ کی ضرورت ہے اس کے متعلق یہاں سے دو اہل طبقہ پر مولانا عبدالحی صاحب فاروقی بلگرامی کی جیسے ہندوستان عربی زبان کی ہیئت ہے اس کے ایک رسالہ نکھا کہ ہندوستان میں عربی زبان کی جیسے کی ابتدا ہندوستان میں ۹۵ سال پہلے سے کہا کہ عربی زبان ایک مردہ زبان ہے اس کو اب مردہ زبان کی حیثیت سے جاننا چاہیے اور مثل دوسری مردہ زبانوں کی طرح اس میں سال پیدا کرنا چاہیے اور اس وقت اس طرح مردہ کی جیسے کوں جنگل میں آزادانہ اور اس کا کوئی کھٹکے والا ہو آج ہندوستان میں عربی زبان کی حالت ہے اور اس کی ذمہ داری اس بات پر عائد کرتا ہے کہ عربی زبان کی ہیئت کو جو آج ہندوستان میں عربی زبان کی ہے

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے سر پر رکھا اور دعا کی

یہ سب ہمارے بزرگوں کی شان

دوسرا نمونہ دیکھئے

ہوئے کہ اس نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ آپ نے کچھ نہیں کہا۔ چلا یہ کہنے لگا کہ بات یہ ہے کہ میں نے یہ کہا تھا کہ اس سے جا اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس نے یہ کہا تھا کہ جا کر کوئی کتاب پڑھ لے۔ یہ تو میں نے کہا نہیں۔ آپ سے کہتا ہوں آپ نے جواب میں کہا ہے کہ میں نے کہا تھا۔ اس طرح کا جھگڑا ہوا۔ میں نے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا میں نے اپنے دوست کو کہا تھا کہ جا کر کتاب پڑھ لے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ کہا تھا۔ میں نے کہا کہ پھر یہ بات ہوسکتی ہے کہ آپ کی یاد ہو۔ میں نے یہ کہا تھا۔ اب میں نے یہ کہا تھا۔ میں نے کہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ اب تک کہیں پڑھا ہے۔ ان الذی یعلم ما فی الضمیر (ایک بات کے ساتھ دوسری بات نہیں۔

جامعہ ہدایت کے طلبہ اور فضلاء کو ہدایت

میرے دوستو! بھائیو! میں یہ مدرسہ کی مسجد ہے۔ اس لئے توقع رکھتے ہیں کہ جس مدرسہ کا نام ہی جامعہ ہدایت ہے۔ یہاں کے سب طلباء کو اس سے بہت زیادہ شوق ہونا چاہیئے اور توجہ دینی چاہیئے۔ اس لئے کہ اس سے ہدایت کا راستہ ملتا ہے۔ اس لئے ہدایت کا راستہ لینے والے خود ہدایت پر ہوتے ہیں اور ہدایت پر چلانے والے ہدایت پر چلاتے ہیں۔

آج کل بہت سے آدمیوں کی عادت ہے وہ اپنے پاؤں سوجاتے ہیں۔ اس قسم بیمار پڑ جاتے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ آج ہے۔ آج کل سے نہیں لیکن ہمارے زمانہ سے شروع ہوا ہے۔ اس کو اکثر لوگ علامت سمجھتے ہیں کہ بے صورت پاؤں ہوجاتے ہیں۔ اس سے شروع پاؤں پھیلنے کی شکایت نہیں ہوتی مگر یہ ضرور ہوتا ہے کہ ہاتھ پھیلے۔ عالم وہ ہے کہ جو ہاتھ نہ پھیلائے آج کل ہمارے ہاں کوئی آدمیوں کو یہ کہتے ہی نہیں کہ ہاتھ پھیلاؤ۔ اس لئے یہ بات عالموں کی شہرت سے تعلق رکھتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کسی سے مانگنا ہاتھ پھیلانے والے کیلئے ہے اور آج کل ہر شخص اپنی ذات سے اس چاہ کا انتساب نہیں رہنا چاہتا۔ اس لئے کہ اس کی تعلیم اس نہج پر ہوئی ہے کہ ہاتھ پھیلانے والے کیلئے جو ہاتھ پھیلانے کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ اس لئے

کے کہ لوگوں نے اپنی خدمت پا لی ہیں اسے ان کی اپنی محنت پر کمال نہیں اسے وہ بزرگ سے رشتہ تلمذ اور دعا لیں اس لئے کہ یہ نہیں کہ دعا ہی اس عزت اس شہرت اور مقبولیت سے بچے رہ آئی ہیں صرف بعد کا ان کے تلامذہ اور ان کے تلامذہ کی محنت کا نتیجہ ہے ہیں سارے یہ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں اور یہ میں جو اپنے سامنے نہیں رہا ہوں پر میں نے جو کچھ سنا ہے یا پڑھا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ سے سامنے کچھ نہیں کہہ رہا ہوں میں نے بہت سی باتیں ان سے سنی ہیں جو ان سے نہ سنی ہوں تو ان سے پڑھی ہیں ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے

مدرسوں نے سوا کے رخ پر چلنا قبول نہیں کیا

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے مدرسے سکول نہیں بنے اور مدرسہ کا یا اصول ہوتا ہے کہ جب سے انگریزی نے کاٹ بن چکے ہوتے لیکن جو اس وقت بچے ہوئے ہیں وہ اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ مدرسوں نے سوا کے رخ پر چلنے سے انکار کیا ہے

حضرات میں ان الفاظ کے ساتھ آپ حضرات کی خدمت اقدس کا اور اپنے مدرسہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم محترم جناب مولانا حامد الحق صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم اور مقدس ادارہ کی ذمہ داری اور بڑی عزت کا مجھے حقیر جانب علم کا انتخاب کیا، دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمارے اس ادارہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی سے نوازے اس کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے اور اس کے ساتھ اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس خادم کو ہمیشہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دارارقم جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا

[illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وتذکروا اذانتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاواکم وایدکم بنصرہ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو خطاب کرکے فرماتا ہے کہ تم وہ لوگ ہو جو قلیل مستضعف فی الارض تھا کرتے تھے تم تھوڑے تھے تمہارے نام لیوا بہت کم تھے، تمہیں لوگ جو چاہتے تھے اور بہت طرح تنگ کرتے رہتے تھے کہ تم کو مٹا دیا جائے یا تمہیں ہمیشہ کے لئے یہاں سے نکال دیا جائے تم کو جو چاہتے تھے کہتے تھے، تمہارے ساتھ جو چاہتے تھے کرتے تھے، تم پر ظلم کرتے تھے، تمہارے ساتھ ناانصافی کرتے تھے، تم کو اللہ نے فرمایا کہ تم وہ لوگ ہو جو ایک عرصہ تک اس طرح کی مصیبت میں مبتلا رہے ہو، تمہارے ساتھ ظلم کرنے والے دشمن تمہیں ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتے تھے، تم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم وہ لوگ ہو جو ان تمام مصیبتوں کو برداشت کرتے رہے ہو۔

اب میں قرآن مجید کی اس آیت کو پڑھتا ہوں تو ذہن دارارقم اور شعب ابی طالب کی طرف جاتا ہے۔ دارارقم کیوں بنی تھی، دارارقم وہ جگہ تھی جس میں مسلمان عارضی اقامت کے لئے اپنا نام لکھوا دیتے تھے اور ان کو دشت ناک معاملات سے بچنے کے لئے اللہ کے نام اور ایمان کے ساتھ سنتے اور سنا کرتے کہتے پڑھتے پڑھاتے تھے اور بہت بڑے بڑے جلیل القدر نامی گرامی صحابی وہیں پر کر گئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت سیدنا عمر بن خطاب بھی وہیں گئے اور انہوں نے بھی کلمہ پڑھا تھا۔ دارارقم جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا اور شعب ابی طالب وہ جگہ تھی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو تین سال تک بڑی بڑی سزائیں دی گئیں اور ان کا مقاطعہ اور بائیکاٹ کیا گیا تاکہ جو بھی ان کے پاس نہ پہنچے وہاں کی غذائی مادہ نہ پہنچے لیکن اس

[illegible] اس لئے پیدا کیا تاکہ میری عبادت کریں۔ [illegible] کا جو رزق تھا اور [illegible] حیثیت تھی اور [illegible] جو سمجھ کی وجہ سے [illegible] ہیں [illegible] ہے کہ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] [illegible] ماں کے [illegible] پیدا کرنے والا ہو

اس سے بڑھ کر غضب کا شعری [illegible] باتوں کی [illegible] کہ انسان [illegible] [illegible] [illegible]

لیکن تو ایک ہی ہوگا عربی زبان کے جو عام ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ قرآن میں نور کی جمع میں
کیسی کی ۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہر کی جمع دعوت کے خلاف ہے ۔ یہ
ا ا ر د حق ہے لیکن کہ سے نہیں آ کہ ا ہے ۔ ب ب ب

[illegible]

(Cultures) اور (Sahullaism) اور (Non Violence)

(SCRIPT)
ARNOLD
PHILOSOPHER
TOYIN BEE)
ISTORIAN)
SCRIP)

چراغ زندگی اور دستور العمل

مقرر: علامہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ
سابق رئیس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ضبط و ترتیب: محمد رضی الاسلام ندوی
مدیر ماہنامہ الداعی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وان لیس للانسان الا ما سعی وان سعیہ سوف یری ثم یجزاہ الجزاء الاوفی

میرے عزیزو میں سوچتا رہا ہوں کہ آپ سے خطاب کرنا ہے اور بہت عرصہ کے بعد آپ سے بات کرلی ہے تو کیا اور کیسے کی کوشش کروں جو آپ کے لئے بھی مفید ہو اور طبیعت کا بھی تو ہو کا بھی اور علمی اشتراک کا بھی اور مقصد کے تعین کا بھی اور دعوت کے تقاضوں کا بھی کیا کہا جائے کیسے دل کی باتیں تو بہت ہیں وقت تھوڑا ہے اللہ خدا ہے۔ آپ دل میں دل جس میں پڑھ لیتا ہے آپ زندگی کا پورا نظام اس کے ہاتھ میں ہے زندگی کو سمجھ کر جینا چاہیے زندگی کے لئے سامان بنانا ہے زندگی کو بنانے کے لئے زندگی کو سمجھنا ضروری ہے زندگی کا مقصد کیا ہے زندگی کی راہ کیا ہے اس کے لئے کس تیاری کی ضرورت ہے اس کا تجربہ کیا ہے کس کا ساتھ نکلنا ہے کس کے ساتھ نہیں نکلنا ہے کس سے کیا رشتہ قائم کرنا ہے کس سے کیا رشتہ قائم نہیں کرنا ہے کس کا ساتھ دینا ہے کس کا ساتھ نہیں دینا ہے کس کا ساتھ لینا ہے کس کا ساتھ نہیں لین

کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا

آیت جو ہمارے پیش نظر ہے یہ حاصل ہونے کے لئے اور اصلاحی سرگرمیوں کے لئے اور خاص طور پر ان کے لئے جو اپنی بری عادتوں کو چھوڑنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس آیت میں یہ دستور عمل ہے۔ ارشاد ربانی ہے وان لیس للانسان الا ما سعی انسان کو وہی ملے گا جس کی وہ کوشش کرے یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہر وہ شخص جو کوشش کرے گا انسانی کوشش کی نتیجہ نکلے گا تو پھر وہ ایمان لائے یا نہ لائے یہ الگ بات ہے مگر جس چیز پر اس نے کوشش کی ہے تو اس کو وہ چیز ضرور ملے گی "انسان کی کوشش کا نتیجہ ظاہر ہوگا" اس کی کوشش کا نتیجہ نکلے گا کوشش کرنے والا کامیاب ہوگا کوشش کی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا پھر اس نے دوسری بشارت سنائی ہے۔

ثم یجزاہ الجزاء الاوفی "الاوفی"

اس تفصیل کو سمجھ لیجئے آپ جانتے ہیں ہے؟ پھر اس کو بدلہ دیا جائے گا پورا بدلہ زیادہ سے زیادہ بدلہ تو انسان کی کوشش کا نتیجہ اس کی توقع ہے اس سے زیادہ تو اس کی محنت کی حد سے بھی بڑھ کر مل سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بشارت سنا رہے ہیں کہ اس کو اور بھی تاریخ ملے گی تاریخ ملتی ہے علم کی تاریخ ملتی ہے تحقیق کی تاریخ ملتی ہے کاموں سے اشتراک کی تاریخ ملتی ہے۔ تحقیقات و تصنیفات کی تاریخ ملتی ہے اصلاحی کاموں کی تاریخ ملتی ہے کہ کوشش کا صحیح نتیجہ بعض اوقات نہیں ملتا اکثر اوقات کوشش سے زیادہ نتیجہ کا جو پیدا ہوتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علمائے ربانی

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

زبان کی اہمیت اور خاصہ سماں سے واقف ہونا ضروری ہے

ہے کہ وہ معاف نہیں کرتی اور یہاں کی غلطی معاف نہیں کی جاتی ' کہیں کوئی نقل میں غلطی ہو گئی ہو تو کہا جائے گا کہ دے دیا نمبر ' ایک لفظ بھی غلط آپ بول گئے تو پاس پھر جاتا ہے تقریر پر ہم سے تو اکثر لوگوں نے کہا جدہ کے لوگوں نے کہ آپ کے یہاں کے بعض لوگ آتے ہیں عالم ہوتے ہیں مبلغ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آج تقریر ہوگی سب لوگ بیٹھ جائیں سب بیٹھ جاتے ہیں لیکن چند منٹ بعد کہیں بیٹھ سکتے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو آپ سے ایک بات یہ کہتے ہیں کہ یہاں عبارت صحیح پڑھنا سیکھیں اور کس کو لف لگا ہوا ہے اور کس پر پیش ہونا کس کو منصوب پڑھنا چاہیے کس کو مرفوع پڑھیں اور اس کے ساتھ یہ کہ "ت" کو "ث" کس طرح پڑھیں اگر "ث" کو "س" کہہ دیا "س" کو "ث" کہہ دیا تو سب پر پانی پھر گیا عربی زبان مختلف الحروف بھی ہے مختلف اللاصوات بھی ہے بعض میں یہ ملتی جلتی آوازیں ہیں لیکن ہے ث کس طرح ہوتا ہے کاس کس طرح اور س کس طرح ہوا ہوگا مخارج عربی زبان کی خصوصیت ہے انگریزی ماسٹر دوسری باتوں میں چیریں لگا دیں بڑی تحقیقات آپ نے کی ہیں بڑی کی باتیں آپ نے پیش کی ہیں لیکن آپ نے ث کو س پڑھ دیا س کو ص پڑھ دیا عربوں کو سننا مشکل ہو جائے گا تو یہ کہ آپ یہاں کوشش کریں کہ صحیح عبارت پڑھ سکیں صرف وقف کی معلومات ہو آپ اعراب سے واقف ہوں اور آپ کا لہجہ درست ہو اور جو بھی حروف حلقی ہوں ان کو حروف حلقی کس طرح ادا کریں اور جو حروف حلقی نہیں ہیں ان کو کس طرح ادا کریں یہ کام کیسٹوں سے ہو سکتا ہے اس کی میرا کیسٹ پر ہے کئی اگر کیسٹ نہ چلی تو پھر آپ دار العلوم ندوۃ العلماء چلے جائیں دار العلوم دیوبند جائیں کہیں جائیں پھر اس کا درست ہونا مشکل ہے میں کوشش کریں کہ آپ کو معلوم ہو کہ کس کو منصوب پڑھنا چاہیے کس کو مرفوع پڑھنا چاہیے اور کیوں پڑھنا چاہیے آپ سب کو اہل اور ان کے جو اثرات ہیں ان سے واقف ہونا چاہیے۔

مسائل کا استحضار

دوسری بات یہ کہ آپ حیات میں فقہ میں جو ابتدائی مسائل ہیں جو کتابیں آپ کے یہاں پڑھائی جاتی ہیں مثلاً شرح وقایہ دوسری فقہ کی کتاب دوری وغیرہ ان کے مسائل آپ کو مستحضر ہوں جو کے مسائل آپ کو معلوم ہوں کہ کون پر فرض ہوتی ہے اس کا کیا نصاب ہے

مادرِ علمی سے محبت

آپ سے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کس تعلیم گاہ میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ کون سی جگہ ہے کہ جہاں سے آپ نے علم حاصل کیا ہے۔ اس جگہ کے بزرگوں نے کیا کیا قربانیاں دی ہیں۔ ان کی جدوجہد کیا تھی۔ ان کا مقصد کیا تھا۔ ان کے حالات کیا تھے۔ ان کے کارنامے کیا تھے۔ ان کی علمی خدمات کیا تھیں۔ ان کی دینی خدمات کیا تھیں۔ ان کی ملی خدمات کیا تھیں۔ ان کی قومی خدمات کیا تھیں۔ ان کی ملکی خدمات کیا تھیں۔ ان کی بین الاقوامی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالمی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم اسلام کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم انسانیت کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم کائنات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم مخلوقات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم موجودات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم ممکنات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم واجبات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم ممتنعات کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم لایعقل کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم لایعلم کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم لایعلم کی خدمات کیا تھیں۔ ان کی عالم لایعلم

دعوت اور پیغام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نزولِ قرآن کا مقصد اور حاملینِ قرآن کی ذمہ داریاں

حضرت [illegible] ۱۴۲۲ھ میں [illegible] کی خواہش پر [illegible] کے موقع پر [illegible] کے لیے [illegible] کی تھی جس میں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی گئی ہے۔

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللھم صل اللہ تعالیٰ بالحق بشیرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا

حضرات! میرے اکثر احباب نے اس عصر میں شریعت کی ضرورت، حکومت الٰہی کے قیام کی تحریک اور اس کے تقاضوں کے بارے میں خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اس موضوع پر کچھ تحریر کروں اور قرآن مجید کی حکومت پر کچھ روشنی ڈالوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کا ہی کلام اور آپ کے منصب نبوت سے فرائض اور اس کی ذمہ داری کے سلسلہ میں فرمایا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین الجمعۃ، وہ پاک ذات ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ایک عظیم رسول کو بھیجا جو ان کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت فرماتا ہے، ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

منصب نبوت اور اس کا کام

رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کے چار شعبے ہیں، وہ کون سے چار کام ہیں۔

علامت آیات

تین قسمیں

ومکن لکم جب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون

قرآن کا آسان کا اعلیٰ ترین مقصد

یہ سنے بغیر آپ کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں ہم نے بھی طوعاً و کرہاً اسلام قبول کیا تھا۔ آپ تشریف لا رہے تھے۔ میں نے بھی طواف شروع کر دیا اور اس فکر میں رہا کہ دیکھا جائے موقع ہو تو آپ کا خنجر میرا سینہ چاک کر دے۔ میں اپنا کام کر دوں۔ آپ نے مجھے کیونکر بلایا۔ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ پر نظر ڈالی اور کیا ارشاد فرمایا؟ میں نے دیکھا کہ آپ طواف کر رہے تھے۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ خدا کی قسم آپ نے ہاتھ نہیں لگایا تھا کہ گویا سینے کے اندر کی ساری آلائش نکل گئی۔ اس کے بعد میں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ ایک عورت میرے پاس جلیسہ بن کر آتی تھی اور محفل گرم ہوا کرتی تھی اور اس میں واقعی آسمان و زمین کی باتیں ہوتی تھیں۔ میں مدہوش تھا۔ اس عورت سے مجھے یہ خبر ملی کہ آپ مکہ میں سے کہا جاتا ہے کہ آپ پیغمبر ہیں۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ ملکہ کو یہ خبر ملی۔ واقعات کہتے ہیں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھے پیغام دو گئے ہیں۔ ایک دور مجھے پرانے گھر سے کہ دو۔ میں پرکوں ہستی آپ سے بڑھ کر محبوب نہ تھی۔ سوائے اللہ اگر اس وقت مجھے موقع مل جاتا میں اپنی عاقبت خراب کر لیتا۔ اللہ نے فضل فرمایا۔ دوسرا پیغام ملکہ کی طرف سے آیا۔ دوسرا دور مجھ پر ایسا گذرا۔ کہ رونے۔ میں ہر وقت کسی آپ سے بڑھ کر محبوب نہیں تھی۔ خدا کی قسم میں آپ کو آنکھ بھر کر کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مجھ سے کوئی حضور اکرم ﷺ کا حلیہ پوچھتا تو میں بیان نہیں کر سکتا تھا اس لئے کہ میری نظر آپ کے چہرہ مبارک پر ٹھہری نہیں تھی۔ اور مجھ میں آپ کو دیکھنے کی تاب نہیں تھی۔ جب میں نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور بیعت کی تو میں اپنا ہاتھ کھینچ نہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمرو! ہاتھ کیوں نہیں چھوڑتے؟ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! فرمائیے کہ میرے گذشتہ گناہوں کا کیا ہوگا؟ میں تو بہت بڑا گناہگار انسان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تم کو معلوم نہیں کہ اسلام اپنے ماقبل کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔

یہ بہت سے واقعات میں سے ایک ہے جس نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ضمیر کو خرید لیا تھا اور ان کے ساتھ جو سودا کیا گیا وہ آپ کو معلوم ہے۔ حضور ﷺ کے سامنے جب وہ آئے اور انہوں نے بیعت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کی بیعت قبول کی انہوں نے کہا کہ یہ شرط ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے سامنے ہو یا نہ ہو

[illegible]

تعلیم کتاب

[illegible]

کمالات اور اس کی سیرت ہے اس کے بعد صحابہ کرام جو علماء تھے اور جن کے علم کی خود رسول اللہ ﷺ نے تعریف کی اور جن حضرات کی طرف آپ ﷺ نے اشارے فرمائے امت کو ان کی طرف رجوع ہونے کا مشورہ دیا، مثلاً حضرت ابی بن کعب آپ ﷺ نے ان کی بہت تعریف کی ہے اور ان کی خصوصیت بیان کی ہے کہ قرآن مجید سے ان کو خاص مناسبت تھی۔ حضرت زید بن ثابت کاتب وحی تھے قرآن مجید کا بہت بڑا علم رکھتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود کے قرآن مجید پڑھنے کی تعریف آپ نے خود فرمائی تھی۔ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباس کے حق میں آپ ﷺ نے دعا فرمائی

اللھم علمہ الکتاب وفقہہ فی الدین

اے اللہ اس کو کتاب کا علم عطا فرما اور دین کی سمجھ دے

یہ حضرات بھی ان چاروں صفات کے جامع تھے، یعنی قرآن مجید کے "قاری" بھی تھے اور "معلم الکتاب" بھی تھے اور "معلم حکمت" بھی اور "مزکی" بھی تھے، یہ چاروں شے ان حضرات میں جمع تھے پھر تابعین کا دور آیا اس دور میں بھی کثرت سے ایسے لوگ تھے جو ان چاروں چیزوں کے جامع تھے مثال کے طور پر حضرت حسن بصری کا نام لے سکتا ہوں کہ وہ ان چاروں شعبوں کے جامع تھے، اسی طرح حضرت سعید بن جبیر اور محمد بن سیرین اور حضرت سعید بن مسیب، یہ وہ فضلائے تابعین تھے جو ان چاروں کمالات کے مظہر اور ان چاروں شعبوں کے جامع تھے تبع تابعین میں بھی اسی طرح کے بے شمار ہستیاں پیدا ہوئیں جو ان چاروں چیزوں کی جامع تھیں جیسے امام مالک، محدثین، فقہاء اور صوفیاء تابعین جیسے حضرت فضیل بن عیاض، حضرت معروف کرخی، اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کی طرح سے جنید بغدادی یہ سب حضرات ان چاروں چیزوں کے جامع تھے، پھر انحطاط کا دور آیا اور شروع ہوا، اور شعبوں کی تقسیم ہونے لگی نتیجہ یہ نکلا کہ امت میں مختلف رجحانات پیدا ہو گئے اور ایک شعبہ سنبھال لیا بعض نے تلاوت آیت کو اپنا شعار بنالیا انہوں نے قرآن مجید کو حفظ کیا اور اس کی تجوید اور مخارج کی تصحیح کی اور اس کے ساتھ پڑھنا انہوں نے اپنا فرض سمجھا اللہ تعالیٰ امت کی طرف سے ان کو جزائے خیر دے کہ بہت سے لوگوں نے قرآن کو یاد کیا اور قرآن مجید کے لفظ اور طریقہ ادا کو محفوظ کر دیا جس طرح اس کے حروف کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق نے جمع کیا تھا اور

حضرت عثمان غنیؓ نے سن کر کہلا بھیجا کہ ہم بھی بھیجیں گے۔

بعض حضرات نے تعلیم کتاب و حکمت کو اپنا شعبہ بنایا۔ ۵۰ حدیث کی صداقت سے ان میں سے قرآن و حدیث کے رموز و بیان کیا ہیں کے مضامین و اشاعت اور ان کے مشکلات کی تشریح کی

تربیت و تزکیہ

بعض حضرات نے تزکیہ اپنے ذمہ لیا۔ وہ حضرات صوفیاء کرام ہیں جنہوں نے اپنے مریدین کی اور جو لوگ ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان کے نفوس کی اصلاح و تربیت کا کام اپنے ذمہ لیا اور ان کو تہذیب اخلاق اور اصلاح باطن کا ایک کامل نظام حضرات کی اور وظیفہ کے نفس سے ساتھ بڑی ہے کہ ان کا ذکر کرنا مشکل ہے مثال کے طور پر سیدنا حضرت عبد القادر جیلانیؒ، خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ اور خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ

تجدید سلوک

چنانچہ ان کے بعد جنہوں نے فن سلوک کا کام کیا اپنے زمانہ کی پھیلی ہوئی بدعتوں اور تحریفات کو انہوں نے دور کیا اور اپنے زمانہ کی طبیعتوں کا ذکر کے انہوں نے طریق سلوک کی تجدید کی۔ ان میں سے خاص طور پر حضرت شیخ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ان کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت سید احمد شہید حضرت مولانا شاہ محمد گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی وہ حضرات ہیں جنہوں نے فن سلوک کی تجدید کا کام انجام دیا اور اپنے زمانہ کے مطابق ان کو بنایا۔ ان کے کارنامہ کو عام کیا

حامل قرآن کی ذمہ داریاں

اس میں حامل قرآن کا کام صرف تلاوت اس کو پڑھ کر سنا دینا صحیح تلفظ پیدا کر لینا اور اس کو صحت کے ساتھ پڑھ لینا اور کسی مجلس میں کسی جلسہ میں قرآن مجید پڑھ دینا نہیں ہے بلکہ حامل قرآن کی بہت بڑی ذمہ داری ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ

ہے کہ قرآن مجید کو اللہ نے قرآن مجید کا علم یاد رکھنا اور اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اور اس کا حق ادا کرنا اور اس کی تلاوت کرنا اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی خدمت کرنا اور اس کو پڑھنا اور پڑھانا اور اس کو سیکھنا اور سیکھانا اور اس کو پڑھ کر سنانا اور اس کو سن کر سن

عبرت آموز واقعہ

ہزارت مل رہی ہو تو وہ کسی سے پانچ سو روپے پیشگی لے لیا رہے گا اب سنا ہے کہ کئی مجھ اب ہم سے بلند ہوں تو وہ سچے لگے کہ میں قاضی ہو رہا ہے قاضی کی حیثیت سے معاملہ سوچنے لگے تو ہر حرکت میں کہ بہت گہری ہوتی معلوم ہونے لگی اور انہوں نے سوچا کہ پانچ سو کی لیا حقیقت ہے

ہوں نے اپنے طالب سے کہا کہ تم سمجھو تم عالم ہو رہے ہو تو وقت پر چھوٹی چھوٹی باتیں تم کو بڑی بڑی معلوم ہوں گی، کہ تمہیں ہے بھی ہے تکلف ہوں، کہ تم عالم ہو کی بات کرتے ہیں ہمارے پیچھے بیس دفعہ باکلام ہے حدیث ہے اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے ہمارا بھی اچھی اور گہری ہوتی باتیں کر لیتے ہیں۔

قرآن کی دولت سب سے بڑی دولت ہے:

میں آپ سے کہتا ہوں، اب آپ یہ سوچیں کہ آپ کے پاس اللہ کا کلام ہے، جو آپ میں جو کچھ دیں یا نہیں میں دولت کبھی کسی کو، کبھی بھی کسی کو دولت کی بات کوئی بھی ہو، اور اچھی برکت جیسے ہی کی محبت، محبت ہی محبت ہے، اتنا کا تھوڑا تھوڑا تھوڑا سا حصہ لے لیا یہ سارے چیزیں آپ کی نظر سے نکل کر جائیں گی اور آپ اب اپنی حیثیت پہچانیں گے، جس طرح سے مجھے میں نے صاف کہہ دیا کہ میں تمہیں نہیں جانتا تم نے کب امامت رکھوائی؟ پھر اقرا کر لیا، اماں ماں اتم نے امامت کب کی تھی اور پھر سے، اسی طرح سے آپ یہ سمجھ لیں آپ کے پاس اس دولت سے جو کچھ بھی کسی کو دینے کی طرف بھی کسی کام کی طرف بھی کسی چیز کی طرف آسکتا ہے نہیں ہو سکتا ہے آپ یہ سمجھ لیں کہ آپ کے پاس کیا ہے۔

رود نشر شد تبی مشی مرج
بید تو باد نمرے تہ دو اند

شاعر نے تو چار الفاظ کے کہنے کا کہ بادل جب ہوا ہے تو ہے چھوٹا حقیر معلوم ہوتا ہے اس کے اوپر سے مستقل پر نظر ڈالو اور پھر بھی وہی پانچ سو روپے کا نوٹ ہی ہے بالکل اس کی طرح ہے

بید او بود نمائے تہ دو اند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زیادہ پڑھیں گے، جتنی زیادہ غلطیاں نکلیں گی اتنی ہی بھلائی اگر آپ نے اندر یہ صفت پیدا کرلیں تو قرآن مجید کی تلاوت میں مزہ پیدا ہوجائے۔

قرآن کو بطور پیشہ پڑھنا گناہ ہے

اور اگر اس کو پیشہ بنائیں تو اس سے بہت اچھا ہے کہ دنیا کا آدمی ذریعہ بنائے کسب معاش کا، قیامت کے دن وہ لوگ جو حلال روزی حاصل کرتے تھے اور جائز طریقوں سے کاروبار کرتے تھے ان تاجروں، صاحبوں اور عالموں سے جو آئے ہوں گے، جنہوں نے دین کو ذریعہ بنایا تھا اپنا پیٹ بھرنے کا اور دنیا کمانے کا تاجروں میں محشر میں اللہ کے جس چیز کو سمجھتے تھے ہم دنیا دار ہیں، صرف پیسوں کے پالے اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے ایک دھندہ کیا ہے، اور اس میں ڈنڈی مارتے تھے نماز پڑھتے تھے، ڈرتے رہتے تھے، مسجد کرتے رہتے تھے، وہ کئی عالموں اور حافظوں سے بڑھ کر نکلیں گے، جنہوں نے قرآن مجید اور علم دین کو صرف دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔

قرآن سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے صحبت اور محنت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو یہ دولت عطا فرمائی ہے قرآن میں سمجھ بھی حیثیت بھی اور تقویٰ بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں، اور یہ بات بغیر صحبت کے اور بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوتی قرآن مجید کے پڑھنے میں آپ نے جتنی محنت کی ہے اب اس کے بعد میں جان ڈالنے اور حلاوت پیدا کرنے کے لئے بھی آپ کو محنت کرنی چاہیے، اگر آپ نے قرآن مجید کے پڑھنے میں دو برس لگائے تو کچھ نہیں ہے کہ اس میں چار برس لگا دیے اس لئے کہ دو تو الفاظ ہیں جس کو کاغذ پر ہر شخص سب پڑھ سکتے ہیں اور بے شک کافر کو یاد ہونا مشکل ہے لیکن یاد ہوتا ہے، اب بھی مصر و شام میں کتنے غیر مسلم ایسے ہیں، جن کو قرآن مجید یاد ہے، الجمد کا مصنف جو عیسائی تھا وہ حافظ تھا تو معانی قرآن، علوم قرآن اور قرآن مجید دل میں راسخ کرنے کے لئے ماحول کو صحیح کرنے کے لئے، آپ کو محنت لگانے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس کے ساتھ ایک گاڑی میں بیٹھا ہوا جا رہا تھا، میں نے عرض کیا کہ حضرت اس سفر میں قرآن مجید میں جو بات حاصل ہوئی ہے اور سمجھ میں آئی ہے وہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مقنوع اور گہرے مطالعہ کی ضرورت

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

عالم اسلام کی موجودہ صورتحال کا تقاضا

عزیز طلبہ عالم اسلام کی اس سوختہ حالی کی تصویر ہم نے پیش کی ہے اس سے ہمارے سے ایک بڑا سخت چیلنج کھڑا کر دیا ہے وہ چیلنج یہ ہے کہ ہم کیسے اس کا مقابلہ کریں اور ان چیلنجوں کا جواب کیسے دیں ظاہر ہے اس کے لئے ہمیں بڑی محنت کرنی ہوگی اس سلسلہ میں ایک سائنٹیفک ورکشاپ کا کام کرنے والے کاریگر کی حیثیت سے آپ کو بھی اپنے کو اس سلسلے میں مختلف کاموں کا شوق پیدا کرنا ہوگا

کورس کی کتابوں اور مطالعہ کی کتابوں میں فرق

عزیز دوستو یہ بات یاد رکھئے کہ درس کی کتابوں اور مطالعہ کی کتابوں کے درمیان بڑا فرق ہے وہ یہ کہ درس کی کتابیں اور نصاب تعلیم پر ایک خاص نقطہ نظر کی روشنی میں ایک خاص مقصد کی ادائیگی کے حساب سے لکھی ہوتی ہیں اس سے وہ ایک طرف سے جب کہ بڑی حد تک محدود ہو جاتی ہیں وہ مطالعہ کی کتابیں اپنے شوق و رغبت سے خریدی جاتی ہیں ان کا انتخاب مرضی کے مطابق کیا جاتا ہے اور اول کے ساتھ دوسری

اسلام سے پہلے مرد اور عورت کے حقوق

مولانا حبیب اللہ سندھی مولانا عزیز علی سلیم جیسے علماء اور ادباء نے بھی اس کے تعلق فضل علم اور افضل کے مضامین اس موضوع پر لکھے۔ یہ مضامین بعد میں الگ سے بھی ترتیبی صورت میں شائع کر دیے گئے تھے۔

اس سلسلہ میں ایک مختصر سے تعارف نامہ (شیر احمد خلیل) کو بھی انھوں نے لکھا کہ جب میں کسی کتاب کا تعارف لکھتا ہوں تو بار بار قلم اور انداز بیان رک جاتا ہے کہ کیا لکھوں۔ کتاب کے موضوع پر لکھوں یا کتاب لکھنے والے کے بارے میں کچھ لکھوں۔ وہ شخصیت جس کے بارے میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ کم و بیش ویسی ہی شخصیت ہے جس پر بھی اور جس کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ اس کا تعارف کیسے کروں۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ہم کو تو اس کی روداد سناتے ہیں اور اس پر مزا چاہتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو فاضل مقالات میں سے کسی مطالعہ کے بعد ان کے مصنف سے ملنے کی خواہش کریں۔ کتاب

کتاب کے اندر علمی وزن، طرز نگارش اور نفسیات شناسی بھی ضروری ہے

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ محض اوقات تجارتی طاقت کو حاصل کرنے والی اور ایمان کے نام سے چلنے والی چیز یہ کافی نہیں ہوتی اس کے ساتھ علمی وزن، طرز نگارش اور نفسیات شناسی بھی ضروری ہے جس کتاب میں ان موضوعات کا لحاظ کیا گیا ہو۔ وہ کتابیں ہمارے ہاں زندگیوں کے ذریعہ لوگوں کے چلنے میں اثر پیدا کرتی ہیں۔

میں دوسروں کے سنے سنائے واقعات کے بجائے خود اپنا تجربہ بیان کرتا ہوں کہ جب میں اردو پڑھنے کے قابل ہوا تو آپ سے پہلے جس کتاب نے میں بڑا متاثر کیا وہ سیرت خیر المرسلین تھی۔

میں چونکہ مسیحی کی بہت پیچھے وہاں کے نصاب میں شامل ملازمت کے سلسلے میں عربی کتب کا مطالعہ آیا تھا میں نے فرست الرحمٰن لطف اللہ نامی کتاب کا انتخاب کیا جو قاضی سلیمان منصور پوری کی قلم سے لکھی ہوئی تھی میں نے اس کتاب کا آرڈر دیا۔ جب وہاں سے کتاب کی وی پی آئی تو میرے پاس اس سے چھ آنے کے لئے پیسے نہیں تھے والد صاحب کا

فیکٹر FACTOR اور دوسری چیز ہوتی ہے ایکٹر ACTOR، ہمارے پاس کتاب ہادی عالم بالخصوص مسلمین کے دیباچہ میں لکھ کر اعلان کر چکے ہیں کہ مسلمان کی حیثیت اس وقت کی ہے، وہ چھری پر گرے تو اس کا نقصان اور چھری اس پر گرے تو خرابی کا نقصان یعنی مسلمانوں میں صرف اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے اثر ڈالنے کی نہیں، ہمارے گھر میں دو ماموں تھے دو متضاد اور دونوں میں حقیقت پسندی کا تھا ایک طرف ہمارے بھائی صاحب تھے جو ندوہ کے دلدادہ اور پروردہ تھے دوسری طرف سائنس کے بہترین طالب علم میڈیکل کالج میں پڑھانے کے ساتھ انہوں نے انجانات پر کی تھے، اور انہیں سونے کا تمغہ بھی ملا تھا، دوسرے شخصیت ہمارے چھوٹے ماموں سید مسعود صاحب کی تھی جو یونیورسٹی کی طرف ایم اے تھے وہ دوسری طرف شرقی علوم کے فاضل ان دونوں کی گفتگو میں رواداری اور حقیقت پسندی تھی

مغربی تہذیب کا سو فیصدی انکار صحیح نہیں ہے

یہ کہنا کہ پیدا ہو کے کہ محض مرعوب اور دماغ کا کام نہیں چلتا، یہ چیز اکثر ہوتی ہے مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ مغربی تہذیب سے کچھ نہیں اس میں کوئی چیز قابل استفادہ نہیں بلکہ ہر ایک چیز ہے لیکن جب آپ اس کے خلاف کوئی ثبوت مانگیں گے تو تجربہ اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد کا ذکر ہو کر رہ جائے گا، اس لئے یہ حقیقت ان لوگوں کے سامنے رکھنی چاہیے جو دلوں کو تسخیر کا کام کرتے ہیں کہ ہمیں توازن و اعتدال اور حقیقت پسندی سے کام لینا چاہئے، یہ کہنا کہ آج سو فیصدی انکار کر دیں مغربی علوم میں کوئی خوبی نہیں، مغربی علوم میں بہت سی چیزیں قابل استفادہ ہیں، قابل اخذ ہیں، ان کی ضرورت ہے، نہیں وہ انسانیت کی رہنمائی کے لئے کافی نہیں ہیں، ان کی اخلاقی عمر ہمارے اندر مذہبی صلاحیت، خوف خدا پیدا کرنے اور خیر کو بیدار کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ حقیقت بھی یاد رکھنے کی ہے مغربی تعلیم اوقات اور اعصاب پر بوجھ ڈالتی ہے اور یہ آدمی کا وقت بہت زیادہ لے لیتی ہے، ان دونوں حضرات کی محبت اور گفتگو سے حقیقت پسندی پیدا ہوئی میں نے امریکی مصنف ڈیپر کی مشہور کتاب "معرکہ مذہب اور سائنس" اور لنکی کی "تاریخ اخلاق یورپ" پڑھی، ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے یہ چیز ذہن کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی مغربی تہذیب اور اس کے عوامل و محرکات کو سمجھنے کے

ان دنوں کتابوں کا مطالعہ بہت ضروری ہے، مذہب و سیاست کے درمیان تصادم سے متعلق اقبال نے کہا ہے۔

حضرت تھی سلطانی ابراہیمی میں
کہ وہ سرمایہ داری ہے یہ سرمایہ داری
سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چل کچھ بیر گیا کہ چیری
ہوئی دین و دانش میں جس رہ مدارا
ہوئی کی میری ہاں کی وزیری
یہ اعجاز ہے کیسے صحرا نشیں کا
بگیری ہے بیگانہ دار ڈیری
اسی میں حفاظت ہے خانیت کی
کہ ہوں مے بیدی دہر شیریں

مغربی مذہب نے اس کے اجارہ دار کلیسا کے اندر یہ صلاحیت ہی نہیں تھی کہ وہ زندگی کی رہنمائی کا اس کی بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق سیاست کے درمیان ایک توازن قائم کر سکتا۔ چنانچہ ہوا یہ کہ سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑا لیا اور اس دوڑ میں سیاست ہی اس کتاب میں مغرب کے سیاسی نظام سے بہتر طریقہ سمجھا۔

دوسری کتاب ہیچ ملاق کی یورپ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ یورپ کے اخلاق اور اس کے سوشل ڈیموکریٹک میں بادہ پرستی پائی جاتی ہے اس نے سب سے زیادہ نقصان یہ پہنچایا ہے کہ وہ اس کتاب سے معلوم ہوا

پھر ایک تیسری کتاب لندن یونیورسٹی میں فرنچ کے صدر کی کتاب AGUEDTO MODERA WICKEDNESS پر مبنی ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ اس وقت کی خباثت کیا ہے، دوسری کتاب A NEW PHILOSPHY FOR OUR TIMES پر ہے جس سے بڑا فائدہ ہوا۔

یہ دو کتابیں مولانا عبدالماجد دریابادی کے پاس تھیں۔

[illegible] آپ کو [illegible] کتابوں کے مطالعہ سے [illegible] صلاحیت کی بات [illegible] اور [illegible] ہے بلکہ [illegible] کی [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

اس کا گھر بڑی عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

خوش بیان یا واقع خیال بھی آپ پڑھیں گی مگر کچھ بھی نہ کہیں گی آپ کا کہنا ہو گیا ہوگا کہ اقبال کو عشق رسول سے حصہ وافر ملا تھا میں درست ان سے ملا ہوں اس وقت سے ہم لوگ دوست ہوں گے جو قبال سے ملے ہیں لیکن ان سے مجھے شرف ہوا میں ان کی نظمیں میں جلسوں میں سنا ہے ان کے اقبال سے پڑھنے پڑھنے سے ہاتھ میں رومال ہوتا ہے اس زمان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہے

ایک بار میں سیالکوٹ میں مجھے بعد از مغرب تقریر کرنے کو کہا گیا (اس میں اللہ کے محبوب رسول کے علاوہ اگر کسی دوسری شخصیت پر بات کرتا ہوں تو میں نظم میں کہہ جاتا ہوں کہ اس کا ذکر محض ضمنی ہوا ہے) میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ جو اصول میں غیر رسول پر تقریر کرنے کا ہو وہ یہ کہ اس شخصیت (اقبال) کے بارے میں میں تقریر کرنے جا رہا ہوں وہ عاشق رسول تھے پھر میں نے دو شعروں کے ذکر کیے جو یہ تھے

بال جبریل میں ہے شعر مرا
ہوا ہوں میں جو مرد مسلمان
اللہ کرے مجھ کو عطا جدت کردار
ہو میرا عمل میرا محمد کا اتباع

میں نے کہا تھا کہ اقبال کی عمر سے چالیس سال کم ہے میں نے کہا کہ یہ شعر مرد مسلمان کا ہے اقبال جانتے تھے کہ میں مرد مسلمان نہیں ہوں اس لیے میں نے دوسرا شعر پڑھا جس میں اللہ سے دعا کی ہے کہ میرا عمل میرا محمد کا اتباع ہو۔

مولانا عبدالمجید سالک نے اپنی کتاب ذکر اقبال میں لکھا ہے کہ پرانکل کالج میں "تعلیم سے ڈاکٹر اقبال کا [illegible] لیکن اقبال کو [illegible] جو بھی ملا ہو خیال یا کہ کبھی اس صاحب کو کوئی ضرورت ہو تو دیکھتے کیسے جب کبھی دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب مسجد کی پرانی امام کے مکان کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ

[illegible] کہ آپ کے مشورہ کے مطابق کلیات اقبال میں بال جبریل اور ضرب کلیم ضرور پڑھیے، فکر کو بھی غذا ملے گی اور روحانی فائدہ بھی ہوگا۔ ہم نے پچھلے برس اور اس سے پہلے کے دورہ میں اقبال کے صفحے کے صفحے یاد کرائے تھے اس بار بھی کچھ نئی غزلیں یاد کرائیں۔

حیاۃ الصحابہ کی افادیت

مولانا یوسف صاحب کی مرتبہ ضخیم کتاب "حیاۃ الصحابہ" آپ نے ضرور پڑھی ہوگی اس میں صحابہ کرام کے جو واقعات اور روایات ہیں ان کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور عمل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی نے حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا مجموعہ "ارشاد الملوک" کے نام سے مرتب کیا ہے، اس میں حضرت گنگوہی نے مختلف طبقات کے لوگوں کو جو ہدایات دی ہیں ان کا مجموعہ ہے، ان کی ضرورت کس کو نہیں ہے ان سے مختلف مسائل کے حل کیے ہیں اور کس طرح ان کو دور کیا جا سکتا ہے، ان کی ضرورت کس کو نہیں ہے ان سے خط لکھنے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے، اس میں بتایا ہے کہ بیعت کی ضرورت کیوں ہے، بیعت سے پیدا ہونے والی کیفیت کیا ہے، اس کے ذریعہ کیا کچھ حاصل ہوتا ہے، بیعت کے بعد کیا کچھ کرنا ہوتا ہے، کن باتوں سے بچنا ہوتا ہے، کن باتوں کی پابندی کرنی ہوتی

مدرسہ دیلیہ سے فارغ ہونے والے طلبا کے نام

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

فرزندان عزیز! آج کی یہ تقریب آپ کے لیے اور ہمارے لیے بڑی خوشی کی تقریب ہے۔ آپ نے اس مدرسے سے علم کی دولت حاصل کی ہے جس کا تعلق براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ آپ نے حدیث کی وہ کتاب پڑھی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پڑھنے والے کے لیے دعا فرمائی تھی۔ آپ نے اس دعا کے الفاظ سنے ہوں گے۔ نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اسے یاد رکھا یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچا دے۔ اس دعا کے الفاظ سے ہر شخص کو ایک معمولی لفظ سے لے کر حدیث کے ہر حرف کی حفاظت کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں ہمارے اکابر نے کتنی محنتیں کی ہیں، کتنی راتیں جاگ کر گزاری ہیں، کتنے سفر کیے ہیں، کتنی مشقتیں برداشت کی ہیں، کتنی قربانیاں دی ہیں، اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ آپ نے اس مدرسے میں جو کچھ پڑھا ہے اس کی ذمہ داریوں کا احساس بھی آپ کو ہونا چاہیے۔ آپ نے حدیث کی جو کتابیں پڑھی ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری بھی آپ پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے ان کتابوں کے جو نسخے پڑھے

اپنا وقار بلند کریں

ڈاکٹر محمد اقبال

نہیں آپ اس مسلک کو اپنائیں اور اس پر عمل کریں۔

زہد و استغنا کی ایسی مثال قائم کریں کہ

میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ زہد و استغنا کی ایسی مثال قائم کریں کہ لوگوں سے بڑی خدمت و سلطنت آپ کو پیش کرنے کے لئے دوڑی چلی آئے۔ کہا جاتا ہے کہ ابن خلکان صاحب وفیات الاعیان جب تک کوئی جریدہ نہیں سنا شیخ سعید حلبی کا مشہور قصہ ہے کہ وہ مع ہوی کے ایسے درخت کے نیچے سے گذرے جس کے پاس میں تکیہ لگی ہوئی تھی اور پاؤں پھیلائے ہوئے تھے۔ اتنے میں شیخ کو خیال آیا جو [illegible] اور ہمارے قصہ کا تعلق ہے اس بات پر ڈرتی تھی کہ شیخ کی رات میں درست سے لگ رہے تھے کہ کہیں اپنے انگلر کے بھروسے کچھ دست درازی کر بیٹھیں۔ شیخ نے یہ دیکھ کر اپنے دل میں معاف کیا۔ یہ صورت کچھ ملائے پڑے سمیت لئے تکیہ اسی جگہ میں کہ [illegible] ادھر ادھر سے [illegible] کے چھپے ہوئے پتوں پر پڑ گئیں تو تھوڑی دیر بعد وہ [illegible] وہاں سے اٹھ بیٹھا کہ شیخ صاحب سے [illegible] لیتے ہوئے اپنی مراد کو پہنچے اور [illegible] پاؤں پھیلا کر سو گئیں۔

تسمع بی مولاک وقل لہ من یسمع حلہ لا یسلیدہ

اسی طرح کا ایک قصہ خواجہ نظام الدین اولیاء سے کہ ان کے پاس میں کچھ پیسے کی ضرورت تھی۔ سڑک کے کنارے کی طرف رخ کئے پاؤں پھیلائے ہوئے بیٹھے تھے۔ معلوم ہوا کہ بادشاہ کی سواری آ رہی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ بھی بادشاہ کی سواری آ رہی ہے آپ پاؤں سمیٹ لیتے تو اچھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ بلخ سے [illegible] پاؤں سمیٹ لیتا ہوں کہ پاؤں سمیٹنے [illegible] بادشاہ کی مدد سے تو ہاتھ سمیٹ لے اس کی کون مدد کرے گا۔ چنانچہ اس کو [illegible]

آپ اپنے کو پوری طرح آزاد رکھئے کسی خلوص کی بڑی قیمت دینی پڑتی ہے اور کسی بات پر [illegible] آزاد رہتے ہیں تو بڑی بڑی [illegible] آپ کے قدموں میں [illegible] ہیں۔

صفائی سے کہتا ہوں کہ اس مت کا سب سے بڑا فریضہ اور فوقیت کا حامل یہ ہے کہ اس کی اندرونی کمزوریوں کی بڑی قدر قیمت ہوں۔ آپ بلاوجہ یہ طاقت وہ بے کیلئے جائیں جہاں سے جیسی یہاں کی مست کی ان عربوں والی تاریخ یاد دلائے کیلئے جائیں تو آپ کے عرب پانچ سے کی بھی قسم ہے، الحمد للہ یہاں یہ نٹر پکچر تیار ہوا ہے جس سے وہاں تک تاریخی آثار پہچانی عرب قوم پرستی کے خلاف سب سے زیادہ موثر اور طاقتور اور مدلل الفاظ سے بلکہ ہوں

اپنے ضمیر کو آزاد رکھیں

عزیز آپ اپنے ضمیر کو آزاد رکھیں اور اپنے جسم کو بھی آزاد رکھیں، اس وقت بہت بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے وہ خطرہ ہے ہمارے اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہوں کیلئے باقاعدہ تحریک چلانے کی ضرورت ہے کہ کس حکومت سے تنخواہیں اور تمام سہولتیں دی جائیں۔ اس کا مطلب بھی ہوگا کہ الیکشن کے موقع پر کام کیا جائے گا مسلم پرسنل لا اور سیرۃ کے خلاف کام کیا جائے گا۔ اس لئے کہ جب مساجد محکمہ اوقاف کے ماتحت ہوں گی اور یہ سرکاری ملازم قرار پائیں گے تو ایسے ائمہ مساجد کے جبروں سے آزادی کے ساتھ دین کی بات کہیں کر سکیں گے۔ اس لئے آپ اپنے دین کی حفاظت کیجئے، عقائد کے لحاظ سے بھی اور اعمال کے لحاظ سے بھی حقوق کے لحاظ سے بھی اور فرائض کے اعتبار سے بھی

لائحہ کا مطلب یہ ہے کہ ملت کی طرف سے عقل اور اس کے علوم کی طرف سے آپ پر کیا ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں ملت ان خطرات سے گزر رہی ہے، کس دور سے گزر رہی ہے آج علم پر عمل کا وہ حملہ کئے کی کیسی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ شوکا مطلب کہ آج جو جدید علم پر عمل کو اس طرح کی سازش میں ڈھالنے کی پوری کوشش ہو رہی ہے اور یہ منصوبہ برابر تیار ہے کہ مسلمان صرف نام کے باقی رہیں باقی ان کی تمام خصوصیتیں ختم کر دی جائیں اس ملک کو ایسی بنائے کی زبردست سازش کی جا رہی ہے۔ آپ کو اصلاح معاشرہ کا کام بھی کرنا ہے۔ کہ یہ بھی نظام میں شامل ہے۔ اس وقت جاہلی رسوم اور رائج باطل طریقے سے ہیں ہیں دولت پرستی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ معمولی چیزیں حاصل جائیں بلی جاری ہیں آپ اس جہیز کے خلاف بھی کام چلانی ہے۔ بلکہ اس جہیز کی پوری ذمہ داری آپ کو قبول کرنی ہے، پھر ثقافتی اور فکری لحاظ سے ہندوستان میں ملت اسلامیہ کی آپ کو حفاظت کرنی ہے،

ہم نظر اور فکر کے لحاظ سے بھی اور زبان کے اعتبار سے بھی۔ آپ قربانیاں دیں گے زیادہ واستقامت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ یہ ملت اپنے تشخصات کے ساتھ باقی رہے گی اور یہ دین باقی رہنے کے لئے آیا ہے اس وقت مذاہب، عیسائیت، بدھ ازم، ہندو ازم یہ سب اسلام کے مقابلہ میں مذاہب ہیں۔ صرف ان کے بگاڑ کی اصل شکل اس بگڑی ہوئی شکل کو پہچاننا ممکن ہو گیا ہے۔ پھر ان مذاہب وادیان میں طویل عرصہ سے اصلاح وتجدید کی جو تحریک بھی نہیں اٹھی ہے اسی وجہ سے یہ سب مٹ گئے صرف اسلام اپنی اصل شکل میں روح کے ساتھ باقی ہے۔ عقائد سے لے کر فرائض تک، حسن سلوک سے لے کر مستحبات تک، اخلاق سے لے کر معاملات اور تہذیب تک سب باقی ہے قرآن باقی ہے اور اسی کی زبان باقی ہے اس کے ایک ایک حرف بلکہ حرکات وسکنات تک باقی ہیں اس کی بنیادی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بقا کی ذمہ داری لی ہے اور فرمایا کہ الا ماآتیٰ کامل اور پسندیدہ دین ہے "ان الدین عند اللہ الاسلام" اور "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے آج تم سے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ مجددین اور مصلحین کا تسلسل ہے جو اس امت کی تاریخ میں کبھی ٹوٹنے نہیں پایا۔ یہ مجددین ہے جس میں کوئی صدی اور کوئی ملک خالی نہیں رہا اگر چہ اس کا کا پورا استحصال ہوا لیکن ہر زمان ومکان میں حق وصداقت سے کام لیا گیا ہے ہر صدی کے اندر عزیمت کی دوسرے ملکوں کے مجددین کا بھی ذکر ہے۔

اسی دور علمی سے رشتہ نہ ٹوٹنے۔

آخر میں آپ سے کہوں گا کہ اپنے دور سے تعلق رکھیے، بہت سے لوگ ہیں جو فارغ ہونے کے بعد یہاں آنے بھی نہیں پاتے کہ ان کا مشغلہ نہیں بدلتا اور معلوم کیا اس پر کیا گزری اور کیا گزرے گی اس کے ساتھ ہی یہ بھی نہیں ہوگا کہ اپنا مطالعہ جاری رکھے گا علم کا سفر کبھی ختم نہیں ہوگا علم بڑھتا رہتا ہے اس میں ترقی بھی ہے پھیلاؤ بھی ہے یہاں سے تو عموماً "البعث" "الرائد" اور تفسیر میں قاعدہ پڑھتے تھے اب مصنفین اور بڑی تحقیقات و نشریات اسلام نے بہت اچھا خاصا لٹریچر تیار کر دیا ہے آپ اس کو پڑھیں اور فائدہ

علمائے حق نے وراثت نبوت کا حق کس طرح ادا کیا؟؟

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد

دین خالص

علمائے حق حضرات انبیاء علیہم السلام کے وارث اور جانشین ہیں انبیاء ورثہ الانبیاء ان کی بدولت دنیا سے شرک اور اہل شرک کا خاتمہ ہوا اور ان کی کوششوں کا نتیجہ دین برحق کا جاری و ساری ہونا تھا وہ مقصد جس کو اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذمے لگایا تھا وہ یہی تھا کہ دین خالص کی دعوت دی جائے اور دین خالص کی دعوت کا مطلب یہ ہے کہ

"الا لله الدين الخالص والذين اتخذوا من دونه اولياء ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى ان الله يحكم بينهم في ما هم فيه يختلفون ان الله لا يهدي من هو كاذب كفار"

اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھیجا اس کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

دین خالص سے نفرت

دین کی اس روح کو ادا کرنا علمائے حق کا کام ہے اور یہی وہ کام ہے جس سے ہر دور میں باطل قوتوں کو چڑ رہی ہے اور یہی وہ کام ہے جس کی وجہ سے ہر دور میں علمائے حق کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کی وجہ سے آج علمائے حق کو دہشت گرد کہا جاتا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کی وجہ سے آج علمائے حق کو

ے حصہ کا شوق اور ان سے علم کا ذوق ان سے کامل نکل جانے کے بعد بھی پیشہ
رہنے کے سوا دوسری طرف توجہ نہ کی حتیٰ کہ علم سے عامل ہونا اور گناہوں سے مکمل
طرح اجتناب کرنا ایسا ہو گیا کہ دنیا کی راحتوں سے دل اٹھ جانے سے بیگانہ ہو گیا
دل پر ایسی خشیت چھا گئی کہ ہر وقت اس پر خائف رہنے لگے اور اس کا اثر
ظاہر پر بھی ظاہر ہوا جس صورت میں کہ ان کو دیکھنے سے جی چاہتا تھا کہ
ان سے کچھ نہ کچھ سنا جائے اور ان کی باتوں سے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھایا جائے
ان کے ساتھ ہر طبقہ میں محبت اور خیرات کا آوازہ ہے ہر ایک کا ان کے ساتھ
ادب اور احترام تھا جس کی وجہ سے ان کی بات ان میں بہت اثر رکھتی تھی
بلکہ بادشاہ بھی ان کے سامنے بات کرتے ہوئے ڈرتے تھے ان کی زبان سے
نکلی ہوئی بات کو رد نہ کرتے تھے۔

ولا تکونو کالذین سمعنا وھم
ان لوگوں کی طرح نہ ہو جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے

(۸ پارہ ۲)

ان کے ساتھ ان کی دوستی اللہ کے لئے تھی دنیا کے لئے نہیں
ان الخلۃ لا تکون الا للہ وھو قولہ تعالیٰ الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض
عدو الا المتقین (۲۵ پارہ ۱۰)

ے ملنے والے ان کے شاگرد بن کر رہتے تھے ان کی زندگی میں کسی کو مخالفت کی
نہ ہوتی تھی

جب انتقال کے حصہ شروع ہوا تو ان کی عمر ۱۰۰ سال کی تھی اس وقت
تک ان کے حواس میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کی عقل میں
کوئی فرق آیا ہو بلکہ اس وقت بھی ان کی عقل اور فہم اپنے کمال پر تھا
اس وقت یہ بزرگ اسلام کے حالات تحت الثریٰ میں گرتے ہوئے دیکھ کر
بہت پریشان ہوئے اور اس کے بچاؤ کی تدبیر کرنے لگے اور اس کے لئے
یہ تجویز کی کہ ہندوستان کے بادشاہ کے پاس جائیں اور اس کو اس طرف
توجہ دلائیں کہ وہ اپنی رعایا کی اصلاح کی طرف توجہ کرے اور اس کے
لئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ میں آدمی ہوں جو علماء کی زبان سے

روح پیدا کر لیتے ہیں اور ان سے علاقے، قبائل، خاندان اور سلطنتیں وجود میں آتی ہیں۔ ان کی عظمت اور حکومت کا دور ختم ہو جاتا ہے اس وقت ان کا کاروبار بکھر جاتا ہے۔ کی وجہ سے عقب ماندگی اور غیر خلاقی زندگی کا پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کی عمداری میں جاہلیت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس طرز زندگی کو پچھڑا ہوا وقت گزر جانے سے تو اسی وقت اسلامی مبلغ کے لئے اس کی تبلیغ اور غیر اسلامی ذہن سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

علماء کی اصل ذمہ داریاں

ان تمام حالات میں پیغمبروں کے جانشینوں کا کام رہتا ہے۔ شاید سارے لوگوں کی دل چسپیاں اپنی مشغولیتوں اور فراغتوں میں ہوں۔ ایسے ہی سارے ادارے، تعلیمی، تبلیغی، سیاسی اور علماء و مسلمین اسلامی تربیت سے جس قدر بھی اور اس کی تعلیموں کو بھی آپ کا کام ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان کے کسی بھی موقع اعتدال کی حکومت کا خیال نہ رکھیں۔ بلکہ جب ان کی اپنی حکومت قائم ہو جاتی ہیں۔ اس کی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے اور ان کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن ما وقع فوصیں لہ شہید ۔ مالقصد (اسد کی عرف ہے اظہار انصاف کے گواہ) جماعت کا کام محض سر سلطانوں کی حکومت میں ختم ہو جانے کے بعد کچھ باقی نہیں رہتا۔ کچھ چیزیں ہیں جو حکومت خلافت، ملت، جماعت کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ علماء اسلام ان کا فرض ہوتا ہے کہ ان کی نگرانی کریں۔ ان کا احتساب کریں، خلاق اور دینی بیماریوں سے بچائیں۔ ان کی پرورش کریں۔ اس وقت بھی ان کا جہاد ان کی جدوجہد جاری رہتی ہے۔ جس مسلمانوں کی سرفرازی و زندگی پر رشک کرتے ہیں کیسی سامان عیش، عظمت و شان کی طرف سے فتنوں سے کیسی بوری کی شراب و گردا میں ہوتا ہے اس لئے ڈوبے ہوئے ہیں۔ کہیں، جوا اور موسیقی کے آلات کو دیکھتے ہیں۔ کہیں مردوں سلے ریشم کے لباس اور سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال پر کہیں تجارتی اور مردوں و عورتوں کے آزاد اختلاط پر مضطرب ہیں۔ کہیں حرام کی بے قاعدگیوں اور اخلاقیوں سے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ کہیں غیر مسلموں کی عیسائیوں کے عادات اور خصوصیات جیسے پر ان کی طرف سے مخالفت سے کسی محدود کے کہیں اور دل

ایوانوں میں حضرت فاروق دے رہے ہیں اور اقبال اور ہو فاں [illegible] رسول کی صدا بلند کر رہے ہیں۔ کبھی خانقاہوں میں، کبھی گھروں میں، کبھی مسجدوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا تانگ دور کر رہے ہیں۔ خدا کی محبت و اطاعت کا شوق پیدا کر رہے ہیں، عوام قلب [illegible] بکھرے ہوئے دلوں اور دوسروں حسان اور روحانی امراض کا علاج کر رہے ہیں۔ کبھی مسجد پر کھڑے ہوئے جہاد کا شوق دلا رہے ہیں اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے آمادہ کر رہے ہیں۔ پھر اسلامی تاریخ میں آپ کو مدارس اور بال عرب ہو حکومت وقت کے احسان سے وابستہ نہیں تھے یا حقیر مفادات میں مشغول نہیں تھے، انھیں مشاغل میں منہمک نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کا کون سا حکومت ان علمائے حق اور ان کی جدوجہد سے خالی نہیں رہا۔

ایک لمحۂ فکریہ

آج یہ کا دور مسلمانوں کا شاندار عہد ہے، بظاہر مسلمانوں کو تمام کاموں سے فرصت ہو گئی ہے، مگر علماء کو فرصت نہیں، حضرت حسن بصریؒ کی مجلس وعظ گرم ہے، جس میں اپنے زمانہ کے منکرات و مخالفات کے خلاف تقریر ہو رہی ہے، اپنے زمانی معاشرت، نظام، اور اہل حکومت کی بے دینی پر تحمد ہے، فساق کی علامات، اور منافقین کے اوصاف و نتائج پر [illegible] میں بیان ہو رہے ہیں اور موجودہ زندگی پر اس کو منطبق پایا جا رہا ہے، خشیت الٰہی اور محبت قلبیان سے کس کے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئی ہیں، دور دور تک روتے ہوئے حاضرین کی ہچکیاں بندھ گئی ہیں، سورۂ فرقان کے آخری رکوع "وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا" کی تفسیر ہو رہی ہے اور صحابہ کرامؓ نے چشم دید حالات اور واقعات کی شرح بیان کئے جا رہے ہیں کہ اس سارک کی رات کی تسبیح کیسی تھی ہے اور صحابہ چلتے پھرتے فکر دے رہے ہیں، لوگ مجلس سے توبہ کے اٹھتے ہیں، اور سینکڑوں دلوں کی اصلاح حال ہو رہی ہے۔

یہ عباس کا دور ہے اور امام احمد بن حنبلؒ شدت وقت سے دولت و رخاں اور مسلک کے خلاف مذہب المعتزل کی صاف صاف تردید کر رہے ہیں اور بدعات کار، درست کا اظہار کرتے ہیں، علم کلام اور فلسفہ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے مقابلہ میں، خالص سنت اور عقائد سلف کی تبلیغ فرما رہے ہیں اور یہ سب اس جرأت و الیمان کے ساتھ کر رہے ہیں کہ ماموں و معتصم ان

حکومت نہیں ہے بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت ہے۔

بغداد اپنے ارتقاء پر ہارون بغداد کی تہذیب، ثقافت اور سائنس کی علمی اور آزادی عروج پر ہے۔ ہر طرف عیش و عشرت کا سمندر رواں ہے۔ راج اور ساقہ کے میدانوں اور محلوں کے سامنے کھیلے جانے لگے ہیں۔ بازاروں میں بڑی چہل پہل ہے۔ لیلیٰ سینکڑوں آدمی ان تمام دن چہیوں اور تفریحات سے آنکھ بند کئے ایک طرف چلے آ رہے ہیں آج جمعہ کا دن ہے۔ عدالتیں تو زکی کے وعلاء ہیں، دفاتر بند ہیں، سینکڑوں آدمی نائب اور نہ جیل خیر مسلم مسلمان ہو رہے ہیں، لوگ خلاف شرع امور سے لا پرکر رہے ہیں۔

ایک طرف اس پر شور اور ہنگامہ آرائی میں نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا درس، وعظ اور روحانی فیض جاری ہے جس سے عرب و عجم کے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں، بڑے بڑے علماء اور مشائخ اپنے عیش و عشرت کو حقیر جان کر بوریہ فقر کی دولت اختیار کرتے ہیں، بڑے بڑے سرکش اور شقی القلب لوگ توبہ تائب ہوتے ہیں خلافت عباسی کے عین دارالخلافہ میں اور خلیفہ بغداد کی حکومت کے بالکل مقابل اس درویش کی روحانی اور دینی حکومت قائم ہے جس کا سکہ عرب و عجم پر رواں ہے۔

بعد کے تمام عہدوں میں اور حکومت اسلامی کے تمام اطراف و اکناف میں، سلاطین و امراء کے ہاتھ میں اور تمام دوسری پیچیدگیوں، دشمنوں اور تحریکوں اور مشاغل کے ساتھ علمائے حق کی یہ جماعت اور ان کے مراکز، مساجد، مدارس، خانقاہیں، مجالس وعظ باضابطہ اور بے ضابطہ اشتغال جاری رہا۔

علمائے حق کا یہی مقدس اور خوش قسمت گروہ ہے جس کو سلطان، بادشاہوں اور ان کے کارکنان حکومت کے ہاتھوں (جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ تر تعلیمات اور عہدوں کے پرداختے ملتے تھے) ہار، دکھ اور ستانے کے لئے منتخب کیا گیا گروہ کے لئے تھا۔ خدا کو ایک مسلمان حاکم (حجاج) کے ہاتھوں شہادت کا رتبہ عظمیٰ ملا، پھر ابوؒ دوسرے ایک مقتدر فرد (حضرت امام ابو حنیفہ) کو سریر المومنین منصور عباسی کے ہاتھوں زہر کا جام نوش کرنا پڑا، پھر اسی گروہ کے دوسرے امام (حضرت امام احمد بن حنبلؒ) کو سب سے بڑے حق خیال مسلمان بادشاہ (مامون) کے زمانہ میں پا بہ جولاں اور اسیر زندان ہونا پڑا، اور اس کے جانشین (معتصم) کے ہاتھوں

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible] کے ہاتھوں [illegible] جس [illegible] ہے کہ [illegible] بندوں [illegible] کیا [illegible] اپنے [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] شریف [illegible] جس [illegible] کہ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ظاہر [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ہوں [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] ہو [illegible] ہے

میں آنے لگا۔

ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خاص حلقہ کے باہر اسلام کی بنیادی بھی بیشتر کمزور ہوتی ہے اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ تھریاوار جیسے شہر سے کچھ فاصلہ پر ہندوستان کے مسلم اطراف میں اکھول کی تعداد میں ایسی مسلمان قومیں ہیں اور برادریاں موجود ہیں جن کو اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہا۔ یہ وہ قومیں ہیں جن مسلمان آبادی اسی سے جو سے سر سے تبلیغ اسلام کی جماعتیں ان میں سے بکثرت اپنے "مسلمان" ہیں جو عہد جاہلیت میں ہیں۔ ان کی بعثت بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوا۔ اسلام سے آئے ہیں۔ جتنے دیہاتوں سے غیر مسلمان بڑی تعداد میں مسلمان ہوئے ہیں۔ وہاں اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے۔ بعض بڑے شہروں کے اطراف والوں میں ایسے مسلمان ملتے ہیں جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا سے بھی واقف نہیں۔

بعض علمائے دین نے اپنے رسالوں میں ان علاقوں اور وہاں کے قبیلوں کی سروے کرکے ان میں مسلمان قوموں اور برادریوں کو سرفہرست مسلمان بنانے ان میں تبلیغی دورے کئے، وعظ نصیحت، اخلاق، عقائد، عبادت اور پاکیزہ اخلاق و لطیف قلب سے ان کے دلوں میں ان کی مذہبی حیثیت کا احساس پیدا کیا۔ ان کو شرک و بدعت سے تائب کرایا۔ جاہلانہ رسمیں، جبر مسلموں کی وضع و صورت اور غیر اسلامی شعار چھڑائے۔ ان میں اخلاق، عادات پیدا کرنے کی پابندی میں اور خوش اوقات علماء کرام باشوں و اہل علم بزرگ کیا اور ان میں سے لائق لڑکوں کو بلا کر اپنے پاس، مدارس کی تربیت و تعلیم دی۔ پھر ان سے پڑھ کر دوسری قوموں کی تبلیغ و اصلاح کا کام لیا۔ یہ تبلیغی کام جو بہایا علیہ السلام کا طریق کار ہے سب سے زیادہ طاہری مناسبت رکھتے ہیں۔ ان دوسرے کاموں کے مقابلہ میں کئی درجہ کم محنت ہے۔

۳ قرآن و حدیث اسلامی طاقت کا اصلی سرچشمہ ہیں جن سے ہمیشہ طاقت اور روشنی حاصل کی گئی ہے اور جس کے ذریعہ سے ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لئے ضرورت کے وقت ہدایت حاصل کی جاتی رہی ہے۔ ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لئے ضرورت کے وقت سب سے کارگر حربہ قرآن و حدیث کا علم اور ان کی اشاعت ہے۔ یہ وہ نور علم اور ان کی روشنی جس قدر پھیلی ہے گمراہی، بدعت و ضلالت کی تاریکیاں اور دلوں سے اسی قدر دور ہوئی ہیں گی اس لئے ہزار طریقوں کی ایک تبلیغ ان کی شروع شاعت ہے۔

[illegible] کی خصوصیت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علمائے دین کا منصب

استقامت اور حقیقت پسندی کا جامع

[illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط (پ ۶ ع ۱۰)

اے ایمان والو اللہ کے واسطے کھڑے ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے

حضرات علمائے کرام! اس سورۂ مبارکہ میں چند اوصاف کا ذکر ہے جو ذمہ داری کی بنا پر آپ سے مطلوب ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام متدل میں کوشش کروں کہ ان اہم اور بنیادی کلمات اور موقع محل کے مطابق آپ کی خدمت میں چند معروضات و خیالات پیش کروں۔

آپ نے بچپن سے بچپن کے واقعات اور ہر دور کے مشاہدات سے جو کچھ سنا ہے اور جو کچھ کہ اس میں شیخ سعدی خاص طور پر بڑے ہی تاریخی ہیں ان طالب علم سے جو نادان مشاہدات ہیں یا ناتجربہ کاری اور دوسرے واقعات سے بڑی حکایات ہیں تجربہ اور بڑے مختلف رنگ کے ہیں، میں اپنی کسی قسم کا ایسا تاثر اور تجربہ کا سبق پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کو معلوم ہے۔ میں ایک طویل سفر ریل کا کر رہا تھا دن کے چلے اور صبح کو بالکل پہنچ جانے کا ارادہ تھا گاڑی نے کہیں رخ بدلے، کن کن مقاموں سے گزری کچھ پتہ نہ چلا، صبح کو جب میں نے گاڑی کے چلنے کی رفتار میں سست کے تبدیل ہونے کو محسوس کیا تو مجھے بڑا شک آیا کہ کہیں ریل کا انجن خراب تو نہیں ہو گیا، مجھے یہ خیال اس لیے آیا کہ ریل کی چیز جو انسان کی صنعت ہے وہ اتنی انتہائی کامل نہیں ہوتی کہ ہر قدم پر ایسی ہموار اور یکساں رفتار سے چلے اس نے یہ دیکھا کہ گاڑی کبھی بہت تیز چلتی ہے کبھی بہت آہستہ (جو ظرف گنجائش کا ہے)

ہر زمانہ کی ضرورت ہے ہر جگہ اس نے صحیح طور پر قبلہ بنالیا اور ہم نے اس پر اعتماد کیا اور نماز پڑھی اس سے مجھے فضیلت بھی ملی اور عزت بھی ہوئی کہ قبلہ نما کو کسی کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اس نے اپنا مقصود خود بتلا دیا اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں فرق نہ آنے دیا اس سے مجھے خیال ہوا کہ علماء کے لئے کی خصوصیات میں "قبلہ نما" ہونا چاہئے، ان سے علماء قبلہ نما کی استقامت ہونی چاہئے کسی کی رعایت نہ ہو چلے اور کہنے والے کہتا ہی کہیں ۔

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

دوسرے نے کتنا اچھا کہا ہے

زمانہ باتو نسازد تو با زمانہ بساز

لیکن ان کا مقیدہ اقبال (جو خود اہل نظر کی تعلیم پر اور منظر و فلسفی اور پیغمبر شاعر تھے) کی اس تعلیم پر ہو

صحبت مرد نظراں خوش تر با ماہ بساز
ماہ با او نہ سازد تو با او ساز ستیز

بلکہ وہ یہاں تک کہتے ہیں

علماء امت کی شان

محکمہ سازد ترا با مرد حق سوزے دہد
تخم کس نے کشت تا محکم نہ سازد نم دہد

حضرات علماء کی شان بھی ہونی چاہئے امت مسلمہ، ملتوں میں اور جماعت علماء حاملین علم میں الگ شان رکھتے ہیں، امت مسلمہ کو ایک قبلہ دیا گیا ہے، وہ جہاں کہیں ہو اسی قبلہ کی طرف اپنا رخ کرے، اس امت کو ایک نہیں قبلہ دیا ہے اس کو یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ تمہارے دل کا قبلہ تمہارا قبلہ حاجات، تمہاری فکر اور سعی وجہد کا محور ایک ہی ہونا چاہئے، تمہارے دل میں حق تعالیٰ اور اعمال و مساعی و مقاصد میں اللہ تعالیٰ کی (جو معبود و مقصود حقیقی ہے) رضا آپ حضرات علماء کے فضل سے نہ صرف اہل علم ہیں، بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبی

ہدایت کا مقام عطا فرمایا ہے، خاص طور سے یہ بات کچھ کھلی ہوئی جہاں اس وقت ہمارے سامنے ہے اگر خدا کرے وہ ہم حقیقتوں سے دور ہے میں اس طرح پر ہو جس کو ہم

ایک تو عقائد اور حدود شرعیہ کے مسائل ہے کہ جس میں جرعت سے کام لینا کسی طرح ہونا چاہئے کوئی بندے سے بڑا آدمی کسی کو کہنا چاہے گا تو وہ اس کی رعایت نہیں کرے گا صحیح بات بتائے گا جہاں تک عقائد اور حدود شرعیہ کا تعلق ہے وہاں میں کسی قسم کی رعایت کی گنجائش نہیں، حکمت اور چیز ہے مداہنت اور چیز حکمت اور مداہنت میں فرق ہے اس آدمی کی وصف ہے حکمت کے ساتھ کہ ملتا ہے اس کا استعمال ہے وہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ یکلی ہے وہ آیت شریف میں کہا ہے "وقولوا للناس حسنا"

اللہ کے رسول ہیں ہم سے "فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین" عرض عن المشرکین کا مطلب صدع بالامر کا کل متعین کر دیتا ہے جہاں پر توحید اور شرک کی بحث ہے وہاں فاصدع بما تؤمر کا حکم ہے اور وہاں پر جہاں پر حکمت کی اور چیز میں ہو یا ہمیں قواعد وسنت کے بارے میں منصوصات شرعیہ وقطعیات ہیں ہے ان میں فاصدع بما تؤمر کا حکم ہے اور جہاں پر امور مطلق انا توں میں ہے وہاں گنجائش تھی یکلی وعرض عن المشرکین سے باطل کر دی اس کا موقع نکل گیا ہے ملاحظہ کا رخ ہے تو بیدے یا ہے میں بالکل بے ڈٹ اور صاف بات نہیں لیکن حکمت کے ساتھ کہیں، مقول عالب است کہ

گفتے من وہ بگفتے کہ بلیس کی طرح

شروع ہوتا ملا شروع میں اچھی سے اچھی بڑے سے بڑی بات شعائی کریں عدم تنفیذ حکومت سے کام لیں لیکن اس طرح آتا ذیل اور عدم تنفیذ کی گنجائش ہوتی طرز عمل کا نتیجہ ہے کہ آج تک یہ دین قائم ہے اور دھکا دھوا اور پانی کا پانی الگ ہے جس کو اس سے شوق ہے وہ شوق سے ہدایت میں پڑے لیکن وہ شرعیت اسلامیہ کے حاملین ظاہر نہیں دے سکتے جو ترجیح کا کرنیں دو تنقیح نظر سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس امت کی تاریخ میں ایک سال بھی ایسا نہیں گزرا کہ یہ امت کسی نہ کسی صورت کی سلالت کا شکار نہ ہوئی ہو مختلف طور پر

امت مسلمہ کا فرض

امت مسلمہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے "یاایھا الذین امنو کونو قوامین للہ شھداء بالقسط" (اے ایمان والو اللہ کے لئے حق پر گواہ بن جاؤ) یعنی ان کا فرض ہے کہ وہ حق و صداقت کی گواہی دیں۔ آپ حق و صداقت کی کیسے گواہی دے سکتے ہیں جب تک آپ خود حق و صداقت پر قائم نہ ہوں۔ اس لئے قرآن مجید نے پہلے مسلمانوں کو حق و صداقت پر قائم ہونے کا حکم دیا۔ جب وہ حق و صداقت پر قائم ہو جائیں تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے سامنے حق و صداقت کی گواہی دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔ اس کے بغیر وہ حق و صداقت پر قائم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے قرآن مجید نے پہلے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا حکم دیا۔ جب وہ اتحاد و اتفاق پیدا کر ل

وہاں سے بے دخل ہو چکی ہے، قبلۂ مسجد حکومت ہو تو چکی، لیکن انھوں نے عربوں کو، مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا "اتقوا فی ربلطۃ دابہ" یاد رکھو تم بیشتر کا تاج پر ہو تم بیشتر مرحلہ پر پہنچ رہے ہو، آنکھ جھپکی اور ہار سے گئے، ہاتھ سے لغزش ہے، لے کو ہاتھ چوکا اور بیڑا غرق ہو جائے، اس لئے نہ غفلت کی گنجائش ہے نہ تساہل کی، نہ تجاہل عارفانہ کی۔

ملک کو تباہی سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے!

حضرات جس ملک میں اس وقت ہم رہتے ہیں، یہ ملک ہندوؤں کے ہمارے ملک کی دوسری بڑی طاقتوں سے نہیں رہتا، اس ملک میں بہت سے گلشن بہت ہی سبز، بہت ہی خوشنما بھی پائی جاتی ہیں، بہت سے [illegible] ہیں، بہت سے [illegible] ہیں، بہت سے [illegible]

(AIRCONDITIONED) ...ہوا کا بھیجنے ...
...ہوئے ...
...ہوئے ...
...ہوئ

بے مثال استاد بے مثال شاگرد

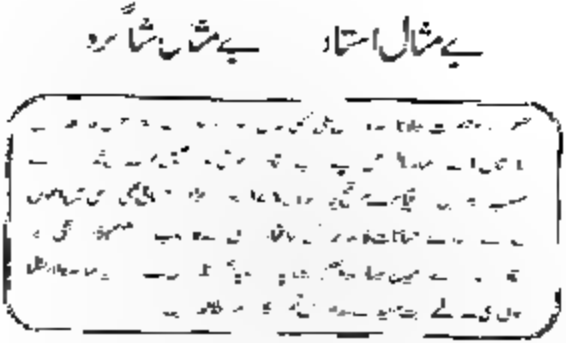

الحمد للہ محمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی لہ نشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد

استاد اور شاگرد کا تعلق

مادر تھیں ۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ان کے والد بھی بہت بڑے عالم تھے

ہر چیز تقدیر الٰہی کے مطابق ہوتی ہے

حضرات میں اتفاقیت کی مطلق کا قائل نہیں ہوں ۔ میں ہر کسی اتفاقی حادثہ کو بھی تقدیر ہی کا نتیجہ سمجھتا ہوں ۔ میرا عقیدہ ہے کہ ہر چیز تقدیر الٰہی کے مطابق ہوتی ہے ۔ اس کا ایک ادنیٰ سا ثبوت یہ ہے کہ میں نے ۱۸۸۳ء میں ایف اے کا امتحان دیا ۔ اس وقت میرا ارادہ تھا کہ بی اے کے بعد وکالت کا امتحان دوں گا ۔ اس لئے میں نے ایف اے کے بعد بی اے میں داخلہ نہیں لیا ۔ اتفاق سے اس سال بی اے کا امتحان ملتوی ہو گیا ۔ اس التوا کی وجہ سے میں نے ۱۸۸۴ء میں بی اے کا امتحان دیا ۔ اس کے بعد وکالت کا امتحان دیا ۔ اس طرح میرے دو سال ضائع ہو گئے ۔ اگر میں ۱۸۸۳ء میں بی اے کا امتحان دیتا تو ۱۸۸۵ء میں وکالت کا امتحان دیتا ۔ اس وقت میری عمر ۲۰ سال کی ہوتی ۔ اس عمر میں وکالت کا امتحان پاس کرنا بہت مشکل ہے ۔ اس لئے میں ۱۸۸۵ء میں وکالت کا امتحان نہ دیتا ۔ اس کے بعد میں نے ۱۸۸۶ء میں وکالت کا امتحان دیا ۔ اس وقت میری عمر ۲۱ سال کی تھی ۔ اس عمر میں وکالت کا امتحان پاس کرنا بہت آسان ہے ۔ اس طرح میں نے ۱۸۸۶ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا ۔ اس کے بعد میں نے ۱۸۸۷ء میں وکالت شروع کی ۔ اس وقت میری عمر ۲۲ سال کی تھی ۔ اس عمر میں وکالت شروع کرنا بہت آسان ہے ۔ اس طرح

شیخ حسین کے والد شیخ محمد حسین کو اس لیے [illegible] کہا جاتا تھا کہ ان کے
[illegible] تھے، مگر وہ کبھی کبھی شکار کھیلنے نکلتے تھے۔ ایک دفعہ [illegible] ان کی جوانی کے
بلاشبہ میں گذری تھی تو وہ [illegible] تھے۔ [illegible] وہاں شاہ عبدالعزیز کے والد شیخ
ولی اللہ [illegible] نے اپنے [illegible] کیا تھا۔ اور حدیث میں [illegible] سے ان کے
والد شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی سے جن کا ٹھکانہ یمن کے [illegible] تھا۔ وہ [illegible]
نے بلاد پاک و ہند میں [illegible] خواب صدیقی [illegible] کے [illegible] اور ان سے [illegible]
ہوئی تھی۔ حدیث نے [illegible] اور ان سے [illegible] حدیث میں [illegible]
فن حدیث میں [illegible] ایک ستون سمجھے جاتے تھے۔ [illegible] میں [illegible]
والد حدیث میں [illegible] بلکہ [illegible] دیکھتے ہوتے تھے۔ [illegible]
کی دولت بھی میرے [illegible] سے [illegible] کرنے [illegible] صاحب سے ان
شرطوں کے [illegible] جن شرطوں پر [illegible] لیا کرتے تھے۔ [illegible] کے حکم پر
اختیار ہوگا [illegible] بھی تھا۔ ہوگا کوئی حد [illegible] آن کیں، [illegible]
چاہے آن نہیں آن عرب صاحب کی زمانہ بیل پیداوار تھے جب شاردو سے [illegible]
نوازتے تھے اور تھوڑا بہت کا بھی مستحق سمجھتے تھے۔ [illegible] کوئی بڑا [illegible]
لیا ہمارے بھولی صاحب کا اور ان کا مگر قریب [illegible] عربی کا الف [illegible]
کہتے ہیں اور جس سے [illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں [illegible]
عربی کا پہلا حرف [illegible] کے [illegible]

یہ [illegible] ہے کہ [illegible] سے [illegible] کہ [illegible]
حالت علموں کو بھی لیکن میں [illegible] [illegible] [illegible]
وہ [illegible] عربی کی جگہ [illegible] الف [illegible] کرنا
آسان [illegible] میرے [illegible] [illegible] [illegible]
شروع [illegible] پڑھ [illegible] [illegible] [illegible]
واحد [illegible] [illegible] [illegible]

لیکن [illegible] ہے کہ [illegible] عربی کی الف [illegible] [illegible]

سے عرب صاحب سے اپنے حاصل مطلب میں تیز تھی، وہ طالب علم بھی ہو گئے
تھے، استعداد پیدا کر لی تھی اپنا مافی الضمیر عربی سے ادا کر سکتے تھے، وہ
عرب سے بھی صحیح تلفظ بھی عمل لکھنے سے پڑھتی، وہ توحید کا مراقبہ رکھتے تھے، وہ
قرآن مجید کے جلال و جمال سے خوب واقف تھے اور اس طرح اصول سے بھی اس کا
ذوق و شوق ایسا عطا کیا تھا کہ قرآن کی تلاوت اور ایمان کی حلاوت کا صحیح لطف حاصل
اس بیت علی مضطلیہ سلمہ کی دولت سے مشرف ہو گیا تھا، میں نے ادبی کتاب الاطلاع
العربیہ سے جس کا میں نے تقریباً تین بار درس دیا تھا، اس کے علاوہ نصاب کی
سب کتابیں تھیں عربی ادب کی آخری کتابوں یعنی الاطلاع، الجمل الادبیہ اور حماسہ ابی تمام
امیۃ العرب اور رسائل ابی العلاء اور اس کے علاوہ میں انھیں کا شاگرد ہوں، پھر میری ادیب اور خوش
نصیبی یہ بھی تھی کہ مجھے ان کی خصوصی توجہ کا وہ پچاس فیصد حصہ ملا جس کو یہ تمام سے کام لے
رہے تھے، یہ پچاس فیصد سے زیادہ ہے کیونکہ میرے شریک درس صرف ایک تھے
جو باب بڑی اور اعلیٰ (جامعہ دینیہ) میں عرض کر رہا ہوں، اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت
مدرسہ میں اور میں کوئی تیسرا مشغول نہیں رہتا تھا۔

حضرت! جامعات و کالج کی سب سے بڑی کوتاہی

میں ان حاضرین سے کہہ رہا ہوں جو کالج کی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور کالج کی
تعلیم میں اس کا مطلب ہے کہ وہ طالب علم جس نے اسلامی تعلیم کا ایک فیصد حصہ بھی نہ
پڑھا تھا، وہ صرف دو سال میں ایک اسلامی ادیب بن جاتا تھا، دوسرے عرب صاحب کے چھوٹے بھائی
تھے، ان کو عرب تو ہونا ہی تھا، وہ محبت میں بہت بڑھا ہوا تھا، یہ ایک بات تھی، یہاں سے پڑھ کر
جب میں ۱۹۵۱ء میں ہندوستان سے باہر نکلا تو ریاست سے لے کر جامعہ قرویین سے مصر و قاہرہ تک
کوئی بڑی جامعہ نہیں ہے جہاں خاکی سے میں جامعہ تھا نہ دیکھ سکا۔

دنیا کی تین بڑی جامعات

تین جامعات عالم اسلامی میں بڑی اور قدیم بھی مانی جاتی ہیں جامعہ کہی جاتی ہیں، جامعہ
قرویین، جامعہ ستونہ اور جامعہ الازہر، جامعہ زیتونیہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن جامعہ کے شیخ یا

ہوائس چانسلر ڈاکٹر الطیب بن جو لیکچرز میں میرے شریک کار رہے جامعہ رہتا۔ میں نے دیکھی تھیں وہاں کے حالات سے واقف ہوں۔ ڈاکٹر نجیب جو جامعہ ملیہ دہلی کے مورد ہوا۔ بہت ہی کمیٹیوں میں ہم دونوں ساتھ تھے اور اس کے علاوہ بھی محفلوں میں ملاقات ہوتی رہی عرب مصر کی مختلف انواع اور مسلکوں کو دیکھا۔ وہ بالخصوص جو بھی اور جامعہ الازہر القاہرہ کہلاتی ہے۔ وہاں گیا اور جامعہ ہر گئی بہت خوب دیکھا اس طرح سے کہہ سکتا ہوں اس لئے کہ اس کی عظمت و افتخار میں شاگرد کی حیثیت سے حصہ مجھے بھی ملا کہ میں نے عربی ادب کا ایک صحیح ذوق و سلیقہ والا استاد دیکھا جامعہ میں ایک علمی شہادت کے طور پر عرض کر دوں کہ عربی ادب کا ایسا صحیح ذوق رکھنے والا استاد جس سے میں نے اور دوسرے ساتھیوں نے کچھ پڑھا ہو ایک یہ ہوتا ہے کہ ادبی ذوق سے کیا ہو ایک یہ ہوتا ہے کہ ادبی ذوق رکھنے والا استاد جس سے میں نے اور دوسرے ساتھیوں نے کچھ پڑھ

سے ذہنی لذت یہ چیز حاصل ہوتا اور دوسرا اس کا مزہ دے سے ہوں اور ان لئے تھوں میں پانی بھر آیا ہے

استاد اور طالب علم کے درمیان ربط

حضرت یہ ایک حسی کیفیت ہوتی ہے، اسے صرف ذہنی کیفیت نہیں حالانکہ یہ ایک علمی اور ذہنی کیفیت بھی ضروری ہے اور مفید بھی ہے لیکن جب کسی طور پر یہ بات پیدا ہو جائے کہ معلوم ہوا کہ گم ہو گئے اور بس عرب صاحب بار بار فرماتے کہ ارے مقام نے یہ یا جملہ کیا مزہ دیا اور اتنی یاد دلاتے کو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو انتظار ہے کہ ہم اس خوبصورت جملے کو سے ذرا لطف لیں تا کہ وہ گفتگو دوسری طرف منتقل نہیں ہوگا تو طالب علم استاد کا ذہنی نہیں بن سکتا، مگر عربی کا شعر ہے تو ان کی حالت ایسی ہوتی تھی اور اس قدر جوش، خروش کے ساتھ پڑھتے کہ پورا کمرہ گونج اٹھتا بعض مرتبہ آدمی اچھل جاتے، مجھے آج تک یاد ہے اور میں یہ بات بتا سکتا ہوں کہ ان لوگوں سے شعر پسند تھے، اور یہی تعریف ہے ایک کامیاب استاد کی، آج کے طالب علم میں جو یہ بات بتا سکتے ہوں، خواہ اردو زبان کا معاملہ ہو یا عربی کا اس سے پوچھئے کہ آپ کے استاد کو کون کون شعر پسند تھے، یہاں میں بتا سکتا ہوں یا لکھوا سکتا ہوں، جو میرے استاد کو پسند تھے، اور وہ حزے لے لے کر پڑھتے تھے اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ عرب ہونے کے باوجود انھیں اردو شاعری کا بھی بڑا اچھا ذوق تھا، ان کی زندگی کا بڑا حصہ الہ آباد میں گذرا تھا جہاں انھوں نے بڑے بڑے اساتذہ سے پڑھا تھا اور ادب کا بھی ایک حاسہ ہوتا ہے جس طرح آپ حواس خمسہ سے واقف ہیں ایک حاسہ اور ہوتا ہے SCENCE سے آپ حاسہ سادسہ (چھٹی حس) کہئے اور وہ ہے حاسہ ادب جس کو حاسہ نہیں ملتا وہ چھٹی ہی لوشش کر کے کامیاب شاعر یا ادیب نہیں بن سکتا، یہاں تک کہ قدیما مدرج ہو سکتا ہے عروض داں ہو سکتا ہے، عامیاں نکال سکتا ہے، لیکن وہ صحیح معنوں میں ادیب نہیں ہو سکتا، اس لئے وہ حاسہ ادب سے محروم ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ابھی کئی حاسے اور ہوں گے جن کا ابھی انکشاف نہیں ہوا، ان میں سے ایک ذہنی حاسہ بھی ہوتا ہے بعض لوگوں میں ذہنی حاسہ نہیں ہوتا، ان کو معصیت یہ ہوتی ہے کہ ہزار ڈگریاں ہوں مگر وہ ذہنی حاسہ ان کے اندر موجود نہیں ہوتا، جو وہ اس سے کام لیں، جیسے بعض لوگوں کے اندر موسیقی (SCENCE) نہیں ہوتا ان کا حال یہ ہوتا

[illegible] DEAN [illegible]

[illegible] ENJOY [illegible]

[illegible]

[illegible]

میرے ساتھیوں کے بیٹے اس وقت وہاں گئے تو ایک دھوم مچی تھی ہمارا خاندان بڑا ہے ہم لوگ مل جل کر رہنے والے ہیں، اہم یہ تھی کہ وہاں سے گئے دو آدمی جب بھی جاتے ہوں، میرے حقیقی ماموں جان اس سے پہلے ہی ہجرت کر گئے تھے اور ایک میرے بھائی بھی امریکہ گئے تھے حقیقی ماموں سے یہ تھے کہ ایک چھوٹا سا خاندان جس سے تین تین افراد باہر تھے ان کے ایک لڑکے کے لئے یہی سوچا جا سکتا تھا کہ اس کو فکر ہی میں کمال پیدا کر لینا چاہئے یہی مقصود بنایا جا سکتا تھا لیکن کیا بات تھی کہ میرے بھائی کے دل میں یہ بات آئی کہ مجھے عربی پڑھانی چاہئے اور عربی پڑھنے کے لئے اس وقت بھی دیوبند تھا ندوۃ العلماء تھا مظاہر العلوم سہارنپور تھا لیکن قرعہ اس کے کہ ندوۃ العلماء سے فیض حاصل کرتا مجھے ایک عرب استاد کے سپرد کر دیا گیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عربی زبان سے میرے محبت نہیں رہی مجھے یاد ہے کہ پندرہ سولہ سال کی عمر میں کوئی مرتبہ لاہور آیا تو حفیظ جالندھری سے میری ملاقات کرائی گئی اور تعارف میں کہا گیا کہ یہ کاندھلہ سے آیا ہے جو آپ کی بیت اور "گل رعنا" کا حافظ ہے "گل رعنا" میرے والد کی تھی یعنی اپنے گھر کی دولت اور آپ کی بیت میں سے اتنی چڑھی تھی کہ آپ ایک مصرعہ پڑھتے میں دوسرا پڑھ دوں گا حفیظ جالندھری نے مجھ سے کہا کہ میاں ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم جاہلی میں سوچتے اور اردو میں شعر کہتے ہیں اس طرح انہوں نے یہ پوچھا کہ عربی میں سوچتے ہو اور عربی میں بولتے ہو عرب صاحب سے پڑھانے میں یہی سب سے بڑی خوبی تھی کہ وہ طالب علموں میں یہ احساس پیدا کر دیتے تھے کہ عربی گویا تمہاری زبان ہے، اور جو تمہیں الفاظ بتلاتے ہیں یہ کسی کی ملکیت نہیں تمہارے لئے بھی اسی طرح ہیں جیسا ان کے لئے جنہوں نے لکھے ہیں البتہ صحیح جگہ استعمال کرنے کا سلیقہ چاہئے کہ صحیح جگہ استعمال کر تمہاری بھی ہو جائے گی، سمجھو یہ تصرف ہے، یہ بات مجھے بڑے کام آئی عربی میں سے ایک مصرعہ تھا۔

للصبح سر سبعد الصبح من سبعد الظلام

ان کو معلوم تھا کہ یہ جملہ میں نے کہاں سے لیا ہے کبھی چند دن ہوئے تھے بچھاں سے پڑھے ہوئے لیکن اس قدر خوش ہوئے اتنا لیٹا پاتا بنایا اور اسی وقت مجھے ایک روپیہ انعام دیا۔ پھر عربی کی طرف بھی جو ملکہ میں بہت پسند کی جاتی ہے وہ بھی علامتی یعنی وہبی حساسیت پیدا کر دیا کرتے تھے کہ یہ خوبصورت یا خوبرو ہے وہ سر پر ہتھوڑے سے اور ایسا نہیں ہے کہ ختم ہو جائے یا مرد سے

[illegible] کی خصوصیت کا [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] کے نام سے
[illegible] کامیاب طریق تعلیم کے مطابق
[illegible]

[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

والسلام
[illegible]
[illegible]

قرآنی مطالعہ اور اس کے آداب

[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم الله يحيي الله من يشاء ويهدي اليه من ينيب O

قرآن مجید ہر موقع پر مشعل روشنی اور رہنمائی کرتا ہے

[illegible] قرآن مجید سے خواہش [illegible] کا سلسلہ قائم ہے جاری ہے گا یہ بھی ہے کہ ہر موقع پر مشعل روشنی اور رہنمائی کرتا ہے [illegible] ہوا کہ بھی کسی تقریر سے موقع پر بیٹھے [illegible] کہ پہلی بات میں [illegible] اور [illegible] آن لیا اس [illegible] قاری نے قرآن مجید کی تلاوت [illegible] کے [illegible] دل نے [illegible] پہلے [illegible] آیتیں مجھے [illegible] یاد [illegible] کے لئے [illegible] ہے مجھے [illegible] یہ غلطی [illegible] میں بھی [illegible] ہوا [illegible] [illegible] کرنے [illegible] قرآنی [illegible] موضوع پر [illegible] کیں تو [illegible] ہوتا [illegible] [illegible] نہیں [illegible] نے [illegible] پوچھا [illegible] [illegible] جو [illegible] اس کی [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]

قرآن مجید کی حکمت و موعظت

0

قرآن مجید کا مزاج صدیقی ہے

تعلیم قرآن و قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ اس سے قبل میں نے قرآن کریم پڑھا تھا لیکن اس وقت ان سے زیادہ پڑھنے میں مجھ پر اور ہی عالم طاری ہوا۔ ہر آیت کے مطالعہ سے قرآن کریم کی عظمت دل پر طاری ہوتی تھی۔ یہاں بھی کسی چیز سے متاثر یا دل کی [illegible] سے نہیں بلکہ قرآن کریم کی عظمت کا احساس ہی میرے قلب میں جاگزیں ہوتی تھی۔ مولانا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کچھ [illegible] ترجمہ کیا تھا۔ [illegible] کے [illegible] مولانا سید سلیمان ندوی نے [illegible] کے [illegible] مولانا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] مولانا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] مولانا [illegible] س

[illegible]

قرآن مجید پڑھنے کے لیے انسان مشرک کیوں ہوسکتا

[illegible]

عقل سے جو نہیں ہلکہ دل سے ہے

[illegible]

ان میں سے کوئی صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس کے
ثابت کرنے کی اس وقت ہمیں ضرورت نہیں ہے اور ہمیں یہ بھی ان عبارتوں کے
پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ جو جواب دینے والے ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔ ان کا تو یہ کہنا ہے کہ
ہے متقدمین میں سے بعض نے ان کو اس طرح ثابت کیا ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ
بلکہ یہ تو ان کا اپنا خیال ہے۔ عبدالباری صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے کہا تھا کہ
ہمیں ملنی چاہیے تو پھر متقدمین کی عبارت پڑھنی ہے۔ اب اس کا فیصلہ یا تو
صداقت والوں کی عبارت پڑھ کر یا کسی اور طریقہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ ایک بات ہے کہ
کون سی لے کر قرآن مجید سے کون سی بات نکالتے ہیں۔ اس کی مثال میں آپ نے
سنا ہے کہ ایک صاحب نے ملائکہ کے متعلق ایک طرح کی بات کہی تھی۔ اس پر ایک صاحب
نے مقابلہ پر دلائل دیئے کہ ان کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے۔ انہوں نے اپنے مقابلہ میں یہ ثابت کیا
کہ قرآن مجید میں جہاں صدقہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد قانونی نعمت ہے اور جہاں الصلوٰۃ
کا لفظ آیا ہے اس سے مراد قانونی حکومت ہے اور ثابت کیا کہ سارے قرآن میں یہ لفظ اس
معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مجھے اس وقت یہ کہنے کی بجائے اس کی تردید کرنی پڑی۔

ہدایت کے لئے قرآن آسان ہے

ہدایت کے لئے قرآن مجید آسان ہے اس میں کہیں کوئی شبہ نہیں لیکن جہاں تک اس
کے علوم کا تعلق ہے اس کے دقیق اور دقیق معانی کا تعلق ہے اس میں کسی چیز کے متعلق ہم
کہہ سکتے ہیں کہ ہم جو کچھ سمجھتے ہیں اس کے علاوہ سب غلط ہے۔ قرآن کے
بارے میں سب سے بڑی خطرہ والی بات یہ قائم کرنا جس خطرہ کی بات ہے۔ حضرت ابوبکر
صدیقؓ کا قول ہے۔ ای سماء تظلنی و ای ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالا
اعلم ۔ اے اللہ اس آسمان کے نیچے پناہ لوں گا اور کس زمین پر چلوں گا جس کتاب اللہ کی
آیت کے متعلق وہ کہی بات کہہ دوں جس کی کوئی بنیاد کوئی تحقیق نہیں۔ اس قرآن کے
بارے میں کتاب کرنا کیا ہے یہ حضرت عمرؓ خود کسی کے لفظ کے بارے میں فرمانے کہ اس
کے کیا معنی ہیں اور پوچھ تاچھ کی کہ تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اگر تجھے اس ایک لفظ کے معنی نہیں معلوم تو کیا غضب ہوا ہے کہ تمہارا اندازہ نظر یہ تا ہے کہ

میری اپنی کتاب

یہ پانچ نمبر اصل طالب علم کی پیشہ [illegible] ہیں کہ [illegible] ہیں
[illegible] تیھدی الیہ من یشاء [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible]

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین O

عالم اسلام میں اعلیٰ تعلیم کا مقصد و منہج

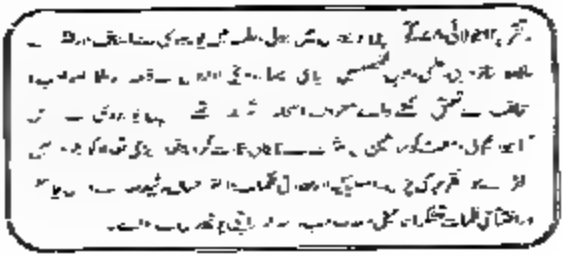

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین

علم ایک صداقت ہے

جناب والا سٹیج پر موجود معزز طلبہ و طالبات اور برادران عزیز! آج کی اس پر علم میں تقسیم کا قائل نہیں ہوں اور میرا عقیدہ ہے کہ علم ایک اکائی ہے جو شے نہیں بلکہ اس کو قدیم اور جدید، مشرقی و مغربی نظری اور عملی میں تقسیم کرنا صحیح نہیں اور جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

حدیث کم نظراں قصہ قدیم و جدید

میں علم کی دینی و دنیوی تقسیم کا بھی قائل نہیں ہوں۔ میں علم کو ایک صداقت مانتا ہوں یا یک مانتا تجزیہ جو کسی ملت و قوم کی ملک نہیں امانت ہوتی ہے۔ میں روشنی کے دوسرے سرچشموں کی بھی جغرافیائی، نسلی، تاریخی یا سیاسی حد بندیوں کا قائل نہیں۔ میں علم کو ایک وحدت مانتا ہوں اور جس کو کثرت نما پایا جاتا ہے اس کثرت میں بھی مجھے وحدت نظر آتی ہے۔ علم کی وحدت سچائی ہے سچ کی تلاش ہے علمی ذوق ہے اور اس کو پانے کی جستجو ہے اس کے باوجود میں جناب وائس چانسلر صاحب کا اور اس جامعہ کے ذمہ داروں کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے آج اس عزیز طلب علموں اور دانش علماء کے ان شعبوں کو مخاطب کرنے کے لئے منتخب

ے شخص کا انتخاب کیا ہے جس کا کام صحیح یا غلط طریقہ پر قطعاً یا شہرت کی خاطر کا انتساب اور تعلق قدیم طرز تعلیم سے ہے اس لئے میں انہیں یا ان سب کو جو اس انتظری اور آپ کی جامعہ کی اس فروغ علمی کا معترف ہوں کرنے سے میں کوئی تعریض نہیں کی کسی علم، ادب، شاعری، فلسفہ، حکومت، کسی بھی اس اصول کا قائل نہیں ہوں کہ جو اس کی دروی نہ ہو وہ حق آپ دوسرے عالم اور "دانشور" ہے اور یہ مان لیا گیا ہے کہ اس کے جسم پر دروی نہ ہو وہ حق خطاب ہے۔ لائق عزت و قسمتی ہے اور یہ شاعر میں بھی یہی حال ہے کہ جو اب ہی دکان نہ لگائے اور اس پر اب کا سائن بورڈ آویزاں نہ کرے اور اب کی دروی پہن کر کے مشاعرے میں یا کسی اور محفل میں نہ آئے وہ اپنی کا مرتکب ہے۔ لوگوں نے ان پیدائشی لا یوں اور شاعروں کا تصور بھی معاف نہیں کیا ہے جس نے جسم پر دروی نہ کھدائی نہیں، تبھی یہ ان کو بڑی سے اس دروی کے گوشوں سے اوپنی دروی نکل کی ہوا تو پھر میں علم کی اصلیت اور علم کی ترقی کا قائل ہوں جس میں خدا کی رہمائی ہو۔ میں شامل ہی ہے کہ علم ہے اور بھی طلب ہے تو خدا کی طرف سے فیصلہ میں کی نہیں، بہرحال سب کو اس حق کا احترام کرنا چاہئے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کی تقلید کی جائے۔ ہماری قدیم درسگاہوں میں جدید مایہ ناز کو دعوت دی جائے اور ہماری ان جامعات اور درسگاہوں میں ان لوگوں کو بلایا جائے جنہوں نے علم کے ساتھ ہی جانب اور سائنس کے پیدائت ہوئے علمی اور ادبی خیرات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

تعلیم کا اصل مقصد

حضرات میں شکر گذار ہوں کہ مجھے اس باوقار اجتماع میں ایک اپنے تجربے سے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جارہا ہے جو قابل اس ملک کی نہیں بلکہ شاید دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی کوئی اہم کردار ادا کر سکیں یا جس کے ساتھ میں سلام کہا آئے کہ اس تعلیم و تربیت کی رہمائی اور سربراہی کا ان کو موقع ملے۔

میں نے تعلیم کی عرض و غایت اور اس کی فائدے، مجھ کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے لیکن میں یہاں صرف ایک حوالہ دوں گا

مشہور برطانوی ماہر تعلیم Sir Percy Nunn نے تعلیم کی بڑی جامع، بلیغ تعریف کی

کتاب نمائی ہاں جلد ۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔

خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

میں کہتا ہوں کہ تعریف بہت بڑی چیز ہے لیکن جس چیز کی تعریف کی جائے وہ چیز اور وہ اقدار جن کے لیے بات کی جائے وہ بھی اہم ہونی چاہئیں۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے جو ادارے قائم ہوئے ان کا سرچشمہ بھی ان کا مرکز و محور یہ ہوا کہ وہ چیز جو ہمیں ورثے میں ملی تھی اس کی حفاظت کرنی ہے۔ اب اگر کوئی نظام تعلیم یا مدرسہ اس شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر اپنی طریقے پر یا جامد انداز میں طریقے پر مطالعہ پاکستان کی بنیاد پر اپنی سائنس کے ساتھ، سوشل سائنس کے ساتھ، ہیومن سائنس کے ساتھ یا اس طرح کے نظام تعلیم کے ساتھ پر بھی اس بنیاد پر اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے کہ ہم نے اس ورثے کی حفاظت کرنی ہے، اس کی پوجا کرنی ہے، اس کو دائمی شکل میں قائم کرنا ہے تو وہ ایک ذہنی شکنجے میں جکڑا جاتا ہے اور ادارہ بھی اور افراد بھی اس شکنجے سے باہر نہیں نکل پاتے۔ اس طرح سے ہماری ملت کے بیشمار ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہونے کے باوجود ہم ایک بڑی حد تک ایک بڑی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس تعلیم، تدریس اور تعلیم کے ادارے کے مربیان، منتظمین کے ذہنوں میں ان عقائد کے اور حدود کے درمیان میں اسلام ایک ترکہ (LEGACY) ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسلام ایک بڑی تعریف نہیں ہے Legacy of Islam اور Heritage of Islam پر بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اسلام کو میں ایک وراثت نہیں سمجھتا ہوں۔ میں اسلام کو ایک ایسا راستہ سمجھتا ہوں جس پر چلنے والا نہیں بلکہ راستہ اسے آگے چلنے والا ہے۔ وہاں کا نہیں بلکہ ثریا کا راہی ہے۔ وہ ان میں نہیں بلکہ اس کا کنٹرولر اور نگران (GAURDIAN) ہے۔ اس لیے جب ہم ادارے کی طرح پر اقدار کی بات کرتے ہیں تو کوئی اہل علم یا دانشور یہ نتیجہ پیدا کرے کہ اس کی سل ان تمام اقدار کے بارے میں ان تمام معاشرتی حیوانات کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہاں کچھ نہیں کہ ان سے اوپر کے ادارے ایک مقدس یا مقدس سمجھے گئے ہیں اس لیے ان اقدار پر اس طرح نہیں ہونا کہ ان کی حمایت سے یہ سیر ہو سکے کہ کسی نہ کسی طرح سے میں کہتا ہوں کہ وہ علم صرف متشدد بنا رہا ہے۔

اسلامی ملک کا مفہوم زیادہ اہم ہے

ALLWORLD ISLAMIC EDUCATION CONFERENCE

(PAPER

(Personality

Sense

(Disservice

کسی اسلامی ملک کی یا معجد کا امام بننے کی شرائط

آپ کے حالات [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اسلامی [illegible] ہم [illegible] سے [illegible] کی [illegible] دیا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] (LAYMAN) [illegible] چاہئے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [

شعور کی زندگی و بیداری میں اپنے مذہب کی موت سمجھتے ہیں، اس لئے کلیسا اور علم میں وہ کشمکش پیش آئی جس کی خونریز کہانی اور علم و کہانی ڈریپر کی مشہور کتاب میں آپ پڑھتے ہیں۔ یہ کشمکش اس لئے پیدا ہوئی کہ کلیسا کی بنیاد اس پر تھی کہ انسانی شعور جتنا سوچے سمجھے اچھا ہے، اسے نہ سوچے سمجھے کرو اور سلامتی چاہے، اسے انسان کا علم جتنا محدود ہے اچھا ہے بلکہ بہتر ہے کہ وہ علم سے بالکل عاری اور محروم ہو۔ اس وقت تک مسیحیت کی زندگی ہے، اسی وقت تک بائبل پر ایمان راسخ ہوگا۔ جدید تحقیق کی کتابیں بعض ایسی باتیں پیش کرتی ہیں کہ جن کی علم جدید تصدیق نہیں کرتا بلکہ اس کی نفی کرتا ہے، اس لئے کلیسا اپنی خیریت اسی میں سمجھتا تھا کہ مسیحی کا شعور بیدار نہ ہونے پائے اور علوم ترقی نہ کریں، اس لئے وہ علم کی راہ میں سد سکندری بن کر کھڑا ہو گیا۔ علم کے لئے وہ سنگ راہ ثابت ہوا بلکہ اس کلیسا نے علم کو اپنے مدمقابل اور حریف سمجھ لیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علم تو انسان کی فطرت کا ایک تقاضا تھا، علم تو انسان کے اندر ایک حد یہ تھا، علم تو خدائی ایک نعمت تھی۔ علم تو دنیا کی ایک ضرورت تھی، علم تو خدا کے بھلے بھولے بندے کو بڑھنے کے لئے پیدا کیا تھا۔ مٹنے اور مرجھانے کے لئے نہیں پیدا کیا تھا۔ صدیاں صدیاں مٹ نہیں سکتیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کلیسا کو علوم کے مقابلہ میں اور لوگوں کے طلب علم اور شوق جستجو کے سامنے جھکنا پڑا۔ یہ واقعہ تھا جو اگرچہ مسیحی یورپ میں پیش آیا لیکن اس کا اثر تقریباً تمام مذاہب پر پڑا اور بہت سے لوگوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ علم و عقل اور علم و مذہب کی ترقی ساتھ نہیں چل سکتی، تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے مجھے افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کھوٹے روپے کے لئے بعض اسلامی ملکوں میں بھی یہ غلط خیال پیدا ہوا، لیکن اسلام چونکہ اس سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا، اسلام کی روح اس فکر اور اس سے باز ہے، اس لئے یہ چیز زیادہ عرصہ رونما نہیں رہ سکی۔ اور یہ مصنوعی کشمکش عالم اسلام میں قائم نہ ہو سکی۔ مسیحی یورپ کے لئے یہ پیدا تو ہوئی لیکن بہت جلد مغربی ممالک کا یہ سایہ دور ہو گیا۔

علم کی قسمت قلم سے وابستہ:

میں یہ کہتا تھا کہ اسلامی یونیورسٹیوں اور اسلامی جامعات کا ایک فرض تو یہ ہے کہ علم و دین میں یہ تصادم پیدا نہ ہونے پائے جو مسیحی یورپ میں بیان مذاہب میں جس کا علم و عقل کے

ساتھ دی گئی تھی نہیں تھی بلکہ وہ علم و عقل سے بھی اور نظر اور غور بلکہ اس کی جڑ تحقیق میں اصل ذات الٰہی پہنچے ہوئے اور اسی حالت میں وہ پہلے پہلے وہاں تو اس بات کی گنجائش ہو سکتی ہے، لیکن اس نے سب سے پہلے اپنے دین کا اور اپنی دعوت کا اور اپنے علم کا اعلان اس طرح کیا:

اقرء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم

(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

جس نے نبی امی کی پہلی قسط میں وہاں یہ وحی کے پہلے چھینٹے میں بھی اس قلم کو، اس حقیر قلم کو فراموش نہیں کیا جس نے حقیقت کو فراموش نہیں کیا کہ علم کی قسمت قلم سے وابستہ ہے۔ غار حرا میں اس تنہائی میں جہاں ایک نبی امی اللہ کی طرف سے وہ پہلی ہدایت کے لئے پیغام لینے گیا تھا اور جس کا یہ حال تھا کہ اس نے قلم کو دیکھا نہ دیکھا ہوگا، خود قلم کے فن سے واقف نہیں تھا، اب خیال کیجئے کہ دنیا میں ایسی تاریخ نہیں مل سکتی ہے اور اس سند کی کاپی ہو سکتا ہے کہ کسی کی پہلی وحی ایک امی کے ذریعہ ایک ایسے ملک کے درمیان کہ جہاں علم کا بندوبست نہیں تھا، جامعات اور دانش گاہیں وہاں نہیں تھیں، جہاں حرف شناسی بھی نہیں تھی، وہاں اس نبی پر وحی نازل ہوتی ہے اور پہلی یاد وحی نازل ہوتی ہے اور ماں اور زمین کا رابطہ صدیوں کے بعد قائم ہوتا ہے، اس کی ابتدا "اقرء" سے نہیں، اس کی ابتدا "عمل" سے نہیں بلکہ اس کی ابتدا ہوتی ہے "قلم" سے تو خود پڑھا ہوا تھا اس پر جو وحی نازل ہوئی ہے کہ میں اس کو خطاب کیا جاتا ہے کہ "اقرء" اس لئے کہ تمہیں جو امت دی جانے والی ہے وہ امت صرف علم کی پیاسی نہیں ہوگی بلکہ وہ علم آموز ہوگی وہ علم کی اس دنیا میں امامت کرنے والی ہوگی، جو دور تمہیں دیا جاتا ہے صلاح اور ہدایت کا خود قرآن سے ملے گا اور وہ دور ہدایت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور جہالت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور علم و حکمت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور تہذیب کا دور نہیں ہوگا، وہ دور علم کا دور ہوگا عقل کا دور ہوگا، حکمت کا دور ہوگا تعمیر کا دور ہوگا انسان دوستی کا دور ہوگا، وہ دور ہوگا کہ جس کے لئے پہلی بار

[illegible] قوم سے [illegible] ومک الذی خلق [illegible] راستے سے [illegible] علم کو [illegible] ہوں چاہئے [illegible] ضمانی [illegible] انقلاب انگیز [illegible] کرسکتا [illegible] "اقرأ" کے لفظ سے شروع ہوئی "اقرأ" قرأت کا لفظ [illegible] نہیں ہے [illegible] سے بھی ہے [illegible] سے بھی ہے [illegible] ہے بلکہ وہ علم جو قلم کے ساتھ ہے کاغذ کے ساتھ ہے بلیکبورڈ کے ساتھ ہے [illegible] ہے "اقرأ باسم ربک الذی خلق

یہ آیت علم سے الگ نہیں ہوسکتا

اپنی برگزیدہ پیدائش ہے یہ کہا ہے "علم الانسان مالم یعلم" علم انسان کو بخشا۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس امت کی اور جس نظام تعلیم کی بنیاد قرآن سے پڑی اور قلم کے ذکر سے پڑی اس ملت کا اور اس قوم کا اور اس امت کا ساتھ کبھی قلم سے کبھی چھوٹ سکتا ہے یہ کبھی ہو نہیں سکتا ہے۔

دوسری بات ہے کہ اب اس امت کے لئے جو دانش گاہ تعمیر کی جائے جو نظام تعلیم مرتب کیا جائے اس میں جو بنیادی چیز ہو وہ حاصل کلام اور بنیاد اصول ہے وہ یہ ہے کہ یہ علم یہ نظام تعلیم ان اقدار پر ان حقائق پر اور ان عقائد پر ایمان کو راسخ کرے اور یہ پختگی صرف دل کی راہ سے نہیں بلکہ دماغ کی راہ سے بھی ہو یعنی دل و دماغ دونوں مطمئن ہوں جب دل اور دماغ دونوں مطمئن کیسے ہیں تو فرد کی روح میں کشش پیدا ہوتی ہے یہ کشش پھر مسیح ہوں جائے گی پہلے اپنے سے ملے ہوئے سے پھر اپنے سے کمزور یا پھر مخالف سے تو اس طرح ہوگا کہ فرد اپنے معاشرہ سے دست گریباں ہوگا یہ ہے امت گریباں ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ یہ صلاحیتیں اس صلح کی اس بھلے کو سمجھانے میں اس بھلے کو سمجھنے میں اور خیر کے کام میں صرف ہوں گی پہلے اس بھلے کو پھر اس سے بعد غیر کو اور تمام صلاحیتیں اس پر صرف ہو جائیں گی بعض مسلم قوموں کے رہنماؤں نے اس طریقہ پر کام کرنا شروع کیا کہ پہلے ماضی کا مطالعہ بنائیں، پہلے حقائق، عقائد کا مطالعہ بنائیں پھر اپنی رائے پیش کریں اس میں ان کی عمریت گئی اور ان کو وقت دیا گیا تھا کام کرنے کا وہ ختم ہو گیا اور وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے۔ جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ ان عقائد اور حقائق پر یقین کو استوار کریں اور صرف عقل کی راہ سے نہیں بلکہ دماغ کی راہ سے بھی کہ ایک طرف دل ان کا حصہ بنے ہو اور ان کو اپنی جگہ میں اپنی گہرائی میں جگہ دے تو دوسری طرف دماغ کا کام یہ ہے کہ دلائل کے لئے دلائل فراہم کرے اور وہ بھی اس طرح سے مطمئن ہو جس طرح سے دل مطمئن ہو اس لئے اس نظام تعلیم کی سب سے بڑی خامی یہ سمجھتا ہوں یہ خاص طور سے مسلمانوں کے سلسلہ میں کہ وہ ان حقائق پر ان اقدار پر اس قسم کے اس تعلیم اور تسلسل کا ان کا ماحول کا ان یونیورسٹی گرجیشن کا ان اسکولوں کا مفکرین کا معین مقصود کرے اور ان کو اس قابل بنائے کہ وہ دماغ سے ان کے لئے دلائل فراہم کریں دنیا میں جو علمی ذخیرہ پرانا یا پھیلا ہوا ہے وہ اس کو اپنے اس دعوے کے ثبوت

[illegible]

سیرت سازی

[illegible] قول اقبال یہ کہ کے [illegible] اسلام [illegible] اور نظام سمجھتے ہیں کہ اس [illegible] ہے، وہ [illegible] ہے کہ [illegible] کا [illegible] کا [illegible] ہے۔ وہ [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

ہر [illegible] دام [illegible] مرغ [illegible]
کہ [illegible] بلند [illegible] آشیانہ

اور اقبال نے کہا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملک یا عزت ملت صاحب پیغام ملت بنانے میں صرف کرے یہ دو چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اس دماغ کو وہ غذا ملی جائے وہ روشنی دی جائے کہ جس سے دل و دماغ دونوں مل سکیں تعاون کے ساتھ ایک دوسرے کی رفاقت کے ساتھ ان حقائق اور عقائد پر ایمان کو پائے اور دوسروں کو کہنے، قائل ہونے کا موقع دیں اور انہیں مطمئن کریں۔

آپ یہ دیکھیں کہ آپ ابھی صداقت کے کتنے حصہ میں پہنچے ہیں۔ میں صفائی سے کہتا ہوں کہ اب کسی ملک کی یہ تعریف نہیں کہ وہاں کتنی یونیورسٹیاں ہیں۔ یہ کوئی تعریف اب بہت پرانی ہو گئی ہے بلکہ قابل قدر بات یہ ہے کہ علم کے شوق میں مسلسل ترقی ہو رہی ہے اور علم کو پھیلانے کے جذبے کتنے ہیں کتنی اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اپنی قوم کو صاحب شعور، مہذب اور باضمیر قوم بنانے کے لئے کتنی تعداد میں وہ نوجوان موجود ہیں جو اپنی اپنی سربلندی اور "انا" سے آنکھیں بند کر کے اس مقصد کے لئے اپنے کو وقف کرتے ہیں۔ اصل معیار یہ ہے اور یہی معیار ہونا چاہئے۔ کتنے نوجوان ایسے ہیں کہ جو دنیا کی تمام سائنسوں اور ترقیوں سے آنکھیں بند کر کے کسی گوشہ میں خموش علمی کام کر رہے ہیں۔ ملت کی سربلندی کے لئے یا کسی نظریہ کی ریاضت کے لئے یا کسی بھی تحقیق کے لئے اور اپنے ملک کو طاقتور بنانے کے لئے۔

یہی وہ حقیقی مقصد ہیں، جن کی صرف پڑھا لکھا دینا اور ملازمت کے قابل بنا دینا میں سمجھتا ہوں اب کسی جامعہ کے لئے قابل تعریف نہیں اور نہ ہی چند سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے وائس چانسلر اور جو اس جامعہ کی رہنمائی کرنے والے ہیں وہ اس پوزیشن کو قبول کرنے پر کبھی تیار ہوں گے کہ ہماری جامعہ کا مقصد صرف یہ رہ جائے کہ پڑھے لکھے نوجوان ہزاروں کی تعداد میں پیدا ہو جائیں اور حکومت کے کارخانوں اور دکانوں میں فٹ ہو جائیں اور پتہ نہ چلے کہ وہ کہاں گئے۔

مقصود ہنر سوز حیات ابدی ہے

اس جامعہ کا مقصد جو ایک ایسے نازک ملک میں، ایسے نازک دور میں قائم ہو رہی ہے کیسی ہونا چاہئے کہ وہ اس انتشار کو رفع کرے جو تمام مسلم ممالک اسلامیہ میں تقریباً سو برس سے نمایاں

[illegible]

زرخیز زمین مردم خیز خطہ

[illegible]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد

ملک کی عظمت کا حقیقی معیار

اس تقریب کے صدر بزرگان محترم اور ظرفائے محترم،

مجھے بڑی مسرت اور خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں آپ کی اس بیٹھک میں ہو پایا ایک ایسے کام اور مقام کو لگتی ہے جس کے ساتھ جڑا ہوا ہوں میں اس مسرت الزامی کے لئے تو پوری ٹیم کے سربراہوں کا شکر گزار ہوں

کسی ملک کی ترقی اور اس کی خوشحالی کا معیار صرف یہ نہیں ہے کہ اس میں یونیورسٹیوں کی کتنی تعداد ہے اس کی زمین میں زراعتی صلاحیت کتنی ہے اس کے خزانے کتنے ہیں اس میں کتنے سرمایہ کار پائے جاتے ہیں اس کا جغرافیہ کیسا ہے؟ بلکہ ملک کی عظمت کا حقیقی معیار یہ ہے کہ اس کے مکین میں وہ تحقیق کرنے کا شوق یا کتنا حاصل کتنی تحقیق دانش گاہیں اور یونیورسٹیاں ہیں اگر کوئی ملک ایسے کچھ اعتبار سے ترقی یافتہ ملکوں کے برابر ہے اور ہمارے ملک میں بھی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں بڑے بڑے تحقیقی کام ہو رہے ہیں بڑے بڑے تحقیقی مجلے بھی ہیں لیکن اس میں دو چیزوں کی تحقیق کا حاصل علمی اور تجدیدی نہیں یا جو ہونا چاہئے اس کا فی صد نہیں ہے ہماری ریسرچیں ملک کر چکے ہوں تعریف کی جائے یا تحقیق کا سرکرنے سے اللہ مبارک انسان کی رسائی کے جو اصل مقصود ہے اور نئی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہمیں

[illegible]

یہاں آ کر خوشی حاصل ہوئی

[illegible]

نظریات، فلسفوں اور علمی تحقیقات و ظلمت کا غلبہ جاری ہے

علمی مجلس برائے تحقیق

[illegible]

کاش یہ مضمون اسلامی ملکوں میں ہوتا

[illegible]

آپ دوسروں پر کیا حاصل کریں

[illegible]

[illegible]

مسلم قوم کے زوال کی رفتار میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو گیا کوئی روپ تم نے اختیار
میں آپ کو کیا کہوں
میں آپ کو کیا کہوں
میں آپ کو کیا کہوں

ڈاکٹر زین العابدین کے نام مرحوم کا خط

خدا کرے آپ کے پاکستان کے سفر کی تمام تلخیاں دور ہو گئی ہوں اور وہاں کے دوست بھی روشن خیالی کا ثبوت دے رہے ہوں۔

ڈاکٹر اشتیاق کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس سے مجھے بڑا رنج ہوا ہے۔ میں ان کی ذہانت کا قائل ہوں اور ان کی علمی صلاحیتوں کا بھی معترف ہوں۔ ان کی ذات سے مجھے کوئی ذاتی رنج نہیں پہنچا ہے۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑا رنج ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی ذہانت اور علمی صلاحیتوں کو کس طرح ضائع کر دیا ہے۔ ان کی ذہانت کا یہ حال ہے کہ ان کے ہم عصروں میں کوئی شخص ان کے برابر کا نہیں ہے۔ ان کی علمی صلاحیتوں

۔۔۔ انقلاب ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

[illegible]

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

میرے عزیز بھائیو مجھے آپ کی اس مجلس میں کروہ مسرت ہوئی جس کو کسی اپنی محبت کے عوام سے یا عزیز سے لمبے عرصہ کے بعد ملنے سے پوچھنا چاہئے جس کو نوجوانوں پر اور ملت کے دیہاتوں پر اپنا خون نثار کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہو اور جو اپنے نوجوانوں کو دیکھنے کی تمنا کرتا ہو جس کے متعلق اقبال نے کہا ہے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

خدا کے گھر میں ایک جگہ پر ایسے نوجوان جنہوں نے پختہ عزم کے ساتھ عہد کیا ہو اور جنہوں نے ارادہ کیا ہو کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے کام کریں گے اور صراط مستقیم پر چلتے رہیں گے

صراط مستقیم پل صراط ہے:

صراط مستقیم اصلاً تو صراط مستقیم ہے لیکن کبھی پل صراط کی شکل اختیار کر لیتی ہے کہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز۔ خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ خدا نے ہم کو اس پل صراط کے لئے انتخاب کیا ہے اور اس راستہ سے وہ ہم کو اپنا مہمان بنا چاہتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب مصائب پر انعامات ملیں گے قیامت میں تو وہ جنہوں نے اسلام کی راہ میں مصیبتیں اٹھائی

ے اسی لیے اس کی تمنا تھی کہ وہ اپنے ہم قبیلہ لوگوں کو بھی اس نعمت سے مالا مال دیکھے۔ اس نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بھی اس نعمت سے مالا مال دیکھنے کی خواہش کی

ہم نے ان کے دلوں کو تھام لیا

وربطنا علی قلوبھم "ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا" ہم نے ان کے دلوں کو تھام لیا، مضبوط کر دیا کہ جب لوگ پریشان ہو جاتے ہیں تو ان کا دل کسی چیز سے نہیں لگتا، وہ کسی کی بات پر توجہ نہیں دیتے، ان کا ذہن کہیں اور چلا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا، انہوں نے کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہیں پکاریں گے۔ ہم نے اس سے بڑھ کر غلط بات نہیں کہی ہوگی، ہماری طرف سے یہ بات بالکل غلط ہوگی، یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں، ان کے پاس ان کے حق میں کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔"

وادیٔ گلزار، وادیٔ پرخار

اب وہ لڑکے کہتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ بات ناقابل برداشت ہو گئی ہے کہ ہم

ضرورت کی

تین باتیں

[illegible] تین باتیں [illegible] ہیں [illegible] ان پر [illegible] ہے [illegible] ان تین باتوں کے ساتھ [illegible] اللہ پر [illegible] ہونا چاہیے [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] ان [illegible] ہیں [illegible] ان [illegible] ہے

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

مسئلہ ہدایت کا مقابلہ

سلام کے ساتھ میں رہنا سیکھیں

کتاب حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

اپنی فکر کیجئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اخلاص، جذبہ قربانی اور جوش و ولولہ

محمد اسلم غفاری، مدیر ماہنامہ الحرم، کراچی

۲۔ وراثت کا نظریہ

[illegible]

اخلاص

[illegible]

علماء اور تعلیم یافتہ طبقہ کی ذمہ داریاں

[illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین المصطفی اما بعد

فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ ہٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

علماء اور تعلیم یافتہ طبقہ کی ذمہ داریاں

[illegible]

یہ دین ہدایت سے نہیں بلکہ علم سے پیدا ہوا ہے

...

اسلام اور علم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

...

[illegible]

ایثار و قربانی

[illegible]

اسلام اور علم کا دائمی رشتہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہلی وحی میں علم و قلم کا تذکرہ

[illegible]

تعلیم، علم کی ضرورت اور اس کا نظام

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

وارثوں کا کام ہے ان کو ان خرافات سے بچانا ہے جو ان کے ساتھ لگ کر
ان کے اصل مقام سے ان کو گرا دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اصل حیثیت
جاتی رہتی ہے۔ ان کی شخصیت ان کی اصل حیثیت سے ہٹ جاتی ہے
اور وہ ایک ایسی چیز بن جاتے ہیں جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں
رہتا۔ اس لئے ہمارے بزرگوں نے اس کو اختیار نہیں کیا
وہ ہمیشہ اس سے بچتے رہے۔ اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے۔ ان کی
قبروں کو نور سے بھر دے۔ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کی
مغفرت فرمائے۔ ان کے لئے ہمارے دل میں محبت پیدا کرے۔ ان کی
ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں۔ ان کی راہ پر چلیں۔
ان کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔ یہ ہے ان کی عظمت کا راز۔
یہ ہے ان کی بڑائی کا راز۔ یہ ہے ان کی بزرگی کا راز۔ یہ ہے ان کی
عظمت کا راز۔ یہ ہے ان کی بڑائی کا راز۔ یہ ہے ان کی بزرگی کا راز۔
یہ ہے ان کی عظمت کا راز۔ یہ ہے ان کی بڑائی کا راز۔ یہ ہے ان کی
بزرگی کا راز۔ یہ ہے ان کی عظمت کا راز۔ یہ ہے ان کی بڑائی کا راز۔
یہ ہے ان کی بزرگی کا راز۔ یہ ہے ان کی عظمت کا راز۔ یہ ہے ان کی
بڑائی کا راز۔ یہ ہے ان کی بزرگی کا راز

[illegible]

[illegible] 1983ء/26

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ امابعد

انسانی کوشش کے آثار مضمحل

حضرت علی جاں آرزو دہلوی کے ایک شاگرد کی ایک غزل کے مقطع پر اصلاح دیتے ہوئے فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

یہ شاگرد ہے کس کا پتہ نہیں چلتا آں قدر ہیں

وان لیس للانسان الا ما سعیٰ (اور انسان کو صرف وہی ملتا ہے جس کی کوشش وہ خود کرے)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرہٹوں کے شہر و قصبے

رضا کارو! تیار ہو جاؤ ہمارے نگران جمعیت دعوت اسلامی

ہوجاتا ہے، دل کے لگنے کی بات ہے اور کچھ بھی نہیں، دس سے لگ گئی اللہ سے ایک بندہ کے تو دارالعلوم دیوبند کھڑا ہوگیا، یہ کیا ہے؟ حضرت حاجی عابد حسین صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال پیدا ہوا اللہ نے اس کی بنیاد کردی، دوسرے اس کی نگرانی کرتے رہے، اور ایسے ہی (جس کی طرف ان لوگوں اور عزیزوں کا انتساب ہے) مدۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ سے دل سے لگ گئی، اور دیکھئے کتنے ساتھی تیار ہوئے، اور آج ندوۃ العلماء دنیا میں شہرت ہے، اور ایسے ہی مدرسہ مظاہر علوم ہے بانیوں کے عزم واخلاق کا کرشمہ ہے، اور جو بھی بڑے بڑے جامعات ہیں، ازہر، ربوا اور کوئی جامعہ سب کے پیچھے آپ کو کوئی شخصیت نظر آئے گی پھر وہ شخصیت اپنے ساتھی بنالیتی ہے۔

اجتماعی کام کی شرطیں

اللہ کو جب کوئی کام منظور ہوتا ہے، تو اس کے بانی اور ذمہ دار شخصیت کی طبیعت میں صلاحیت پیدا کردیتا ہے کہ وہ ہر ایک سے کام لے سکے، سب کو ملا کر رکھے، اپنے کو جھکا کر رکھے دوسرے کو بڑھا کر رکھے، یہ علامت ہوتی ہے کہ اللہ کو مجھ کام لینا ہے، اور جب اللہ کو کام لینا نہیں ہوتا شخصیت تو ہوتی ہے لیکن وہ ہنگڑا کوئی اس کے ساتھ کام نہیں کرسکتا سمجھ لیجئے کہ کام ہونا منظور نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ شخصیت بھی پیدا کرتا ہے، اور اس کے ساتھی بھی پیدا کرتا ہے، اور اس شخصیت کے دل میں ان کی قدر، اور ان کے دل میں اس کی عزت اور اس کا اعتراف، اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بجائے اطاعت وامثال آنکھ کو بھی کھڑا کردیا ہے وہ بھی سعادت سمجھتے ہیں، کہ آپ تو ابتدا سے کام سے رہے ہیں، ہم لیتے رہیں لیکن ہمیں موقعہ دیجئے کہ ہم خدمت کریں، ہمارا بھی حصہ ہوجائے۔

عمارت کے تین پتھر

اس طرح کم سے کم تین پتھر ہوتے ہیں، ایک اصل کام شروع کرنے والا، ایک اس کے ساتھی اور ایک کے ساتھ اس کے معاونین یہ تینوں جب پیدا ہوجاتے ہیں، تو چوتھی چیز مدرسہ کی شکل میں، جامعہ کی شکل میں نکل آتی ہے، اور دنیا دیکھتی ہے کہ کتنا بڑا دارالعلوم قائم ہوگیا،

مسلمانوں میں تعلیم کی کمی

پہلا دل جوں چھ اشیں

وما توفیقی الا باللہ العلیم العظیم

فتح وغلبہ کے دو ہی نظام

[redacted]

الحمد للہ، کفی وسلام علی عبدہ الذین اصطفی اما بعد

دو اہل نظام

[redacted]

مسلمات قانون میزان عدل

[redacted]

[illegible]

دلائل سے بے نیاز

[illegible]

دوسرا انتظام

[illegible]

رہنمائی کرتا ہے۔ ایسے متقی معاشرے کے قیام میں جس میں خوف خدا اور ملائیت کا [illegible] ہو اور جس کی داخلی اور خارجی حفاظت ہو، جس میں لوگوں کو مذہبی معروف کی سہل ترین وسیع ترین اور صلاحیتوں کو نشوونما دینے والے حالات میسر ہوں کہ ان کی زندگی اس مطلوب عمل اور اعلیٰ مقصد تک آسانی سے پہنچ جائے جس کی خاطر کائنات کی تخلیق عمل میں آئی۔

طبعی نظام کی شکست

یہی وہ نظام ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، مادی نظام کے تمام طبعی قوانین میں ترمیم کی اور کبھی کبھی یہ معجزات بھی رونما ہوئے جو مقاصد کا تعاون کرتا ہے۔ فطری نظام اور کبھی شرعی نظام جو عقل انسانی کا خلاق ہے نتائج ہوتا ہے۔ اور یہی کائنات کا مقصد وجود ہے۔ اسی مقصد تخلیق کی خاطر تو یہ فطری نظام کام جاری ہو جاتا ہے۔ جب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے میں ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت آگ میں حرارتی طبعی عوامل کارفرما تھے آگ ہزاروں سال سے حرارتی تھی لیکن ابراہیم کے لئے اپنی روایات، اخت طرز تخلیق، بجھنے کے باوجود ایک واقعہ بھی ایسا نہیں کیا کہ آگ نے اپنے فطری عمل سے کسی بادشاہ یا عالم کے احترام میں پس وپیش کیا ہو۔ کیونکہ یہ اس کا کام تو جلانا ہی ہے لیکن طبعی تقاضوں سے آگ کا کردار اس شرعی نظام سے ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس وسیع کائنات کی تخلیق کی ہے جس میں آگ اپنی ماہیت طبعی، سرد اور گیلی اشیاء اور مختلف عناصر میں اس سے جس آگ کی فطرت و ماہیت سے معاملہ ہوئی تو آگ کو حکم دیا گیا کہ وہ نہ جلائے۔ آگ سے جلانے کی وہ صلاحیت سلب کر لی گئی جو ابتدائے آفرینش سے اس میں موجود تھی۔ آگ سے شاید وہ نہیں آواز آتی ہو جسے ہم اور آپ سنتے ہیں اور کوئی اور انسان کہ جو دور دراز بیٹھ کر یہ جلانا میں وہ آسمانی اور کس سے نہ جلانے کی وصیت عطا کی لیکن ابراہیم کی جس مقصد کی خاطر تخلیق ہوئی ہے اور انہیں نبوت سے سرفراز کر کے تبلیغ و ہدایت کے لئے مخلوق کے پاس بھیجا گیا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ اور رفیع مقاصد ہیں کہ جن کے آگ کے اپنی خاصیتوں کے ساتھ ہزاروں بار ٹکرانا ہوتا ہے۔ ابراہیم کے پٹھوں تک کو چھونا چاہتی لیکن کیا پاک و مقدس جسم اور سوختہ قلب سلیم جو نبوت کا مسکن اور امین ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے متعلق فرمایا۔

ولقد ارسلنا ابراهيم بشرى قالوا سلما قال سلم فما لبث ان جاء بعجل حنيذ

اس سے پہلے ہم نے ابراہیمؑ کے پاس اپنے فرشتوں کو خوشخبری دینے کے لیے بھیجا تھا اور ہم ان کو خوب جانتے ہیں

اس مرحلہ پر ہم کو ایک اور بات بھی سمجھ لینی چاہیے۔ قرآن کی مختلف جگہوں پر اس قصہ کے جو اجزاء بیان ہوئے ہیں ان کو ملا کر پڑھنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ فرشتوں کا پہلا گروہ جو حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا تھا وہ صرف بشارت دینے کے لیے آیا تھا۔ اس کا کام صرف یہ تھا کہ ان کو ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دے دے۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آیا جو قوم لوط کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس کا کام یہ تھا کہ قوم لوط کو ان کے جرائم کی سزا دے کر ان کی بستیوں کو تباہ کر دے۔ اس گروہ کے ساتھ ایک تیسرا فرشتہ بھی تھا جو حضرت لوطؑ کی بیوی کو ہلاک کرنے کے لیے مامور کیا گیا تھا۔ یہ تینوں فرشتے پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور پھر وہاں سے حضرت لوطؑ کی طرف گئے۔

ذٰلِكَ بَشِيرٌ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

یہ ہے وہ بات جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔ اے نبیؐ، کہو کہ میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا

حیا کی بے سروسامانی اور بے اسبابی

اس تشریح سے یہ بات خود بخود سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حیا کے لیے کوئی جگہ جس قوم میں نہ ہو وہ قوم کیسی اپنے اندر انسانیت کی کتنی اور کیسی کچھ کمی محسوس کرتی ہے۔ اس پر بہت سے اعتراض کرنے والے خود ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں مدنی اور اس کی قوم میں تعلیم کے ذریعہ سے یہ حیا کی حقیقت دل میں جاگزیں کی گئی تھی۔ اس کے ثبوت میں قرآن کے واقعات، دلائل اور شواہد سے پہلے جب لوطؑ اپنی قوم کی طرف مخاطب ہوئے تو ان کی قوم نے کہا:

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ

انہوں نے جواب دیا "تو خوب جانتا ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں"

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

اور اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے "نکالو ان لوگوں کو اپنی بستی سے، بڑے پاکباز بنتے ہیں یہ"

قالو بسبب ما فعله كثير مما نقول ولا نراك تصلي ولا
تصلك ولا تحسك ولا تعد علينا

وبدئي فرعون فقوله قال يا قوم ليس لي ملك مصر وهذه الانهار
تجري من تحتي افلا تبصرون اي انا خير من هذا الذي هو مهين ولا يكاد يبين
فلولا القي عليه اسورة من ذهب اي جاء معه الملك يعينه فاستخف قومه
فاطاعوه انهم كانوا قوما فاسقين

وبدئي قومه بالتوبيخ على ما ارتكبوا من اتباع فرعون في
ضلاله وغيه وتكذيبهم رسول الله موسى وما جاء به من الحق المبين
وما شاهدوه من الآيات الباهرات والحجج القاطعات التي لا يقوم لها شيء
ولا يقف امامها احد من الخلق

وقد ذكر الله تعالى في مواضع متعددة في الارض بعضها ان يتملك

الناس

یا وہ لوگ جن کو خدا نے تمام عمر کے لیے مصیبت کا شکار بنا دیا ہے۔
کیوں ہم کسی کو مصیبت سے بچا لیں۔

حتیٰ کہ ان کی ماں نے بچہ کو جنم دیا ہے اس کی [illegible]
یہ سب اس کو کہتے ہیں۔

غلط تاثر اور اسباب

کیوں کہ جانے سے پہلے کسی نے اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کی
[illegible] جاتا ہے [illegible] اس کو [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

کیوں کہ جانے سے پہلے کسی نے اس کی پرواہ نہیں کی اس کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

کامیابی کا راز

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

علیہ علی یہ ہ ہ ہ ہ ۲۲۶ ہ ہ ہ ہ

...اس کا طرز ایک عام انسان جیسا تھا۔ طرح دینے میں کسی سے کم نہ تھے اور دشمن کی تعریف سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ دونوں لوگوں نے اس سے بہت کچھ سیکھا اور اس کی پیروی کی۔

مشغل رام

...ہم نے ابھی دیکھا کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے اپنے لئے کیسی سادہ زندگی پسند فرمائی تھی۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ نے اپنے لئے کوئی ایسا مشغل نہیں پسند فرمایا جس میں کوئی لغو بات ہو یا جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ آپ کی ہر بات، ہر عمل اور ہر مشغلہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔

تاریخ ساز واقعہ

...معرکہ بدر کو ان میں تاریخ ساز واقعہ کہا جاتا ہے۔ اس جنگ میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔ آپ نے اپنے لئے کوئی ایسا مشغل نہیں پسند فرمایا جس میں کوئی لغو بات ہو یا جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف تھا۔

حسک بن مالک رضی اللہ عنہ

حسک بن مالک رضی اللہ عنہ

حسک بن مالک رضی اللہ عنہ

فیصلہ تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم؟

[illegible] چاہیں تو اس تمام خزانوں کو صاف کر دیں اس تمام دولت و ثروت کو ختم کر دیں [illegible] کی کوششوں کو مسلسل جاری رکھے گا مگر فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے [illegible] ہوگا مگر [illegible] ہوگا یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے [illegible] بدر میں مسلمان اپنی قوت و کثرت کے [illegible] کے لئے نکلے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون

جس سے پہلے جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کی تھی اس وقت تم بہت کمزور تھے لہٰذا تم کو چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچو، شاید کہ اب تم شکر گزار بن جاؤ۔

بحر و بر پر حکمرانی

[illegible] ایک دن [illegible] میں [illegible] کا تماشا [illegible] دیکھا تو چاہتا ہوں اس میں ایک پیالہ ہے اور اس میں مچھلی پانی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے ارادہ سے [illegible] حضرت علی [illegible] میں بھر دی تھیں، ایرانیوں نے تمام [illegible] کو [illegible] کشتیوں اور بیڑوں [illegible] حضرت علی [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ساحل پر چند لمحے رکے اور فرمایا ساتھیو کیا خیال ہے، لوٹ چلیں یا حملہ کر دیں اور پار ہو جائیں؟

مسلمان اس دور میں اس بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے، اس نصب العین کی تکمیل کے راستے میں اللہ تعالیٰ اس سے بہرہ ہے اور اس نے انسان کو بیکار نہیں پیدا کیا۔

افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون

کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا اور تمہیں [illegible] کی طرف [illegible] ہے

سلطان بیان جاتے تھے کہ وہ اسلام سے ... کی دشمنی سے ... اسلامی حکومت کے مقابل پر ... تھیں وہ دین کی تمام قوتوں میں واحد طاقت تھی۔ جو اس عظیم عالمی تاریخی لڑائی کی ... اور جو اس طرف کے ... دریا میں غلبہ حاصل کر سکتی تھی کہ دوسرا لشکر کون سا ہے جس کو دنیا میں غلبہ حاصل ہوا جو اس عرب سے اس لئے ٹکرا گیا تھا کہ ... سے بھی دور تخت بچھا ہے ... خلافت سے بچائے ... حکومت رہے ایک بادشاہت کو دوسری بادشاہت میں تبدیل کر ... ایرانیوں سے خلافت و امامت چھین کر ... کو چھین کر ... اور کسریٰ کا تاج ... اسے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سر پر رکھے یہ ... معاملات کے بے جا چھپنے

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

(اقبال)

ان کی ہمہ کی غرض یہ رہتی تھی جیسا کہ ان میں سے ایک نے کہا تھا ... ہمیں بھیجا ہے تاکہ ہم انسانوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر خدا کی طرف رجوع کریں۔ دنیا کی تنگی سے آخرت کی وسعت کی طرف لائیں مذاہب کے ظلم و جبر سے اسلام کے عدل و انصاف کی طرف بلائیں"۔

یہ جان کر کہ سوائے اللہ پر توکل کے کوئی چارہ نہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوگا کہ یہ لشکر باقی رہے تو اپنے پیارے کو بچالے گا۔ یہ ... کو پھیلانے اور لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لے جانے اور ان پر پڑی ہوئی ظلم و ستم کی زنجیروں کو دور کرنے کا واحد ذریعہ دیکھا اور جانا اس پر مصر کہ ... اسلامی لشکر کے لئے ... رہے۔

موضوعہ لراست

حضرت ... نے اس موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ سے مشہور حدیث لی جس میں آپ نے فرمایا "بیشک اسلام ایک تازہ دین ہے یہ جس میرے قلب و ذہن کو بہت متاثر کرتا ہے" اس لئے اس میں بڑے خطرے ... ہیں۔ اس موقعہ میں مومن کی دو نعمتیں ... جھلکتی ہے۔ میری ... دھوکہ ... بلکہ ... ہے جس کا یہ جملہ مختصر میں ہے

حضرت سلمان نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد ایک فوج آئے گی جس کے مقابلے میں ہم اپنے آپ کو بے بس پائیں گے۔ اس کے بعد ایک اور

ایک غیر عرب بادشاہ کا عمل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"نغمہ ہندی ہے تو لہرائے تو جی کی ہے مری"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عرب قومیت میں چند عوامل کے دخل کی نفی

قومیت عربیہ اور عالم اسلامیت

اجتہاد اور فقہی مذاہب کا ارتقاء

[illegible]

اسلام کی دائمی شریعت

[illegible]

صبغ اللہ الذی اتقن کل شیء [illegible]

(یہ) اللہ کا رنگ ہے اس سے اچھا رنگ کس کا ہو سکتا ہے

لو دا کملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم

الاسلام دینا

(آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے (اسی) اسلام کو دین پسند کیا)

اس [illegible] کو حاصل ہے [illegible] اس کا انحصار [illegible] ہے [illegible] ہوتی ہیں [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہے

مسلمانوں کی زندگی میں اجتماعیت کی اہمیت

پچھلی صدی ہجری سے پہلے لوگوں کی حالت

حال لیجئے کہ پانچویں صدی ہجری سے پہلے تو کسی ایک مذہب کی تقلید نہیں کی جاتی تھی اور خلافت بنی عباس کے ابتدائی دور میں لکھا ہے کہ بے شک کتابیں اور مسائل کے مجموعے وجود میں آ چکے تھے لیکن علماء کے اقوال کو ایک مذہب کے فتاوی پر پرکھنے کے لیے ایک شخص کا قول یا روایت یا اس کے فتوی مذہب کو دیکھنا پہلی اور دوسری صدی ہجری تک کسی نے پسند نہیں کیا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ صدیوں کے بعد ان میں تو ان مسائل کا مجموعہ یعنی واحد ایک چوتھی صدی ہجری کے مشہور مذہب کے مذہب اور کسی ایک شخص کے قول یا روایت کی تقلید نہیں کیا کرتے تھے جیسے کہ بعد میں ہوا۔ اس قول میں ساتھ الناس اور وہ بھی شامل تھے۔

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے اجتماعی مسائل میں مسلمانوں یا عہد بہت سے دینی اختلاف نہیں ہوتا تھا۔ ان میں صرف صاحب شریعت کی تقلید کرتے یعنی غسل فرض اور وضو وغیرہ کی تعلیم اپنے والدین یا اپنے شہر کے علماء سے حاصل کرتے اور اسی کے مطابق عمل کرتے تھے۔ جب انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا یا کسی مذہب کا فرق کے متعلق انہیں جو بھی معلوم ہوتا اس سے مسئلہ حل دریافت کر لیتے۔

خواص کا یہ عمل تھا کہ وہ اہل حدیث سے اس کے حدیث پر عمل کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے آثار تک اپنے کو محدود رکھتے کسی مسئلہ کے بارے میں جب انہیں صحیح یا ضعیف حدیث نہ ملتی تو اس کی موجودگی میں انہیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ شخص حنفی تھا بھی اسی عمل پیرا ہے۔ حدیث ہوتی تھی صحابہ کے فتاوی اور تابعین کے اقوال پر عمل کرنے والے کے پاس کوئی عذر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی وہ اس کی مخالفت کو پسند کرتے تھے۔ جب کسی حدیث میں تعارض ہوتا اور اس میں کچھ کا پتہ معلوم ہوتا یا جو حدیث مسئلہ کی حل مسئلہ ہوتی تو وہ لوگ اصحابی کے بعض فقہاء کرام کی طرف رجوع کرتے اگر انہیں ہر دو اقوال ملتے تو وہ کسی ایک یا ان میں سے کسی قول کو اپنا لیتے۔ وہ اہل مدینہ کے اقوال اور دوسرے کے قول میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ ان میں کچھ صحابہ ایسے بھی ہوتے تھے کہ جب وہ کسی مسئلہ میں واضح احکام نہ پاتے تو وہ خود مسائل کا استنباط کیا کرتے تھے اور کبھی مذاہب میں اجتہاد کیا کرتے تھے۔ ہر ایک مروجہ کسی مذاہب

تبع رسوں [illegible] کی اجتہادی قدر

پر مسلمانوں کا ہے ایسا کیوں ہوا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فقہ پر عمل نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے دل کے رشتے جوڑ کے رہے ہیں اور اس کی شریعت کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا علم ہمیں رہا۔ بہت سے مسلمان ایک تقلید کرتے ہیں تو یہ اس یقین کے ساتھ کہ ہمیں علم کے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا عالم ہے اس کا قول ہے ساتھ وحی کی صریح نص کے ثابت ہوگا اس سے مراد علم حدیث ہے تمام ائمہ یا بعض قرآن سے جاہل گئے ہیں اور ان کی مخلوط مشکل کا حل اس طرح ہے ساتھ علم سے ایسے مجتہد جاہل مقلدین یہ ایسا دراس نے ان مسلمانوں نے بارے میں کہی جن میں کے صرف قیاس یہ ان سے بے بس کہی جس سے جو ہے زیادہ ہتے ہے اس سے کہ ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان صحیح ہو تو اس کا حکم یوں ہوگا اس سے ایسا مجتہد میں صلاحیت ہوتے ہے اور بھی پایا ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث ہوا جس مجتہد ان کی تائید ہوتی ہو۔ ہمارے ہوا مسلمان کی مجتہدی تقلید ہیں کرتے ہیں مقصد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہم نے اس کی کی حدیث ہوا جس حدیث کی یا ہے ان فقہی مذہب کے خلاف ہو پھر ہم نے حدیث پر عمل کیا اور اس بھی بات کی پروا نہیں کی ہم سے ہٹا حق ثابت ہوتا ہوا اور قیامت کے دن ہم اللہ کے حضور سے پر اس کی نہ ہوگا۔

مذاہب اربعہ کی خصوصیات

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مذہب پر ہونے کے عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید میں چاروں مذاہب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

جان لیجئے ان چاروں مذاہب کو اپنانے میں بہت بڑی مصلحت ہے اس سب کو سمجھنے کی وہ اصل ہے کہ ان سب کا مبنیٰ ہے یہ ہے کہ اس امت کے سلف صالحین نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ شریعت کو جانتے ہے لئے چند علماء پر اعتماد کیا جائے جن کے بارے میں یہ اتفاق ہو کہ ان کا علم کتاب و سنت سے ماخوذ ہے اور ان کا عمل اس پر ہے۔ جیسے کہ جب کسی بادشاہ کے ملازم اپنے پہلوں پر بھروسہ کرتے ہیں تو عقل بھی اس کی اچھائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ شریعت روایت اور استنباط سے ہی جانی جاتی ہے اور ہدایت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک

اجتہاد کی ضرورت، جدید مسائل کی فہرستاری

دین ہی زندگی کا محافظ ہے

وعلی اللہ قصد السبیل و منہا جائر

مغربی تعلیم اور اس کے تباہ کن اثرات

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا
ھادی لہ نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان
سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد

ایک اہم مسئلہ

[illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کا [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے

ہے اور وہ یہ کہ پاکستانی قومیت تبدیل نہ [illegible] سے خلوص، باطنی صفائی سے قائم کرنے اور اس قومی عمارت کے [illegible]

یہ مشکل اس وقت اور بڑھ جاتی ہے اور جس قوم پر یہ حادثہ گزرتا ہے [illegible] دسترس ہے اس کے لئے تب سے تعلیم مسلسل وقت پیدا کرتا ہے [illegible] اس عقیدہ و کچھ اصلاح کے ساتھ قبول کیا یا اصلاح کی جب سے اس کو ختم نہیں رکھا تھا یا کسی خاص سبب سے ختم کرنے کے بعد اسے پھر [illegible] اس مذہب و مسلم معاشرہ سے [illegible] اور ہم سے اندر اس سے ایک جڑ ہی [illegible] اور [illegible] اور اپنے مستقبل کو ہی مخلص، مجبوری سے اس سے مستقل سے ساتھ [illegible] اپنے قوانین کے مطابق، معاشرہ میں [illegible] اس معاشرے کے مسئلہ و نیا کی حقائق و تصورات اور [illegible] جسمانیات پر [illegible] اور [illegible] اس کے لئے کوئی رحم دلی اور [illegible] ہے اور [illegible] اسلامی معاشرہ واقف ہے

[illegible] اس [illegible] اور [illegible] جاتا ہے جب یہ عنصر اپنی [illegible] سے عوامی عادات عمل [illegible] اور [illegible] پر چھا [illegible] اور [illegible] اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور [illegible] اس کے بعد [illegible] معاشرہ [illegible] اس [illegible] جاتا ہے جو اس [illegible] اور [illegible] پہلے [illegible] اس سے [illegible] اصولوں اور اخلاقی قدروں سے بغاوت کے راستے [illegible] بعض اوقات اس [illegible] اقتصادی طرف [illegible] طریق [illegible] جاتا ہے جو [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ایک [illegible] نقصان [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] تاریخ [illegible] اخلاقی [illegible] اور [illegible] اس [illegible] بھی [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کیفیت [illegible] سے [illegible] اس [illegible] کسی [illegible] چھٹکارا [illegible]

[illegible] اس [illegible] جو اسے معاشرہ اور قوم کے [illegible] اور [illegible] پر ایمان [illegible] رکھتی بلکہ [illegible] اس [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] جاتی

معاشرہ میں عزت

کیا جا سکتا ہے۔

[illegible] مشرقی [illegible] مغربی [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے۔ مشرقی [illegible] ہے [illegible] مغربی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے۔ اس طرح ہونی چاہیے۔ اس میں سب انجمن والے ایک کے خلاف تعصب سے کام لیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے فرانس نے تھوڑا بہت جس کا کاشتکاری کے سلسلے میں دوسرا اسلامی ممالک میں پہنچ رہا ہے مغرب میں عوام اور قوانین، جمہور رکھتے ہیں کی گہری اور وسیع نظریاتی بنیادیں ملتی ہیں۔ وہاں صرف ایسے طرز آباد بل اور ایک قسم کے افسوں و نظریات اور مقاصد، جس پائے جاتے ہیں۔ وہاں مختلف جماعتیں اور سوسائٹی کے افراد کے درمیان کی تمام بنیادی اور اصولی باتیں ہیں ہے ممالک مروجہ کی سازشوں اور جھگڑوں سے محفوظ ہیں۔

مغرب کے جدید مشرقی ممالک کا سارا تعلیمی نظام اور تعلیمی ادارے پائدار نہیں ہیں اور ان کا تعلق پر یقین نہیں ہیں کی بیان مناسب اور اچھی ہی تعلیمات ہدایت پر مبنی ہے اس کے پاس مکمل اور تعلیمات تحفظ کا نہیں ہیں۔ صرف ان قومی ہدایات اور حقیقی تعلیمی مفادات کی حامل ہیں جس کو ہمیشہ اور ہر حالت میں لازمی اور کبھی بھی مفادات کا نکراؤ نہیں ہوتا چنانچہ ہر ملک کی اسی طرح اس سے کچھ باتیں جو مغربی نظام علم پیدا کرتا ہے بلکہ یہاں چاہتے کہ ہیں نے اس نظام علم سے سیکھا ہے اور وہاں میں چھوٹی مفاد ہیں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو ان تعلیمی و تحقیقی نظریات سے مطابق ڈھال لیا ہے اور ان کے انتخابات اور لازمیوں کا تعلق یہاں بہت کم اور تعلیمات ہیں کہ یا اتفاق ضرور ہے کہ قومی رجحانات کا کوئی اثر ہو نہیں ہوتا۔ ملک سے تعلق اور قومی خدمت کے انتخاب شاذ و نادر ہی رہتے ہیں اور یہاں بھی عام اور بنیادی طبقہ میں دوسرا طبقہ پائی جاتی ہے جو ہمیں اسلامی ملکوں میں نظر آتی ہے۔ ان ممالک کے حصول اور ان سے تعلق دوسرے لوگوں کے ہیں اور ان کا اسباب و عوامل بھی بالکل دوسرے ہیں جن کا حق ان کی تاریخ ان کے قومی حالات خصوصی عقائد اور ان کی فکری شعور کی وجہ نظام تعلیم مغرب سے لیا ہے۔

جہاں تک اسلامی ممالک کا تعلق ہے وہاں کا نظام اور اسباب تعلیم بالکل ہی مختلف ہیں اور مختلف نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہاں ایک طرف حکومت اور معاشرے کا تعلق ہے دوسری طرف

اور سر فروشیاں اور اعلاء دین کی قیمتی سعادت (جس کا ان قوموں کے قیام اور ترقی اور عظمت اور آزادی میں سب سے بڑا اور بنیادی دخل ہے) اور تقویٰ اور صریت کے ذوق حقیقی بند ہوں ہو رہی ہے۔ سب لوگ، بچے اور تقلیل مسلم معاشرہ معاشرتی سکون کے ساتھ مکریوں کے بوجھ کی طرح معلوم منزل کی طرف کھنچے جا رہے ہیں اور یہ طبقہ ان کی سعادت کا مالک بن گیا ہے۔

کیا آج کوئی اسلامی ملک، کوئی اسلامی حکومت اور دینی سماج جو بہتر سے بہتر اس کو فنا پر بھک لے سکتی ہے؟ اور اپنی ساری دلچسپیات اور رجحانات اور وسائل اس اہم قضیہ کی اور اسلامی آغاز پر مرکوز کر سکتی ہے؟ جو آج تمام مسلمانوں کے سامنے ہے اور جس پر پچھلے سے پیلے مسلسل تجربہ کے اس عمل سے (جو جاری ہے) جس سے تیسری دنیا گزر رہی ہے اور دنیا کی کوئی بھی بادی الرائے مذاہب اور تہذیب قطعاً اس کی پوری تاب نہیں لا سکتی ہے؟

وما علیہ الا البلاغ المبین

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا پیغام

فیصل یوتھ ایوارڈ کمیٹی کے نام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اس کے بعد اس کے کارنامے بھی ہیں۔ یہ کارنامے صرف اس کے نہیں تھے بلکہ اس کے ساتھ کے اور بہت سے لوگوں کے بھی تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس کا نام ہمیشہ ہی کامیابوں میں لیا جاتا رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے ساتھ کے لوگ اس کی طرح اپنے کارناموں کی تشہیر نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

اس کے بعد اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس کے کارنامے بھی اس کی طرح مشہور نہیں ہوئے۔

جہاں تک اس ایوارڈ کی مالی قدر و قیمت کا تعلق ہے میں آپ حضرات سے اس
دن ہم کہہ چکے ہیں کہ ان کا صرف نا پسندیدگی کا جس کا اعلان ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
سے ایوارڈ لیتے وقت کریں گے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مرد وہ ہیں، جو زمانہ کو بدل دیتے ہیں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم انہم فتیۃ آمنوا بربہم وزدنہم ہدی وربطنا علی قلوبہم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموت والارض لن ندعوا من دونہ الہا لقد قلنا اذا شططا

حضرات! یہ سورۂ کہف کی یک آیت ہے اس کا عنوان اگر اس زمانہ کے اسلوب اور اشائل میں مقرر کروں تو کہوں گا "نصف سات جواں مردوں کا" اس قصہ میں اصل اسلامی کے نوجوان عصر کے لئے خصوصی پیغام اور ایک اعلیٰ نمونہ ہے، جو ہر زمانہ میں کام دے سکے اور جو صرف دماغ و دل پر نہیں، بلکہ صدہا جیتوں پر حوصلوں اور عزائم پر بھی ایک تازیانے کا کام دے سکتا ہے، وہ کبھی شبخم پکاتا ہے، کبھی پھولوں کی چٹریاں لگاتا ہے، مجھے بھی آج نوجوانوں کے سامنے نوجوانوں کا قصہ سنانا ہے، اور میں کیا سناؤں گا، قرآن مجید سناتا ہے، یہ نوجوان ہیں جن کو قرآن نے اس کا تذکرہ کر کے لافانی بنا دیا، اور ہر دور کے نوجوانوں کے لئے قابل تقلید نمونہ اور تحریک بنا دیا۔ بات بڑی مختصر، بڑی سادہ، لیکن بڑی عمیق اور سبق آموز۔

قصہ یہ ہے کہ روم کے ایک حصہ میں جو شام و فلسطین کہلاتا ہے، ایک دعوت پیدا ہوئی جس بلانے والے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو ہم مسلمانوں کے ہر دیک بھی خدا کے پیغمبر برحق ہیں، انہوں نے توحید کی دعوت دی، اس وقت ساری دنیا میں شرک پھیلا ہوا تھا اور ہر طرف گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس اندھیرے میں ایک روشنی چمکی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شرک، بت پرستی، ہر قسم کی بت پرستی، مظاہر پرستی اور انسان پرستی کے خلاف آواز بلند کی، جس کی اصل اساس توحید اور سچی خدا پرستی تھی، اس دعوت کو کچھ لوگوں نے تسلیم کیا اور وہ اس کے حامی و داعی بن گئے، انہوں نے اپنے گھروں سے باہر قدم نکالا، وہ دعوی

---

(۱) قرآن مجید میں آتا ہے کہ کسی نے کہا تھا کہ اصحاب کہف کی تعداد سات تھی، کسی نے کہا تھا کہ نہیں آٹھ تھی، کسی نے کہا تھا کہ نہیں نو تھی، قرآن مجید نے کہا کہ ان کی تعداد کے بارے میں کچھ نہ کہو، ان کی صحیح تعداد صرف اللہ ہی کو معلوم ہے، ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔

شخصیت کے بگاڑ کے قریب تر کر دعوت پیش کی۔

انکو دیکھا گیا ہے کہ ان میں بعض اور بات کار لوگوں کے مقابلہ میں (جن کے دل میں تجارت مفادات، رسم و رواج اور خوف و سود ہی بھاری ہوتے ہیں) اللہ کی محبت کے تجربے اور اقدامی قدامت سے بہرہ رکھتی ہیں) فوجیں اور جوں سال (جن سے پاس میں یہ باتیں کیسی ہوتیں) اور ان کی وابستگیاں، ان کا اپنائیت ان چیزوں کے ساتھ کیسی ہوتا ہے کے ساتھ کو بڑی عمر والوں کا ہوا کرتا ہے۔ ان کو دعوت پر لینے میں ان کی محبتوں اور جذبوں کی ہمدردی کیسی کہ ان کی محبت کا اظہار کرتا ہے

ا۔ یعنی کہ [illegible] سال کے جوان تھے تو ان سے اپنے اور ان سے نیچے عمر والوں کو بہت بات کرنا اور اقدام کرنا ہے۔ قرآن کہتا ہے "تم نوجوان تھے، تم نوجوان تھے، تم حضرت عیسیٰ کی طرح تھے، وہ جانتے تھے کہ کیا" نوجوانوں سے ہمدردی ہونا اور ان کے ساتھ ان کے حوصلوں اور امنگوں کی طرف ہی اشارہ آیا ہے۔ اس لئے اس نے اس میں "یوں ہر کا لفظ بھی دیا ہے" [illegible] ان کی جمع سے تقی [illegible] خیال بھی آتی ہے یعنی کہ جن کا ہر بات سے اختلاف ہو، ان سے عمر میں قریب ہوں، ان سے کوئی بھی نوجوان ہوں، ان کی بات ہے کہ جب حد پرتی اور حسد حال ہی صحیح طور آتی ہے اور اس سے اقدام کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد ہمت ہوتی ہے۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمائے حسنیٰ کی صفات میں بھی ربما کا لفظ استعمال فرمایا ہے "تم ہو اور اللہ تعالیٰ" یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعوت کی اپنے یہاں کے ماشرہ میں رکھ دے کا بھی [illegible] سے ان کی [illegible] کا بھی ہو [illegible] اور عقیدہ [illegible] اپنے پروردگار کا [illegible] اور حسن ظن کی [illegible] ان حالتوں سے اپنے متعلق [illegible] کا [illegible] اللہ کے [illegible] میں چلنے [illegible] ان کی [illegible] بھی [illegible] کے بغیر [illegible] اور [illegible] کے [illegible] قرآن [illegible] میں [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کا [illegible]

تاریخ پر نظر کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ اس نے کسی کو معبود بنا کر نہیں پکارا۔ مگر اگر ایسا کیا تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات نہیں بتائی، بتائی قوم نے ان سب باتوں سے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں یہ (اس کے علاوہ ہیں پر) بڑی عملی دلیل کیوں نہیں — تو اس سے یہ دونوں نظام ہے جو ہمارے سامنے ہیں۔

یہاں قرآن مجید نے ایک اور حقیقت بیان کی۔ بڑی دلچسپ کہ جب قدم آدمی کی طرف سے اٹھتا ہے پہلے بات اس کی طرف سے ہونی چاہیے۔ اس کے بعد اللہ کی طرف سے مدد آتی ہے "اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ" (وہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے اس کی ہدایت میں اضافہ کیا) اگر آدمی اس کا منتظر ہے کہ ولی چیز خود بخود، بل میں تصور کر جائے اس کے گلے منڈھا دی جائے تو یہ نہیں ہوتا۔ پہلے خود قدم اور ہمت کرنی ہوتی اس کے بعد اللہ کی مدد آتی ہے۔ فرماتا ہے "وربطنا علی قلوبہم" (ہم نے ان کے دلوں کو سہارا دیا) اس نے کہ ان کا واسطہ ایسے بادشاہ سے تھا جو سب سے عظیم اور قہرمان سلطنت کے تھا۔ وہ سرکاری مذہب کو چھوڑ کر یا مذہب اختیار نہیں کر سکتے تھے۔

یہ عجیب لیف کا واقعہ ہے۔ مجھے ٹرکی ادوار کے سفر ۱۹۷۲ء میں اس غار کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، جہاں دو مجنوں ہیں، ان دونوں کے آثار تدریجہ کے ذریعہ تھی فاضل رفیق، قاری الدجانی صاحب سے ان کی زیارت کرائی اور مسلسل اتنی دلائل سے ثابت کیا کہ یہی اصحاب کہف کی جگہ ہے تاریخ بتاتی ہے کہ اس واقعہ کو چھ سو برس تک لکھا جاتا رہا ہے اور دوسری مذہبی روایات کا ایک جزو بنا رہا ہے۔ میں نے بہت تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "معرکہ ایمان و ہدایت" میں تقابلی مطالعہ کی روشنی میں اس پر نظر ڈالی ہے۔ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں میں سے اکثر شاہی درباری تھے، یعنی سلطنت کے خاندان تخت خور تھے، کسی کے باپ، کسی کے چچا، کسی کے بڑے بھائی اس وقت دشمن مذہب کے کسی نہ کسی عہدے پر فائز تھے۔ اس لئے یہ مستند اور بااثر نوجوان تھے اور بڑے ہو گئے۔ انہوں نے بغاوت کا نعرہ لگایا اور کہہ دیا ہم سرکاری مذہب کو نہیں مانتے ہم نے ایک نیا دین قبول کیا ہے۔

یہ وہ لوگ تھے، جن کے ساتھ پورے پورے خاندان اور خاندانوں کی قسمت اور عزت

سوچنے کا معاملہ کبھی ایک کیفیت کبھی کا نہیں ہوتا مضمون بدلتا ہے دوسرا (دنیا) کا مقصد مشکل ہے شعراء اس کا تصور کر سکتے ہیں جس وقت دنیا میں کثرت واحد کا جوڑ نہیں ہوتا اس کے تعلقات ہوا جاتے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس واحد لڑکا نہیں ہوتا اگر یہ بات بجا دت کرتے ہیں تو سمجھئے کہ خاندان ہو جاتے ہیں۔ اس سے علیحدہ ہو گئے اور ہی لئے آس مجید نے اس کو اپنا شاہ بیڑ دیا ہے اس وقت تک اس میں یہ تفصیل نہیں دی گئی کہ کس طرح سے اس اور دوسرا کس طرح اس کو پھیل دی گئیں اور سرمایہ دار بن گئے

ایسا اتفاقات سے روکنے کے لئے (عالم خود پر بیچک مقدمہ میں توضیح اور نوجوان ہوں) نہیات ڈرانے والی چیزوں کے ساتھ حیات (راغب کرنے والی چیزیں) بھی ہوتی ہیں اور آخر حیات کے مقابلہ میں موت حیات زیادہ تر لوگوں کو کھینچ لیتی ہیں ایک بزرگ ہے جس کا دل چوں سے ہے اس پر ہزار ہا لاکھ ہا کروڑوں سے زیادہ نام ہوتے ہیں طالبین ہو خلاصی کبھی کو سے سامنے دوڑ رہے ہیں اور کبھی تو سے (اشرفیوں کی تھیلیاں اس بوجھ لوں کے سامنے کوڑے کبھی آ رہے ہوں گے اور دونوں بھی ہاتھوں سے کوڑوں کو بھی زیادہ تیز دوڑ رہے ہیں کہ کون قدم آگے اس کے دل کو قوت دیکھ کر رہے ہیں کہ کل (قریبی) ہاتھوں دولت حاصل ہوگی۔ اور بعض بھی نظر نہیں

ہمیشہ علماء معاشرہ اس بات پر چاہتے ہیں کہ بچے لوگوں سے بچے مستقبل کی طرف سے نہیں خدا نہیں وہ، کچھ اور اور غیر مو سے بھی نہیں سمجھے اس کی کشمکش ہاتھ ہے کہ وہ صحیح الحواس صحیح الدماغ، اور قوی الحواس بنے نہیں پیدا ہو سکتی۔ ان کی زندگی صرف اس بات سے تسکین نہیں پا سکتی کہ ان کو دنیا کی پیر اللہ رہے ہاں کے دل میں تقاضہ ہو کہ کسی اور کے کام آنا ہے۔ اس کو بعض اوقات بیا اچھا دیتا ہے جو بہت سے غریب گھر انوں کے بچوں میں بھی عیب نہیں ہوتا اور ہمیشہ رہتا ہے کہ دے دیتے ہیں اس کا بہت سے انسان (جو اشرف المخلوقات ہیں) جواب بھی نہیں دیتے ہیں سوائے اس کے وہ کتنے غریب ہیں کتنی اس پر قربان جس کو صرف اللہ کی اور ہمان کی دولت حاصل ہے اور اللہ نے اس بات پر ہم جس کا سانوں کی فکر اور وہ عیب کیا ہے وہ طرح ہے ہم کہ ہمیں اپنی جگہ بنانی ہیں ہے

چاہے وہ انسان سے کسی بھی قسم کا نقصان ہو یا اس کے مال و جان کو پہنچے۔

ان آیات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جو اس قسم کے جرائم کرتے ہیں۔ فرمایا: وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ کمزوری کی وجہ سے

دوسرے لفظوں میں ہر وہ شخص جو اپنے لیے دوسروں سے پورا لیتا ہے اور دوسروں کو پورا نہیں دیتا، یہ اس کی اخلاقی حالت خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے دل میں اللہ کا خوف نہیں ہوتا۔ اس کے دل میں یہ احساس نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کے اعمال کا حساب لے گ

فقہ و قضا کی صلاحیت میں علماء گجرات کا امتیاز و اختصاص

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ومن یقتفی اثرہم بإحسان، وبعد فیقول فقیرہم الی ربہ الغنی

حضرات علمائے کرام! دورِ اسلام سے ہندوستان کے عرب جیسی کوئی بھی سرزمین کے متعلق یہ بتانا دشوار ہے جہاں کبھی برگل اور موقع ہوئی ہو کہ ہندوستان کے مختلف علاقے میں کوئی نہ کوئی مکانہ وفی نوادر "یہ بات اپنے صحیح کل ومقام پر ہے موقع اور وقت پر پیش کی جائے گی)

اس حقیقت پسندانہ جملہ کی روشنی میں پہلے اس حقیقت کا اعتراف واعلان یا اثبات کہ مسلم بر کل کا ہر دور کا یہ بار ہوا ہے اپنے صحیح کل ومقام پر ہو یا ہے اور پھر عرض یا بات کی کہ یہ حقیقت ہر حیثیت سے خاص ہے ہندوستان کے ہر صوبہ یا جماعت اور ہر دور ایک فریضہ کی ادائیگی اور حقیقت پسندی اور فرض شناسی کا ثبوت ہے۔

جہاں تک اہلِ گجرات کے کل ومقام کی بات ہے اور اس کے ساتھ انصاف کے ساتھ اس حقیقت کے دو ٹوک اعتراف کا تعلق ہے کہ صحیح اور کامل معنوں میں گجرات (جو اس سے پہلے قدیم تاریخی اور علمی ناموں سے موسوم تھا) کا ہر دور میں ہندوستان کے علاقہ عبد کے سب سے بڑے دینی علوم کا ہر بڑا مرکز اور ہر بڑا تعلیم یافتہ صاحب نسبی مابین کا علم دورۂ الحدیث کی کتاب کے پڑھنے والے طلبات پیش رہے ہر قرعت کی جاسکتی ہے گجرات کا ہر دور میں پائے جاتے ہیں

علم کے فنون میں گجرات نے خاص طور پر حدیث کی خدمات کے لحاظ سے ہمیں سب سے نمایاں اور ممتاز رہا خاص حدیث کی سرزمین سے ساتھ ساتھ یہاں فقہ میں بھی شاندار کارنامے انجام پائے تھے ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ میں علمی اور تدریسی سرگرمیوں کی تاریخ اتنی مسلسل اور طویل نہیں ہے جتنی گجرات کی۔

ان حوالہ جات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ گجرات کا قطعی اور صحیح نسخہ وہی ہے جو ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کے علاوہ جو نسخے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہے۔ اس لیے ہم نے ان تمام نسخوں کو پیش نظر رکھ کر زیر نظر تصحیح کی ہے۔ اس سے ہمارے قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے کس قدر محنت کی ہے۔

اسی طرح صاحب قلب سلیم (م ۹۹۹ھ) کا ذکر کرنے کے بعد لکھا گیا ہے کہ ان کی وجہ شہرت میں اضافہ ہوا۔ ان کے والد ماجد قاضی مکان صاحب بیجاپور سے اپنا کتاب "الدر الثمین" میں بڑے بلند الفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ تاریخی تصنیف ہے۔ اس میں شہزادیوں اور بیگمات کے حالات ہیں۔ جس نے مغل حال کا سب سے بڑا اعزاز کہا ہے اور جس سے استفادہ کرنا ہر مورخ اپنے لیے فخر سمجھتا ہے اور بلا تردد علمائے گجرات نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے صاحب حال کا ذکر بھی بے محل نہ ہوگا جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ علامہ ابن حجر مکی نے ان سے علامت پر مستقل رسالہ لکھا۔ بس میں وہ لکھتے ہیں جس زمانہ میں صاحب حال مکہ معظمہ میں آکر رہے تھے عجب طرب کی رونق مکہ معظمہ میں پیدا ہو گئی تھی۔ علماء و فقہاء ان کی صحبت کو غنیمت سمجھتے تھے اور ہر علم کا چرچا ہوا تھا۔ مکہ والوں نے تحصیل علم میں بھرپور کوشش کی تھی انہوں نے اہل علم پر اپنے احسان و کرم کے دائرہ وسیع کر دیا تھا جس کی نظیریں کے معاصرین میں بلکہ ایک مدت سے مفقود تھی۔ علامہ عزالدین عبدالعزیز مکی نے صاحب حال کی مدح میں چھ سو شعر کا قصیدہ لکھا۔

علامہ وجیہ الدین حنفی قاضی القضاۃ و فقہاء کی حمایت میں علمائے گجرات نمایاں و امتیاز رکھتے تھے۔ سلطنت دہلی نے بھی ان کے اس امتیاز و اختصاص سے فائدہ اٹھایا۔ اور ان کو قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز کیا۔ قاضی شیخ آل سلام گجراتی الحنفی دہلی کے قاضی تھے ۸۱۶ھ میں عالمگیر نے ان کو مجبور کر کے قاضی القضاۃ کا عہدہ عنایت کیا اس عہدہ جلیلہ کے فرائض انہوں نے نہایت آزادی اور درست بازی کے ساتھ ادا کیے۔ اپنے مدلل بات کے ظاہر کرنے میں کسی بادشاہ کے سامنے کبھی نہیں چوکے اس کے بعد ہی ان کے داماد قاضی داؤد سید ۸۲۰ھ میں ان کی جگہ قاضی القضاۃ کے عہدہ کے لئے گجرات ہی کے علماء کا منتخب ہونا اس کے قطعی دلیل و مثال کا کھلا ثبوت ہے۔

وہ اپنے خاوند، بھائیوں، اور شوہروں سے پائیں گی وہ ان کا حصہ ہے۔ دیا ہے

ایک اور جگہ لکھتی ہیں

"یہ دستگی اور صدیوں کے رواج کے الفاظ نے لوگوں کو مجبور کر دیا ہے اور وہ مطلب میں عورت کی جس قدر پر نظر ڈالنا چاہیے تھے اس سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ صرف اس لیے پھینک سے ہیں کہ اس سے ذہن کا دل بھر جاتا ہے اور پھر ان کی وقت نہیں کرتا۔ عظیم اور مصور فرنچ مصنف وکٹور گستاؤ لیبان اپنی شہرۂ آفاق کتاب تمدن عرب میں لکھتا ہے

میراث کے وہ اصول جو قرآن میں صراحت کے ساتھ دیے ہیں وہ آج تک ہندوستان کے مکمل مسلم عدل و انصاف کا مالک و واضع مقنن ہیں ان کے اور حقوق قوانین کے درمیان مقابلہ کرنے سے جو فرانس و انگلستان میں عورت کے بارہ میں ہیں صاف ظاہر ہے کہ شریعت اسلامی نے شادی شدہ خواتین جس کے بارہ میں مغرب میں بڑی بڑی اور حقوق دیے ہیں جن کی نظیر بھارے قوانین میں نہیں ملتی۔ علامہ جلالتہ شرقی میں عورت کی پوزیشن بہت بلند ہے اسلام نے عورت کی سماجی پوزیشن کو گھٹانے کے بجائے بہت بلند کر دیا ہے تمام دماغی معلومات کے خلاف جو بغیر کسی دلیل و مطالعہ کے یورپ میں دہرائے جاتے ہیں قرآن نے عورت کو وہ واقعی حقوق عطا کئے ہیں جو ہمارے مغربی قوانین سے کہیں بہتر ہیں۔ اسلام میں عورتوں کے مرتبہ و اہمیت پر اس سے بھی روشنی پڑتی ہے کہ عربوں نے تمدن کے عروج کے زمانہ میں ان میں کثرت سے ایسی خواتین نظر آتی ہیں جو بڑے علمی و ادبی مقام پر تھی تھیں۔

عہد جاہلیت میں ان کی ایک بڑی تعداد شرق میں اور عہد اسلامی میں اندلس (اسپین) میں پائی جاتی تھی۔

ولیم لیپ مضمون میں بعنوان قرآن کے عنوان سے ہے ڈکشنری آف اسلام میں لکھتا ہے۔

ہم اس سے بخوبی واقف نہیں ہیں کہ قرآن نے عورت کو واقعی کیا مقام عطا کیا ہے اس کو مختلف طرف سے ملا ہے لیکن قرآن کی بیان میں عورت سے مختلف طرز کا ہے کہ وہ عورت کی ہستی کو ہر ایک سرا میں ہے جیسا کہ سعر الکوس الاصح خلاف سرا میں ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حاصل کی تھی۔

سپریم کورٹ کی حکومت کو اس فیصلہ میں اس نے جائے کے بعد سے ملکوں میں ربا کا اختلاف فرقہ واریت ملک خلیل اور سنی تنظیم اہل کلمہ صلیبی کی شاہ بانو کیس سے بھی زیادہ اس سے بھی سنگین معاملے کے فیصلہ پر ہو گئے اس لئے شاہ بانو کیس ایک جز سے تعلق رکھتا تھا وہ مطلقہ کی عدت کے بعد کا مسئلہ تھا جس کی شریعت اسلامی میں کوئی قید و شرط نہیں لیکن یونیورسل کوڈ یوں شریعت اسلامی نکال دیا طلاق تعدد ازدواج کی اجازت نکاح وراثت سب کے لئے ایک تعلیم ادارہ کے قیام و سعد باپ کے لئے دروازہ کھلا تھا مسلمانوں کے لئے (جو ایک مکمل و عالمی شریعت ہے) اس کتاب کا وجود ایسا ہے جیسا طریق حکومت و عائلی قانون کے لئے ہیں اخلاقی یک گنجی بلڈنگ کی پوری چلتی ہوئی گاڑی کے لئے سٹیرنگ اور روکنے کا ایک تھا۔

پھر پریم کورٹ کی یہ تجویز عائلی ایک بے وقت کے ضرورت اور بے فائدہ کام کہ اس سے ملک کے حالات میں کوئی بہتری کسی اقتصادی فساد ملک کی ترقی کے کوئی حد اور جس کیس پیدا ہوتا تھا بلکہ ملک میں ایک بے اطمینانی کا ماحول اور خوف آرائی کا شکوہ تھا سے کم سے ہم مسلمان پر عائلی قانونوں کو جامد طور پر عقائد اور مذہبی طرح دین کا جزء اور قرآن کا ایک حصہ سمجھتے ہیں اس لئے ہمارے قانون کی تبدیلی ہمارے لئے ہم [illegible] سمجھتے ہیں اس کی مخالفت کی وجہ سے ملک کے مختلف حلقوں و جماعتوں میں کسی طرح بھی نظام اور وحدت نہیں پیدا ہو سکتی کہ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں، ہمارے وقت کی کامشدہ ہتھیار بتاتے کہ ایک دوسرے کے قانون کھنے والے ایک دوسرے سے برسر پیکار اور دست و گریباں ہیں۔

اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے دلائل پیش کئے ہیں جس ملک میں خود اپنی حیثیت سے لارڈ ہیں ان کی حد تک بیان ہے لیکن عملی اور اتفاقی طور پر وہ اکثریت کے مذہب تہذیب و معاشرت اور رجحانات کے تابع ہوتا رہا ہے اور ہیں نہ صرف عملی طور پر بلکہ کام خ اکثریت کے [illegible] نظام تعلیم طرز عمل اور عائلی قوانین اور سوچ کی طرف پھیر جا رہا ہے

ا پہلا ضروری اقدام و قسط یہ ہے کہ اس ملک میں جاری شرعی دار قضا کا نظام

جہاں سے عائلی مقدمات و نزاعات کے اوقات و حالات کا تعین فیصلہ طلب کیا جائے
پر غور و تعمق اور دیانت داری کے ساتھ عمل کیا جائے اس سے مسلمان خاندان کی طوائف
تصادف شیرازہ بندی سے بچا جا سکتا ہے بہت سی تحقیق سے امکان انکار کیا جا سکتا ہے
کہ اپنی فیصلوں سے خود ہی اس سے بچ سکتے ہیں
شرعی فیصلہ پر یقین اشد ضروری ہے
آسانی ختم ہو گئی ہے جو اس سے پہلے ہو چکی ہے
حدادوں کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے سے
بجائے سے

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (حکم) سے فیصلہ نہ کرے

کافر ہیں۔

اس سلسلہ میں اسلام نے عائلی کا
ہے کہ وہ طلبہ یونیورسٹی سے آراستہ ہو کر
روشنی میں ایک بہترین اسلامی ادارہ
ہے۔

دوسرا کام اصلاح معاشرہ کا ہے۔

ایک مسلم حقیقت ہے کہ اسلام نے
میں عدم تحفظ ہے ایک ذمہ دار معاشرہ ہے
دانش اور عقل اور مرتب سے مسلمانوں
تمام احکام شرائع کے ساتھ) شریعت نے
آخری رسول ﷺ قیامت تک کے لئے
کرا دیا کہ

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم

الاسلام دینا

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے

اسلام والیوں نے پسند کیا اور اس نعمت کو [illegible] اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی کی انسانی جان میں (بشری حیثیت سے) کھانا کہ وہ اپنی امت تمہیں اور اپنے ملک و معاشرہ اور اپنے حد سے زندہ رہنے والوں اور مختلف [illegible] کے لیے سوچ اور مثال و کامل نمونہ ہیں ہے خو سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کو بھی تو نوع بشر کے لئے اسوۂ کامل بنا کر بھیجا اور اپ کو اس عالم مراحل اور زندگی کے شعبوں سے گذارا جو انسانی زندگی کے لئے ضروری شے ہیں یعنی مکہ میں ورش شاب عبادت فراغت اور [illegible] جنگ اور ازدواجی زندگی کی ذمہ داری پھر آپ کی پیغمبرانہ زندگی میں بعض اوقات بھی کچھ بعض دشوار اس خاندان نبوت کے فرد صادر ہوئے کی ادائیگی میں [illegible] مراحل شمول نہیں ہوئے (حدیث سیرت سے ذریعہ) مستند ترین معلومات مہیا رہے اور محفوظ ہے کہ تمہیں علم فرمایا ہے کہ ہی مثال سالکین و متقین مصلحین و معلمین کا اگر گذشتہ جاء علیہا [illegible] ہے ہدایت بھی ہیں تو یا [illegible] ہے ہدایت فرمایا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرا (الاحزاب ۲۱)

رسول اللہ کا ایک خوبصورت نمونہ موجود ہے تمہارے لئے یعنی ہمکے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور روز آخرت سے اور یاد کرتا ہو اللہ کو بہت سے کرتا ہے

چنانچہ اس سے بعد آپ کی حیات طیبہ مبارکہ میں ہجرت مدینہ میں وہ اسلامی معاشرہ قائم ہوا [illegible] مدنی [illegible] استطاعت [illegible] فراغت و [illegible] شب و [illegible] عائلی و [illegible] انفرادی [illegible] اجتماعی و [illegible] سیاسیت کے ضمن سے ساتھ ایک [illegible] کے ساتھ آپ کی [illegible] کے ساتھ آپ کی حیات طیبہ تھی [illegible] سال تک اور آپ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے [illegible] میں ایک مثالی معاشرہ تھا اس میں قدرتی طور شادیاں بھی ہوتی تھیں نکاح بھی ہوتے تھے اور طلاق بھی ہوتی تھی نکاح کے بعد رخصت بھی کیا جاتا تھا اور ہوتا ہے کہ گھر بھی لایا جاتا تھا اور کبھی ایسا ہوتا تھا اور کسی کی شکل و [illegible] میں بھیج بھی دیا جاتا تھا والدین کے انتقال کے بعد میراث بھی تقسیم ہوتی تھی اور ملاک و [illegible] میں حصہ بھی دیا جاتا تھا تجارت زراعت اور [illegible] صنعت میں مشارکت اور حصہ داری بھی ہوتی تھی عام زندگی کے نوع کے ساتھ موجود تھی [illegible] مستند [illegible] ذریعہ مستند احادیث کے ذریعہ اس کی ایک تصویر محفوظ ہے

[illegible]

یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین (بقرہ ۲۰۸)

اے ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

خلاصہ اس کا یہ کہ ہر وہ کام جو ہمارے خلاف معاشرے کے تمام افراد کو چلنے میں اس سے خوف ہے کہ اس کی شاندار عملی و دینی ترقی کا کوئی راستہ اختیار نہ کر لے اس کا ایک طریقہ ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے جس کے بعد اس معاشرے میں کسی بدعت یا غیر شرعی رسم کے ختم کرنے کی کوئی راہ ہمیں حاصل نہ ہے اور یہاں تک ہمارا بیان تمام ہوا اللہ تعالیٰ سے توفیق کا طالب ہے وہو الموفق والمعین

آخر میں میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جن کے ساتھ [illegible] نے اپنی کتاب [illegible] کو ختم کیا تھا یا اللہ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

وما علینا الا البلاغ المبین

عالم اسلام میں احساس کمتری کا مرض
اور اس کے اثرات و نتائج

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ارسلہ اللہ بالحق بشیرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا اما بعد

[illegible]

میں نے اپنی [illegible] کے لئے [illegible] کا موضوع منتخب کیا [illegible] اس وقت اس کا تعلق [illegible] سے ہے [illegible] کا موضوع [illegible] میں [illegible] اس وقت [illegible] علم اور [illegible] کی [illegible] اس [illegible] کی [illegible]

اس سے پہلے تقریر کرنے والے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس کے مقابلہ میں ہونی کا ہر اعتراف اور کلمہ حق دار جمہوریت باقی رہ سکے اس طور پر جس سے کہ امریکہ (جو سرمایہ دار طاقتوں اور امریکا کا حریف تھا) یہ اس تو بہ کچھ خطرہ ہے عالم اسلام سے ہے اس میں بھی یہ ظاہر کرنا ہے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے وہ اس وقت ایک سیاسی حصہ کا نشان دہی کا ہے وہ کا مگر اب تمہارے ہی حصہ آپ سے سامنے پیش نہ ہو سکتے ہیں آپ اس کے لیے تیاری کریں اور اسے دعا کریں کہ اسلام کا پیغام اسلامیوں سے لے کر جہاں پہنچا کر پھر تو لیتی ہے

صورت یہ ہے کہ اس حریف نے اسلامی ممالک بلکہ ہر ترقی پذیر ملک میں سے زیادہ جو سوشلزم اور سوشلزم انقلاب انگیز چیز ہو سکتی ہے وہ عالم اسلام سے ہے جو بات ہے وہ یہ ہے کہ وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں احساس کمتری پیدا کیا جائے اس، انگریزی میں (INFERIORITY COMPLEX) کہتے ہیں احساس کمتری اس طبقہ میں جو کہ ملک کی رسائی رکھتا ہے (قیادت کی جگہ جیسے وکلاء جو ان تعلیم یافتہ طبقہ کی ہے وہ بورژوازی کے حصہ کا یعنی تعلیم یافتہ طبقہ کا اس مشغف طبقہ) ان کی حقیقت شناسی کی وہ ہے کہ جو طبقہ کسی ملک کی ہے قیادت رہنمائی لے سکتا ہے یا کسی طور پر بھی خطرناک طور پر بھی اس کو فروغ حاصل ہو

اس کا اظہار کیا ہوا کہتے ہیں کہ ابلیس کی ایک مجلس شوریٰ ہوئی جس میں معاملہ دنیا کا جائزہ لیا گیا کہ اس وقت ابلیسی نظام کے خلاف دنیا میں کیا خطرات ہیں تمام ابلیسی ایجنسیاں اپنی اپنی رپورٹیں پیش کرتی رہیں کہ اس مجلس (مجلس ابلیسی) کے ارکان کے مشاورتی تیار کرنے والے کسی نے خطرہ بتایا سرمایہ داری کا کسی نے اشتراکیت کا مجلس ابلیسی کا جو صدر مجلس تھا وہ سب کا جواب سنتا رہا اس کا جواب سوچ لیا گیا ہے یہ طلاق ہے جب یہ سننے کا موقع آیا کہ اصل خطرہ کیا ہے تو اس نے کہا۔ یہ اقبال کا کمال ہے کہ انہوں نے ابلیس کی زبان سے اس حقیقت کا اظہار کیا ہے

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات

یہ جو دنیا اور وقتی خطرے ہیں ان سے ہم نہیں ڈرتے ہم نے سب کا علاج کر لیا ہے سرمایہ داری کے خلاف اشتراکیت کے خلاف انتظام کر لیا ہے لیکن ہمیں اصل ڈر یہ ہے کہ وہ قوم پیدا نہ ہو جائے جس کا کام احتساب کائنات ہے جو پوچھتی ہے یہ کیوں اور یہ کیسے حلال ہے یہ حرام ہے یہ جائز ہے یہ ناجائز ہے یہ شیطانی کام ہے یہ فلانی کام ہے یہ خدا کے منشاء کے مطابق ہے یہ خلاف ہے میں اس سے ڈرتا ہوں چنانچہ اس نے کہا کہ

مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
تا بساط زندگی پر اس کے سب حیرے ہوں مات

تم اس کو اس میں لگا دو کہ وہ عبادت کرتے رہیں اور ذکر بھی کرتے رہیں تصوف کا اس کے ذہن میں جو نقشہ تھا اس کے مطابق اس نے کہا کہ ذکر و فکر صبح گاہی میں رہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے جتنے حیرے ہیں سب مات ہو جائیں گے اور ہم بالکل آزادی کے ساتھ اپنا کام کر لیں گے

عزیز واقعات یہ ہے کہ وہ چیزیں ہیں جن پر ہم کو توجہ دینی ہے ایک یہ کہ اس ماحول کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے فکری طور پر بلند معیار فکر سے اور علمی طرز تحریر اور بلند معیار سے کتابیں لکھی جائیں اور تقریریں کی جائیں دوسرے کلمے جن میں تعلیم یافتہ طبقہ سے ملا جائے کہ اس کے اندر سے دین کے بارہ میں اور امت اسلامیہ کے بارہ میں احساس کمتری نکل جائے اس کے دل میں جو سایہ بیٹھ گئی ہے اور تحقیر کی نظر شہنشاہی کی نظر جو اس کے اندر آ گئی ہے کہ

اسلام کا بھی ایک قانون ہے

[redacted]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

تین روزہ کی ضرورت

[redacted]

دکھاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ طالب علم کتنا بڑی چیز ہے اور اس کا مقام کتنا اعلیٰ ہے۔ اب اس کو دیکھ رہا ہے کہ اس کے حق میں اس کو کیا کرنا چاہیے۔ وہ دل میں سے یہ بات ہو یا وہ ہے جیسے پہلے بار بار اس میں [illegible] باطل ہو جاتے تھے یہ باطل ہو جاتے تھے۔

اور شعر تک کا یہ حال تھا۔ اس سے پہلے تھے [illegible] اس کا [illegible] اس کا [illegible] اس کا

اصل مسئلہ ترجیح کا ہے

[illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وعلی آلہ وصحابہ اجمعین اما بعد

دل سلام

عرض واجب ہوتی ہیں سے آتا ہے تو پہلے سلام کرتا ہے آپ سے پہلے آنے والے ہیں کیسے بھی چاہے کہ آپ سلام کریں اس وقت وہ کیسے ہیں ہوں اس کا شیخ محض سلام ہی سے باقی سلام سے جو کہ کسی اعتبار سے دیکھ رہے ہوں اس وقت سب سے پہلے سلام پیش کریں جیسا کہ حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ

جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں پر سلام کہا کرو اس کو سلام کرو جو اللہ کے طور پر اللہ کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں برکت اور پاکیزہ ہے

موقعے سے فائدہ اٹھایئے

عرض واج کل عام رواج ہے جب اور سے ہیں تو ہمارے لوگ آتے ہیں بلائے بھی جاتے ہیں، خود بھی آتے ہیں، لیکن بہت سے آنے والوں کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ ہم کیوں آئے ہیں اور اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کسی مدرسے سے رہنے والوں کو اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ آنے والے آدمی سے کوئی دینی علمی فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے بلکہ ہماری نشست اور علماء

رفقائی شیب پاسے آئے والے مسافروں، مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں
سے یہاں جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے طلباء
حقیقت میں ان کی خاطر ایک بہت بڑا فاصلہ طے کر کے یہاں آئے ہیں
یہاں آکر انہوں نے پھر تعلیم کی خدمت شروع کی تو یہ خدمت بڑی
عظیم ہے اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اللہ تعالیٰ سے تعلیم کے بارے میں جو اعلیٰ مقام ملا ہے اس کی
وجہ سے آپ کا ایک نام معلم بھی ہے اور آپ کے ماننے والوں کو
بھی یہ اعزاز ملا ہے کہ وہ معلم بنیں اور اس لحاظ سے ہر احمدی
کو ہر وقت اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ وہ معلم ہے
اور اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علم کو بڑھائے اور اس علم
کو دوسروں تک پہنچائے اور اس کے لئے ہمیں بہت سے ذرائع
میسر ہیں ہمارے پاس بہت سے ذرائع ہیں جن کو ہم استعمال
کر کے اپنے علم کو بڑھا سکتے ہیں اور اس علم کو دوسروں تک
پہنچا سکتے ہیں ان سے استفادہ بھی ہر احمدی کو کرنا چاہئے
اور ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مربیوں سے اور اپنے علماء سے ملتے رہیں
بھی ہمیں ان سے مل کر جانا چاہئے جو ہمارے مشنری یا فل وقت خدمت کا
جذبہ رکھنے والے آتے ہیں ان سے ہمیں ایسے سوال کرنے چاہئیں
جن سے ہمارے علم میں اضافہ ہو ہمیں ان سے ایسے سوال کرنے
چاہئیں جن سے ہمارے ایمان تازہ ہوں اور ہمیں ان سے ایسے
سوال کرنے چاہئیں جن سے ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت
بڑھے اور ہمیں ان سے ایسے سوال کرنے چاہئیں جن سے ہمارے
اندر خدمت دین کا جذبہ بڑھے اور ہمیں ان سے ایسے سوال
کرنے چاہئیں جن سے ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت
بڑھے اور ہمیں ان سے ایسے سوال کرنے چاہئیں جن سے
ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور ہمیں ان سے
ایسے سوال کرنے چاہئیں جن سے ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی

باقی یا علم حدیث

اصل میں تظلم جو ہے نسبت واقف والی پر اللہ سے ان کی [illegible]

ہے

بے حرمتی کا انجام

ایک عجیب واقعہ جو اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے شاید ہے کہ بعض [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز کے شاگردوں میں ایک صاحب تھے اللہ ان کو [illegible] ان کا حال سب کا حال تھا۔ ایک بار وہ [illegible] ہو گئے تھے اور [illegible] ہے والے تھے، شاید [illegible] میں شیعہ کے ہاتھ پڑتے ہوئے تھے، بڑا عجیب و غریب واقعہ ہے۔ یہ حضرت مولانا [illegible] صاحب فتح گڑھ کے [illegible] ہو گئے تھے [illegible] کے تھے [illegible] جوتوں کے دو ماہر تھے، ان کی وجہ سے [illegible] کے پاؤں پر [illegible] ہو گیا تھا تو [illegible] ان پر مامور ہوئے۔ حضرت سید احمد شہید سے [illegible] خاندان تو آپ ہی نے [illegible] کا سوال ہے

عارف اللہ دوری میں شاہ ابوالحسن صاحب جو سید صاحب کے خلفاء میں سے ہیں [illegible] واقعہ میں [illegible] (۱۲۱۴ھ/۱۷۹۹ء) کی حیات میں [illegible] (منگلور) میں [illegible] مختصر علالت کے بعد وہیں وفات پائی اور وہیں پیوند خاک ہوئے اس سے پہلے کہ سلطان ٹیپو کے اس مجاہد دوست کے حضرت شاہ علم اللہ صاحب کی اس شہرۂ آفاق سید صاحب کے احیاء داری سے عقیدت و ارادت کے تظلم تعلقات تھے، تو صاحب موصوف نے [illegible] کے [illegible] صاحبان پر جو اثر پیدا کیا ہے [illegible] مولوی صاحب اور [illegible] ہو گئے ہیں، آپ ذرا تو [illegible] کریں اور ان کی اسلامی فکر، میں اللہ تقدس کی [illegible] صاحب بیعت ہو گئے، ان سے [illegible] صاحب کے [illegible] طرف [illegible] ہو گئے تھے اور بھی ایک عجیب و غریب [illegible] علوم مولانا [illegible]

یہ [illegible] علوم ہوا کہ ایک مرتبہ [illegible] ہوا کہ حضرت شاہ [illegible] صاحب [illegible] کی کانپ رہے تھے، بڑے زور کی [illegible] چلی، بار بار [illegible] تھے آپ سب [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ہو جاتے ہیں تو [illegible] کے ورق کی [illegible] ہو [illegible] صاحب نے کیا صفائی اس پر [illegible] کہ [illegible] چیز [illegible] نے ہاتھ [illegible] کے [illegible] رکھی ہے، اس [illegible] خود [illegible] پر [illegible] کرنا [illegible] کرائیں گی تو [illegible] ہو گا ہے [illegible]

اس سے بڑھ کر ہے اس سے ملتا ہے اس کو ملتا ہے لیکن جو قیمتی کیفیت ہے وہ دنیا کی چیز ہے نہ پیسے میں ہے کہ جن لوگوں میں استعداد کتاب کا شعور ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت نفع پہنچایا عالم کو اور جو اس کو جانتا ہے جانتا ہے ظاہر میں بھی کچھ تھوڑا بہت معلوم ہو سکتا ہے مطلوں کو بھی زیادہ تر اس سے زیادہ دنیا کی ہم بہت زیادہ دیتے ہیں لیکن بغیر استعداد کے نہیں ہوتا وہ دین کا شعور جو نہیں تھا بعد میں آتا ہے مدت سے خواہش کا سب دلوں میں ہے اور ان کی دعائیں لیتے ہیں کہ صاحب ہدایۃ نامہ مرحوم نے ایک مرتبہ دورے پر تھے تو سب شاگردوں نے کہا کہ مختصر ہدایۃ آسان سی مختصر ہدایۃ لے لیں ایک شرح کی جو بہت تھے سب کام چلانے کے طریقے سے طلباء سے ملا کرتے آتے کہ ہدایہ پڑھا ہے کہتے ہیں ہم نے فلاں عالم سے پڑھا ہے سنا تھا وہ نہیں آتے انہوں نے کہا کہ بھی فلاں آدمی نہیں آتے ہم اس کے بعد کسی موقعہ پر ہوئے تو انہوں نے کہا جو تمہارے دیار میں آتے تھے تم سے نہیں آتے تو انہوں نے کہا حضرت الاستاذ نہیں چھوڑتے نہیں آتے تو انہوں نے کہا اچھا اللہ تعالیٰ ہدایہ ہوئی ہے ہدایہ اقل ہے ہدایت ہوئی تمہاری عمر میں نکلیں دوں میں رہتی نہیں آتے تم نے ایک اچھا کام کیا اس کا اثر تو ہوا کسی نہ کسی طرح اپنا تعلق وجود کا تعلق ماں سے ہے وجود ہے تو عمر بھی ہے تو وہ وجود جسمانی تعلق ماں سے ہے بچہ جس نے فیض تم کو پہنچایا کہ تمہاری عمر ہو اور دنیا کمائیں وجود تو ہوئی اس سے تعلق ہوا اس سے تعلق ہوا اس پر تم نے ترقی کی ہے ترقی کا مدار ہے تو دل میں جو خواہش شروع ہوئی ہے ہمارے سے نکل گئی تو تعلقات لوگوں نے کہا ان کے دل میں سب کچھ تھی لیکن رہتی نہیں تھی یہی لوگ آئیں اور استاد بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق عنایت فرمائے آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعوت وتبلیغ اور مطالعہ کے لیے مستند کتب

حیاۃ الصحابہ	۳ جلد اردو ترجمہ	مولانا محمد یوسف کاندھلوی مولانا محمد احتشام صاحب
حیاۃ الصحابہ	۳ جلد انگریزی	
فضائل اعمال	اردو	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل اعمال	انگریزی	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل صدقات مع فضائل حج	اردو	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل صدقات	انگریزی	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل نماز		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل قرآن		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل رمضان		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل حج		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل تبلیغ		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
فضائل ذکر		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
حکایات صحابہ		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
شمائل ترمذی		شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
منتخب احادیث	اردو	مولانا محمد یوسف کاندھلوی مترجم مولانا محمد مسعود عالم
منتخب احادیث	انگریزی	مولانا محمد یوسف کاندھلوی مترجم مولانا محمد مسعود عالم

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار کراچی

خواتین کے لیے دلچسپ معلوماتی اور مستند اسلامی کتب

دار الاشاعت